



**THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE
WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA
TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE**

OFFICIAL REPORT

(Contain Nos. 1—21)

Wednesday, the 28th August, 1974

CONTENTS

	<i>Pages</i>
1. Cross-examination of the Lahori Group Delegation	1721—1782
2. Submission of written Replies to Questions	1782—1783
3. Nodding by the witness in Reply to Questions	1783
4. General Debate after the Cross-examination	1783—1784
5. Samadani Tribunal's Report	1784—1785
6. Written Statements by the Members	1785—1786
7. Condolence on Murder of Amir Muhammad Khan	1786
8. Cross-examination of the Lahori Group Delegation-concluded	1786—1855



THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE
WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA
TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Wednesday, the 28th August, 1974

(Contain Nos. 1-21)

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE
SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE
HELD IN CAMERA

Wednesday, the 28th August, 1974

The Special Committee of the whole House met in camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at the ten of the clock in the morning, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

Mr. Chairman: Should we call them? They may be called.

(*The Delegation entered the Chamber*)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

CROSS-EXAMINATION OF THE LAHORI GROUP
DELEGATION

جناب تھی بختیر (اٹاری جزل پاکستان): صاحبزادہ صاحب! کل کئی چیزوں کا آپ نے ہمیں بتایا، مگر میں یہ محسوس کرتا ہوں اور آسمبلی کے بھی اکثر ممبر یہ محسوس کرتے ہیں کہ پوزیشن کئی چیزوں پر واضح نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ ذرا محضرا بعض چیزوں پر اگر پوزیشن واضح ہو سکے، کیونکہ ہمارے سامنے کچھ ایسی گواہی پہلے آچکی ہے کہ بعض چیزوں کا ان سے تفاد ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ کی کیا پوزیشن ہے؟ وہ شرعی نبی ہیں یا غیر شرعی نبی ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر (گواہ، جماعت احمدیہ، لاہور): حضرت عیسیٰ کے متعلق ہمارا

نقده لگاہ یہ ہے کہ ان کو کتاب بھی دی گئی ہے اور وہ حضرت موسیٰ کی پیروی کئے بغیر
برہ راست نبی تھے، لیکن اُس اصطلاحی طور پر کہ ان کو ایک کامل، جدید، کمل شریعت دی
گئی ہو، ہم ان کو ایسا نبی نہیں سمجھتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ غیر شرعی نبی تھے۔ مگر اس کے علاوہ ان کو یہ بھی اختیار دیا گیا

تھا کہ وہ کچھ تبدیلیاں کریں اس شرع میں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ پوزیشن یہ ہو گئی دیے ہیں وہ غیر شرعی، مگر جو حضرت عیسیٰ کی

شرع تھی اس میں ترمیم، مفروض یا کچھ addition کرنے کی ان کو.....

جناب عبدالمنان عمر: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(عربی)

تاکہ میں بعض وہ چیزیں

جناب یحییٰ بختیار: یعنی وہ اختیار دیا گیا تھا ان کو۔ اب یہ فرمائیے کہ ایک شخص جو

محمدث کا دعویٰ کرے اور وہ دعویٰ کو آپ صحیح سمجھے۔ میں ”نبی“ کا لفظ نہیں استعمال کر رہا
ہوں، کیونکہ آپ کہہ رہے ہیں۔ اور اس پر بھی ایسی وحی نازل ہو جیسی کہ انبیاء پر آتی رہی
ہیں۔ اللہ کی طرف سے، اور ایسی ہی پاک ہو، اور اس پر وہ دیے ہی ایمان لاتا ہو، اور
اس وحی کے بعد وہ اگر ایسے احکام جاری کرے جس کے ملت میں تفریق پیدا ہو جائے، تو
آپ ان احکام کو منظور کریں گے؟ یہ نیا قانون ہو گا کہ نہیں، جیسے عیسیٰ نیا قانون لے آیا

ہو؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب عالی! شرعی طور پر بالکل ایسا قانون نافذ نہیں ہو سکتا۔

لیکن کوئی شخص اگر شریعت کی تفسیر کرتا ہے، تو پڑھ کرتا ہے، تفریغ کرتا ہے، تو اس کو اس کا حق حاصل ہے، اور اس کا حق تمام علمائے امت نے، تمام مفسرین نے اس حق کو تسلیم کیا ہے۔

(Pause)

جناب سید بخش ختنیار: اگر وہ مسلمانوں کے جو علماء ہیں، جوان کے بزرگ اور اولیاء ہیں، انہوں نے اس کی تفریغ کی، اور جس پر ان کی ایک رائے ہو، اور اگر یہ محدث ان سے مختلف تفریغ کرے۔ مرزა صاحب کی بات کر رہا ہوں میں تاکہ وہ نہ آئے۔ تو آپ مرزا صاحب کے اس کو binding سمجھیں گے؟ یہ تفریغ جو ہے، یہ صحیح ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: اگر اس کے مقابلے میں پیش کرنے والا شخص جو ہے، اس کی حیثیت بعض ایک عالم کے ہو.....

جناب سید بخش ختنیار: نہیں، میں سارے علماء کا کہد رہا ہوں کہ تیرہ سو سال تک اگر یہ.....

جناب عبدالمنان عمر: میرے علم میں، میرے علم میں ایسا کوئی واقعہ نہیں۔

جناب سید بخش ختنیار: نہیں، اگر تیرہ سو سال سے اگر یہ.....

جناب عبدالمنان عمر: یہ theoretical question ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک مفروضہ ہے۔ میرے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر تیرہ سو سال سے علماء متفق چلتے آتے ہوں۔ میں اس کے لئے حضرت احمد بن حنبل کا ایک قول پیش کروں گا کہ ”جو شخص اجماع کا دعویٰ کرتا ہے وہ غلط بات کہتا ہے“، یہ حضرت امام احمد بن حنبل کی بات میں نے پیش کی ہے۔ اور کوئی واقعہ میرے علم میں کم از کم نہیں ہے کہ پورے تیرہ سو سال امت کی ایسے مسئلے پر اجماع رکھتی ہو۔

جناب سید بخش ختنیار: نہیں، اگر یہ ایک ان کا خیال ہو کہ ”خاتم النبیین“ کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اور کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا، اس میں بھی کوئی شک تھا پہلے، مرزا صاحب سے پہلے کہ.....

جناب عبدالنان عمر: میرا خیال ہے کہ اگر میں آپ کا تھوڑا سا وقت اس سلسلے میں لوں کہ ہمیں لفظی نزاع میں نہیں الجھنا چاہئے کیونکہ لفظ جو ہوتے ہیں، ایک زبان میں ایک لفظ ہوتا ہے، اسی کا مضمون دوسری زبان میں دوسرے لفظ سے ادا ہو جاتا ہے۔ تو اگر ہم پہلے تعین کر لیں کہ اس لفظ ”نبی“ سے مراد کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سیدی بختیار: مراد وہی ہے جو آنحضرت نے کہا ہے کہ ”لا نبی بعدی“۔۔۔۔۔

جناب عبدالنان عمر: جی۔

جناب سیدی بختیار:۔۔۔۔۔ وہی مراد میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالنان عمر: یہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سیدی بختیار:۔۔۔۔۔ یہ شاعروں کی باتیں نہیں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالنان عمر: یعنی میں، عربی لفظ ہے تاں تو ہم ذرا اردو میں۔۔۔۔۔

جناب سیدی بختیار: ہاں، تو میں عربی میں کہتا ہوں کہ ”میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے

گا۔۔۔۔۔

جناب عبدالنان عمر: ”نبی“ کس کو کہتے ہیں؟

جناب سیدی بختیار: جو انہوں نے، ان کا مطلب تھا۔

جناب عبدالنان عمر: وہی میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس شخص کے

نزوں کی نبی کریم ﷺ کی مراد کیا ہے؟

جناب سیدی بختیار: جو وہ دعویٰ کرے کہ، وہ شخص جو دعویٰ کرے کہ ”میں اللہ کی طرف سے آیا ہوا ہوں، اللہ نے مجھے مامور کیا ہے، اللہ نے مجھے وحی دی ہے۔ وہ وحی وہی ہی پاک ہے، جو انبیاء پر آتی رہی ہیں۔“ پھر بار بار کہے کہ ”میں نبی ہوں، رسول ہوں، نبی ہوں، رسول ہوں“۔۔۔۔۔

جتاب عبد المنان عمر: یہ تشریع میرے علم میں کہیں بھی نہیں تھی۔ کسی امت، فردے

”نبی“ کے یہ معنی نہیں کئے جو آپ نے بیان فرمائے ہیں۔

جتاب سید بن حبیب: آپ بتائیے کیا ان کے معنی ہیں؟

جتاب عبد المنان عمر: ”نبی“ کے معنی، ”نبی“ کا لفظ اسلام کے لڑپر میں دو معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔

جتاب سید بن حبیب: نہیں، آنحضرت نے جب کہا کہ ”میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے

گا۔

جتاب عبد المنان عمر: جی۔

جتاب سید بن حبیب: کس مطلب میں کہا؟ آپ وہ بتا دیجئے۔

جتاب عبد المنان عمر: نبی کریم نے جب یہ لفظ استعمال کیا، اس کی تشریع وہاں نہیں ملتی ہے۔ اس کی تشریع امت کے لوگوں نے کی ہے۔ اس کے لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ کیا کی گئی ہے۔

تو ”نبی“ کا ایک استعمال حقیقی استعمال ہے اور اس کے معنی ہوتے ہیں ایک ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک جدید شریعت لے کر آتا ہے اور اس کو یا پہلے احکام شریعت کو، اس سے پہلے کی جو شریعت ہے اس کے بعض حصوں کو منسون کرتا ہے۔ یا پہلی شریعت والے نبی کا ائمّتی نہیں ہوتا، اور اس کو یہ فیضان اس نبی کی متابعت میں نہیں حاصل ہوتا۔ یہ ایک تشریع ہے جو اس لفظ کی کی گئی ہے۔ یہ اس لفظ ”نبی“ کے حقیقی معنی ہیں۔

لیکن عربی زبان میں ”نبی“ کا لفظ ”بنا“ سے نکلا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں ”خبر دینا۔“ تو اگر کوئی شخص خدا سے علم پا کر کوئی خبر دیتا ہے تو لغوی طور پر نہ کہ حقیقی طور

پر، نہ کہ اصطلاحی طور پر، مفہوم لغوی طور پر اور figurative رنگ میں، مجازی رنگ میں، اس غیر نبی پر، جو حقیقی نبی نہیں ہوتا، لفظ "نبی" کا استعمال ہو جاتا ہے، جس کے لئے میں نے کل بھی عرض کیا تھا، مولا نا روم اپنی مشنوی میں فرماتے ہیں:

ع او نبی وقت خوش است اے مرید

کہ وہ نبی جو ہے:

او نبی وقت خوش است اے مرید

وہ پیر جو ہے، جو ارشاد کا کام کرتا ہے، جو اہم بری کا کام کرتا ہے، جو خدا اور رسول کی طرف بلاتا ہے جو امتی ہوتا ہے، اس کو بھی انہوں نے اس لغوی معنوں میں اس مجازی معنوں میں اس غیر حقیقی معنوں میں "نبی" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور وہ کافر نہیں تھے، وہ نہایت ہی مُتَّقِیٰ انسان تھا۔ اور اس نے ختم نبوت کا انکار نہیں کیا۔ وہ ختم نبوت کا قائل تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ، اپنے مرید کے لئے کہتے ہیں کہ تمہیں کوشش کرنی چاہیے:

ع تا نبوت یا بد اندر ملتے

امت کے اندر رہ کرتا کہ تمہیں نبوت حاصل ہو جائے۔ یہ نبوت حقیقی نبوت نہیں ہے، یہ وہی لغوی معنی ہیں، یہ وہی مجازی معنی ہیں، وہی اس کے غیر حقیقی معنی ہیں.....

جناب سید بختیار: بس یہ، یہ کافی ہو گیا۔ مرزا صاحب! میں نے صرف یہ کہا تھا کہ بہت

سے سوال پوچھنے ہیں آپ سے اور آج ہمارا آخری دن ہے اور تائماً نہیں ہے اس کے بعد۔

Mr. Chairman: I would request the Attorney-General to put definite questions.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I have put definite questions.

Mr. Chairman: And I will also request the witness to make short and definite answers.

Mr. Yahya Bakhtiar: He is not in a position to answer any question definitely. That I am sure.

Mr. Chairman: No, no, we have to confine ourselves to the questions.

Mr. Yahya Bakhtiar: I will ask him again.

(گواہ سے) تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب غیر حقیقی امتی نبی تھے؟
جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے عرض کیا، "امتی نبی" مرزا صاحب نے
کبھی استعمال نہیں کیا۔ "امتی اور نبی" کا لفظ استعمال ضرور کیا ہے انہوں نے۔

Mr. Chairman: I think this question is answered, because what the witness has stated, every Musalman must keep a copy of Lughat (لغت) in his pocket. This is what he says ضرور اس کی جیب میں ہونی چاہیے۔

جناب یحییٰ بختیار: انہوں نے کہا کہ "ایک پہلو سے میں نبی ہوں، ایک پہلو سے امتی" کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: اس کی تشریع خود انہی کیا الفاظ میں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، بس یہ مطلب یہ کہ آپ اس معنی میں ان کو نبی مانتے ہیں کہ ایک پہلو سے نبی ہو اور ایک پہلو سے امتی ہو۔

جناب عبدالمنان عمر: اور اس کی تشریع کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: تشریع کو چھوڑ دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: پہلے اس بات کا جواب دیجئے ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہو، وہ تسلیم کرتے ہیں۔

جناب بھیجی بختیار: یہ بات آپ مانتے ہیں، آپ بھی تسلیم کرتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔

جناب بھیجی بختیار: پھر اس کے بعد آپ کہیے کہ کیا اس کو ہوا۔ دیکھئے تاں، پہلے سوال کا جواب آجائے، پھر اس کے بعد بے شک آپ تشریع کریں کہ کیا تشریع ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: تو اس کی تشریع کیا ہے؟ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

”سنو یہ بات کہ اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی.....“

وہی لفظ ہیں ”امتی بھی اور نبی بھی“

.....اس کو امتی بھی کہا اور نبی بھی، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دونوں

شانیں امتیت اور نبوت کی اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک ہی شان نبوت رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں میں رنگی ہوتی ہے۔ اسی لئے

خدا نے برائیند احمد یہ میسرایہ نام رکھا ہے۔“

تو تشریع یہ ہوئی کہ ”امتی اور نبی“ کے معنی ہیں ”محدث“۔ ”امتی اور نبی“ حقیقی نبی نہیں ہوتا، وہ نبوت کی کسی قسم کا مالک نہیں ہوتا۔ وہ یہ چیز نہیں ہوتی کہ ”اس قسم کا تو میں ہوں نبی اور اس قسم کا نہیں ہوں“۔ امتی اور نبی کے معنی ہیں غیر نبی، اس کے معنی ہیں محدث۔ مرزا صاحب کی عبارت میں نے آپ کے سامنے پیش کی۔

جناب بھیجی بختیار: میں بھی ذرا آپ کو ایک اور عبارت پڑھ کے سنادیتا ہوں:

”اگر خدا تعالیٰ سے غائب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر

بِلَاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو (کہ) اس کا نام محدث رکھنا

چاہیے تو میں کہتا ہوں (کہ) تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار
عایب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔

”ایک غلطی کا ازالہ“ میں آپ نے پڑھا ہو گا کئی دفعہ یہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے پڑھا ہے۔

جناب یحییٰ بختiar: اچھا۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ کل ہو چکا ہے۔ میں پھر عرض کر دیتا ہوں.....

جناب یحییٰ بختiar: نہیں، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ پوزیشن نہیں clear ہوتی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل، دیکھیں جی، میں، اگر مجھے موقع دیں تو میں

اس پوزیشن کو بالکل آپ کے سامنے.....

(مداخلت)

Mr. Chairman: I will request.....

جناب یحییٰ بختiar: آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔

جیسے آپ فرمائے تھے۔

Mr. Chairman: I will request let us get out of this Lughat (لغت) . This Lughat will not solve the problem.

Mr. Yahya Bakhtiar: Let him answer again this point.

Mr. Chairman: All right.

Ch. Jahangir Ali: A point of explanation, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: To Attorney-General.

Ch. Jahangir Ali: I can address the Chair, Sir. I cannot address the Attorney-General.

Mr. Chairman: You can talk to Attorney-General or you can send me a chit. If I find it, then you can.....

Ch. Jahangir Ali: No, Sir, my point of explanation should be known to the members of this House.

Mr. Chairman: No, that method we have been dealing, trying and we have been practising for the last month.

چودھری جہانگیر علی: سرا میں تو صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: All the points shall be told to me in private....

چودھری جہانگیر علی: کے witness کو

Mr. Chairman:or we will decide those matters in the absence of the members of the Delegation.

چودھری جہانگیر علی: نہیں، سرا میں تو ذیلی گیشن کی اطلاع کے لئے بھی عرض کرنا

چاہتا تھا.....

جناب چیسٹر میں: نہیں، ان کی اطلاع نہ کریں تاں، میری

چودھری جہانگیر علی: کہ ان کو ایسی زبان میں جواب دینا چاہیے۔ جس طرح

سے کہ وہ عوام میں تبلیغ کرتے ہیں.....

جناب چیسٹر میں: نہیں، نہیں، ایک سینئنڈ.....

چودھری جہانگیر علی: اگر اس انداز میں وہ عوام میں.....

جناب چیسٹر میں: چودھری صاحب! چودھری صاحب!

چودھری جہانگیر علی: تبلیغ کرتے ہوں تو میں سمجھتا ہوں.....

جناب چیسٹر میں: چودھری جہانگیر علی، چودھری جہانگیر علی!

چودھری جہانگیر علی: کہ کوئی بھی ان کے مذہب کو نہیں سمجھے گا۔

Mr. Chairman: Ch. Jahangir Ali, this is uncalled for.

Ch. Jahangir Ali: All right, Sir.

Mr. Chairman: This is wrong. You make a point and then say: "All right."

Mr. Yahya Bakhtiar: They have the right to reply.

Mr. Chairman: (To Ch. Jahangir Ali) No, this is a violation of your own rules that you have formed
ٹھیک ہے جی! آپ نے بات تو کر لی
Thats upto you۔ بعد میں کہہ دیا۔ "All right"

Mr. Yahya Bakhtiar: They have every right to reply. I would only request them to be as brief as possible.

Mr. Chairman: When the Chair has taken notice of it, the entire House..... اس واسطے کے ساتھ Chair has remarked it, has the right to say, to put any question.

جناب عبدالنان عمر: جناب والا! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ ایک لفظ اصطلاحی معنی بھی رکھتا ہے اور لغوی معنی بھی رکھتا ہے۔ مثلاً "صلوٰۃ" کا لفظ ہے۔ یہ اس سے، ہم جب "صلوٰۃ" کا لفظ بولتے ہیں تو عام مسلمان اس کے معنی وہی سمجھتا ہے جس طرح ہم پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن جب لغت میں آپ اس کو تلاش کریں گے تو اس وقت میں اس کے معنی یہ نہیں ہوں گے کہ "اللہ اکبر" کہے اور ہاتھ اٹھائے اور پھر اس کو باندھے سینے پر یا اپنی ناف پر، یہ معنی، یارکوئ کرے اور سجدہ کرے اور قیام کرے یا الحیات میں بیٹھے، یہ معنی لغت میں "صلوٰۃ" کے نہیں ملتے۔ لیکن "صلوٰۃ" کا لفظ ایک اصطلاحی لفظ ہے جس سے بھی مراد ہے جو کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اسی طرح دنیا کی زبان میں بہت سے الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ اس کے لغوی معنی اور ہوتے ہیں، اصطلاحی معنی اور ہوتے ہیں۔

جناب سید بختیار: یہ دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! یہ بات ہم کل کر چکے ہیں، آپ نے تفصیل سے یہ بات بتائی اور میں نے عرض بھی کیا، ہم نے "شیر" کی بھی بات کی اور حقیقی شیر اور وہ شعر جو مثال کے طور پر آتے ہیں۔ ابھی اگر آپ اس اسمبلی کے اندر آئے ہیں، میں آپ سے یہ سوال پوچھتا ہوں، پاکستان کی پارلیمنٹ ہے، یہاں لوگ پھر رہے ہیں۔ ایک شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ پسیکر ہے۔ اگر وہ کہے کہ "میں پسیکر ہوں" تو کوئی شک تو نہیں رہ جاتا کہ کون ہے، "لاوڈ پسیکر" تو مطلب نہیں لیا جائے گا، حالانکہ "لاوڈ پسیکر" کو بھی "پسیکر" کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک شخص کہتا ہے کہ "مجھ پر وحی آری ہے، پاک ہے، اللہ کی طرف سے ہے۔ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں ایسے ہی جیسے باقی انبیاء پر"۔ اور کہتا ہے "میں نبی ہوں، میں رسول ہوں"۔ تو پھر اس کے بعد کہنا کہ "مجی، یہ مطلب نہیں، ڈکشنری میں جا کے دیکھئے اس کا مطلب کچھ اور تھا"۔ یہ confusion جو تھی تاں، اس نے میں آپ سے عرض کر رہا تھا.....

جناب عبدالمنان عمر: مجی ہاں۔

جناب سید بختیار: کہ اس کی clarification کی ضرورت ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ یہاں "پسیکر" ایک ہی کو کہتے ہیں، اور یہ بالکل درست بات ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں "پسیکر" ان معنوں میں بھی معروف ہو اور دوسرے لفظ میں بھی.....

جناب سید بختیار: نہیں، یہ درست آپ فرماتے ہیں میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب

ایک شخص محدث ہے اور آپ اس کو محدث مانتے ہیں، وہ اس کا *status* ہے اور ان کے مرید ہیں، اس نے اپنی جماعت بنائی ہے، ان سے بیعت لے رہا ہے اور یہی کہتا ہے بار بار کہ "دیکھو! مجھ پر اتنی وحی نازل ہو رہی ہے۔ اور اتنی پاک وحی نازل ہو رہی۔

ہے۔ اور یہ اس پر میں ایمان لاتا ہوں ایسے ہی جیسے کہ بعض انبیاء پر جو دھی آ رہی ہے اس پر ایمان لاتا ہوں۔” اور بعض وقت کہتا ہے: ”میں رسول ہوں، میں نبی ہوں، میں رسول ہوں، میں نبی ہوں۔“ تو اس کے بعد آپ کہتے ہیں کہ ”نہیں، یہ جو مولا ناروم نے کہا تھا کہ پیغمبر، یہ وہ والی بات آ گئی۔“

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، ہم نہیں کہتے، وہ خود یہ کہتے ہیں، ہم نہیں کہتے ہیں۔

یہ جو میں نے مولا ناروم کا حوالہ پیش کیا یہ میں نے نہیں پیش کیا، انہوں نے خود یہ پیش کیا، وہ خود یہ فرماتے ہیں۔

جناب سعیجی بختیار: میں پھر آپ.....

جناب عبدالمنان عمر: یہ میں نے.....

جناب سعیجی بختیار: میں آپ سے پھر ذرا کچھ اور حوالے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اس کے بعد پھر آپ کچھ اس بات پر روشنی ڈال سکیں تو بہتر ہو گا۔

جب وہ فرماتے ہیں:

”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اس نے مجھے مسح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کیلئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تیس لاکھ تک پہنچتے ہیں۔“

ایک شخص قسم کھا کے، خدا کی قسم کھاتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں وہ ہے بھی صادق، اور اس بعد کہتے ہیں کہ ”نہیں، یہ تو شاعری ہے۔“ اس کا آپ سمجھادیں ہمیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے پہلے.....

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، "تفسیر مظہری"، مرزا صاحب کی کتاب ہے۔

جناب سیدجی بختیار: نہیں، نہیں، یعنی آپ مرزا صاحب کی بات کریں جن کی

جناب عبدالمنان عمر: دیکھئے تاں، میں عرض کر رہا ہوں.....

جناب سیدجی بختیار: جن کی نبوت کا سوال ہے سامنے۔ آپ دیکھئے تاں، یہ دوسرا

تو irrelevant ہے۔ یا تو خدا کی بات کریں، قرآن کی بات کریں، حدیث کی بات کریں۔ مولانا روم کو چھوڑ دیجئے، ان کو چھوڑ دیجئے، کیونکہ وہی ہم پر binding ہے، اور کوئی binding نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب عالی! میں گزارش یہ نہیں کہ رہا ہوں کہ مولانا.....

A Member: Point of order, Sir.

میری عرض یہ ہے کہ جوانہوں نے اب یہ پڑھ کر بتایا ہے.....

Mr. Chairman: This is no point of order.

ایک رکن: ہاں جی۔

Mr. Chairman: This is no point of order.

ایک رکن: اس کی تفریغ کر دیں جو.....

جناب چیزیر مین: تشریع.....

ایک رکن: انہوں نے، انہوں نے پڑھ کر بتایا ہے۔

جناب چیزیر مین: وہ، وہ کر سکتے ہیں۔

ایک رکن: تشریع اور کر دیں۔

جناب چیزیر مین: اس، اس موضوع پر وہ کہہ سکتے ہیں chair کو۔ آپ نے پرویجر

ایک لمبیہ خود follow کیا ہے۔ یہ ان سے پوچھیں۔

(مداخلت)

جناب چیر میں: یہ ان سے پوچھیں۔

جناب بیکی بختیار: یہ تو وہ خود کہہ رہے ہیں، یہ خود ہی بات کر رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! میں نے جب مولانا روم کو پیش کیا یا

حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے اقوال آپ کے سامنے پیش کئے تو میں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ چیزیں اسلام کے یا مسلمانوں کے لٹریچر میں ہیں۔

جناب بیکی بختیار: نہیں، وہ تو آپ نے کل کافی تفصیل آپ نے اس مسئلے میں کہا،

فرمایا آپ نے۔ اس پر میں نے عرض کیا تھا اور آپ کو شاید یاد ہو گا کہ جس حفل میں یہ دونوں الفاظ استعمال ہوتے ہوں،

- جیسے آپ نے ابھی فرمایا کہ اصطلاحی sense میں اور اصلی معنی میں، دونوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ تو اس سے کچھ غلط فہمی بھی پیدا ہوئی۔ اور

آپ نے خود ہی فرمایا کہ ہاں، مرزا صاحب نے لکھا پھر یہ کہا تھا کہ ”کیونکہ بعض لوگ مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں، ان کو غلط فہمی ہو گئی ہے، اس لئے نبی کا لفظ جہاں جہاں میں

نے استعمال کیا ہے اس کو منسوخ سمجھا جائے۔ اور اس کی جگہ حدیث کا لفظ استعمال ہونا چاہئے اور وہ لکھ دیں آپ، ترمیم کر لیں میری کتابوں میں“۔ یہ بھی مرزا صاحب نے

فرمایا۔ آپ نے کہا ہاں، یہ نحیک ہے۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ اس کے باوجود کہ ان معلوم تھا کہ غلط فہمی ہو جاتی ہے، دو لفظ ہیں، ایک لفظ ہے جس کے دو معنی ہیں،

اور ان کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حقیقی نبی ہیں، لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہو گئی، انہوں نے کہا کہ ”یہ غلط فہمی کی وجہ سے ان کو نحیک کر دیجئے، درست کر دیجئے، یہ مجھ سے غلطی ہوئی

ہے۔“ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ پھر بار بار انہوں نے ”نبی“ کا لفظ استعمال کیا، جانتے ہوئے کہ لوگوں کے غلط فہمی ہو جاتی ہے، پھر آپ نے کہا کہ ان کو اللہ کا حکم آیا تھا،

وہ مجبور تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں ادب سے عرض کروں گا کہ نہ میں نے کہا، نہ مرزا صاحب نے کہا: ”مجھ سے یہ غلطی ہو گئی ہے۔“ یہ.....

جناب سید بختیار: غلطی نہ کسی تو سادگی سی۔ یہ کیا وجہ تھی کہ لوگوں میں.....

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، ہاں، یہ صحیح ہے، یہ صحیح ہے، یہ کیوں ہوا ہے.....

جناب سید بختیار: نہیں،.....

جناب عبدالمنان عمر: یہ کہ ”غلطی سے ہوا ہے“ یہ مرزا صاحب نے کبھی نہیں

کہا۔

جناب سید بختیار: مرزا صاحب نے کبھی نہیں کہا.....

جناب عبدالمنان عمر:اور نہ غلطی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں.....

جناب سید بختیار:سادگی سے انہوں نے کہا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، میں عرض کرتا ہوں، میں نے گزارش یہ کیا ہے کہ جب ایک لفظ دو مختلف معنوں میں استعمال کیا جا رہا ہو اور دو مختلف معنی متفاہ بھی ہوں، جیسے ”شیر“ کے لفظی، کل آپ نے بھی مثال بیان فرمائی کہ وہ شخص ایک معنوں میں شیر ہو گا بوجہ اپنی بہادری کے، مگر ایک معنی میں وہ شیر نہیں ہو گا بوجہ اپنی درندگی کے نہ ہونے کے۔ یہ دو باتیں بڑی واضح باتیں ہیں۔ یہی چیز مرزا صاحب کے اقوال میں ہے کہ لفظ ”بنی“ کی دو تشریخیں ہیں، دونوں متفاہ تشریخیں ہیں۔ جب ایک تشریع کو مرزا صاحب مدنظر رکھتے ہیں تو اقرار کرتے ہیں۔ جب دوسری تشریع کو، ان کے سامنے آتی ہے تو انکار کرتے ہیں۔ یہ دو چیزیں ان کی ساری تحریریات میں موجود ہیں.....

جناب سید بختیار: یہ آپ.....

جناب عبدالمنان عمر:کیونکہ امت میںمحض گزارش کرنے دیں.....

جناب میکی بختیار: آپ کی توجہ میں ایک دو اور حوالوں کی طرف دلاتا ہوں.....
جناب عبدالمنان عمر: جناب! مجھے گزارش کرنے دیں۔

جناب میکی بختیار: آپ کر لیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ کے.....

جناب میکی بختیار: ہاں جی۔ -

جناب عبدالمنان عمر: تو میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ لفظ "نبی" اور لفظ "محدث" امت کے اندر، - مرزا صاحب کے نہیں صرف - امت کے اندر دو بالکل متفاہ مسنوں میں، استعمال ہوئے ہیں یہ لفظ۔ جس طرح میں نے ابھی "شیر" کی مثال دی ہے، اسی طرح "نبی" کا لفظ جو ہے، امت میں دو معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے، ہوتا ہے۔ ایک اس کے معنی وہی ہیں جو حقیقی ہیں، اور دوسرے ہیں: جس پر اظہار غیب ہو یعنی خدا تعالیٰ اس پر نزول کلام کرے۔

جناب میکی بختیار: یہ آپ نے درست فرمایا، تو پھر آپ کیوں اس بات سے احتیاج کرتے ہیں، hesitate کرتے ہیں کہ وہ نبی نہیں تھے، وہ دوسرے معنی میں، جیسے رب وہ دالے کہتے ہیں آپ بھی کہہ دیا کریں، آپ کیوں اس پر insist کرتے ہیں کہ "هم اس کو کسی رنگ میں بھی نبی نہیں کہتے ہیں؟"

جناب عبدالمنان عمر: اگر آپ مجھے جواب ختم کرنے دیں، پھر آپ جو ارشاد فرمائیں، صحیح ہے۔

جناب میکی بختیار: صحیح ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: تو میرا کیونکہ پنج میں گنتگو ہوتی ہے، یکے بعد دیگرے حوالے پیش ہوتے ہیں ان کا اعتراض بڑا موزوں تھا کہ جناب! اس کی تشریع ہو جانی چاہئے، اس بات کی، وہ ابھی تشریع ختم نہیں ہوتی کہ ایک اگلی بات آتی ہے۔

جناب سیدی بختیار: آپ اس کی تشریع تو کسی بات کی نہیں کرتے۔ آپ تو پچھر دیتے ہیں، جو مصیبت ہن جاتی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں پچھر نہیں دیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ.....

جناب سیدی بختیار: آپ اس کی تشریع کر دیں۔

جناب عبدالمنان عمر: بات یہ ہے کہ نگک وقت میں زیادہ سے زیادہ باتیں کرنی ہوتی ہیں۔ تو میری گزارش یہ تھی کہ آپ نے جو الجھن ہمارے سامنے رکھی ہے، وہ یہ الجھن ہے کہ کہیں مرزا صاحب کی تحریروں میں نبوت کا اقرار ہے اور کہیں مرزا صاحب کی تحریروں میں نبوت کا انکار ہے۔ اس الجھن کا کیا جواب ہے؟ یہ میں سمجھا ہوں جناب کی گفتگو سے۔ میں نے اس کا جواب یہ عرض کیا ہے کہ یہ لفظ حقیقت جماعت کے، امت کے، مسلمانوں کے لڑپچر میں، دو مختلف، متفاہ معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ ایک اس کا لغوی استعمال ہے، ایک اس کا حقیقی استعمال ہے۔ اور اسی طرح "محمدث" کا لفظ جو ہے وہ بھی دو معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ ایک اس کا لغوی استعمال ہے، ایک اس کا اصطلاحی استعمال ہے۔ مرزا صاحب نے جس جگہ کہا ہے کہ "میں نبی ہوں" وہ ان معنوں میں کہا جو محدثیت کے معنی ہیں۔ اور جہاں انہوں نے کہا ہے کہ "میں نبی نہیں ہوں" وہ "نبی" کے اصطلاحی اور حقیقی معنوں کی رو سے انکار کیا ہے۔ اور جب کیفیت بدلت جاتی ہے، وجہ بدلت جاتی ہے، پہلو بدلت جاتا ہے، تو دوسرا لفظ استعمال کرنا منوع نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح میں نے اس کے لئے بتایا تھا کہ یہ وہ چیز ہے جو مرزا صاحب اسکیلے نہیں ہیں۔ اس میں، امت کے لڑپچر میں یہ چیز موجود ہے اور امت کے دوسرے افراد اس کو استعمال کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح "محمدث" کے لفظ کے لغوی معنی "اظہار غیب" تھیں ہوتا۔ اظہار غیب، "نبی" کے لفظ میں ہوتا ہے۔ تو جب وہ لغت کی بات کہتے ہیں تو کہتے

ہیں ”میں لغوی طور پر تو نبی ہوں مگر اصطلاحی طور پر نبی نہیں ہوں“۔ اور جب ”محدث“ کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ”میں لغوی طور پر تو محدث نہیں ہوں مگر میں اس اصطلاح کی رو سے محدث ہوں جو کہ امت میں رائج ہے۔“ یہ ہے جناب! اس مشکل کا حل کہ کہیں اقرار ہے، کہیں انکار ہے۔ یہ اقرار اور یہ انکار ان معنوں میں متفاہد نہیں ہے کہ ایک شخص متفاہد باتیں کر رہا ہے۔ بلکہ اس کی بنیاد یہ ہے کہ امت میں دو اصطلاحیں ہیں اور دو قسم کے الفاظ رائج ہیں، اور وہ context اس کا الگ الگ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Next.

جناب عبدالمنان عمر: تو

جناب سید بختیار: پھر آپ نے یہ نہیں بتایا کہ جب وہ قسم کھا کے کہتے ہیں : ”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے باٹھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا اور اس نے میرا نام نبی رکھا۔“

یہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام جو نبی رکھا، ان کو بھیجا، یہ لغوی معنی میں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جی ہاں، لغوی معنوں میں ہے، figurative

جناب سید بختیار: یہ ان کا.....

جناب عبدالمنان عمر: بالکل، انہی معنوں میں کہ تو نبی وقت باشد یہ انہی

معنوں میں ہے۔

جناب سید بختیار: اللہ تعالیٰ کا مطلب نہیں تھا ان کو نبی بنانے کا؟

جناب عبدالمنان عمر: ”نبی“ آیا، یہ انہی معنوں میں ہے۔

جناب سید بختیار: اور جب ان کو سچ ”اور مجھے سچ موعود کے نام سے پکارا“

..... وہ بھی یہی مطلب تھا کہ نبی نہیں ہیں وہ؟

CROSS-EXAMINATION OF THE WITNESS

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بالکل۔

جناب یحییٰ بختیار: تو بالکل جب آپ نے کہا کہ جہاں جہاں مرزا صاحب کہتے ہیں ”نمی“ اس کا مطلب ہوتا ہے ”غیر نمی“۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، غیر نمی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے یعنی brief طریقے سے

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، حقیقی معنوں کی رو سے، اصطلاحی معنوں کی رو سے غیر نمی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا، اب یہ آپ فرمائیے.....

(Pause)

جناب عبدالمنان عمر: واضح کر دیں گے، وہ ہے.....

Mr. Chairman: No, the witness cannot reply unless a question is put.

جناب یحییٰ بختیار: یہ مجھے مولانا نے مرزا صاحب کا ایک حوالہ دیا ہے جسے وہ آپ کو پڑھ کے سنائیں گے۔ عربی میں ہے، میں نہیں جانتا۔ اور وہ کہتے ہیں: ”جہاں جہاں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کوئی بات، تو پھر اس میں کوئی شاعری کی بات نہیں ہوتی، اصلی بات ہوتی ہے۔“ یہ مولانا نے مجھے سمجھایا ہے۔

مولوی مفتی محمود: حوالہ یہ ہے جی، وہ لکھتے ہیں کہ:

(عربی)

کہتے ہیں کہ جو کلام قسم کے ساتھ تاکید کیا جاتا ہے، قسم دلالت کرتا ہے اس پر کہ یہ بات معمول ہے، ظاہر ہے، اس میں کوئی تاویل نہیں ہوگی۔ اور تاویل کی گنجائش اگر ہو تو فائدہ کیا ہے قسم کے کھانے میں، قسم کھانے میں کیا فائدہ ہے۔ تو.....

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! یہ حوالہ کہاں سے آپ نے پڑھا؟

مولوی مفتی محمود: حمامتہ البشری..... اکیاون

جناب عبدالمنان عمر: بھی ہاں، ہاں بھی۔ تو گزارش یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خود اس جگہ اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ _____ "بھائی! جب میں قسم کھا کر ایک بات کہتا ہوں تو اس قسم کو میرے اس الفاظ پر جو ظاہر پر جو میں بات، میں الفاظ میں پیش کر رہا ہوں، اس پر اعتماد کرو اور اس کو مانو۔" وہ کیا ہیں مرزا صاحب کی قسمیں؟ دو وفعہ مرزا صاحب نے قسم کھائی ہے، مسجد میں جا کر۔ وہ قسم یہ ہے کہ "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے نبوتِ حقیق کا دعویٰ نہیں ہے۔" یہ ہے ان کی قسم۔ یہ ہر رنگ میں صحیح ہے۔ اس حوالے کے مطابق صحیح ہے۔ اور اس میں ہم کسی قسم کی کوئی تاویل نہیں کرتے۔ حضرت صاحب کا، مرزا صاحب کا میں آپ کو ایک حوالہ سناتا ہوں، بات بالکل کھل جائے گی:

(عربی)

کہ "جن معنوں میں پہلے انبیاء نبی کہلاتے تھے، جب میرے لئے کہیں لفظ 'نبی' دیکھو تو ان معنوں میں نہ سمجھو لو۔ تمام انبیاء، مرزا انبیاء کا ہر فرد جن معنوں میں نبی ہوتا تھا، میرے لئے اگر لفظ 'نبی' کہیں استعمال ہوا ہے تو ان معنوں میں نبی نہیں ہوں"۔ یہ مرزا صاحب کی عبارت ہے۔ اور میں عرض کر دوں۔

جناب سید بختیار: صاحبزادہ صاحب! یہاں آپ اپنی.....

جناب عبدالمنان عمر: کہ ان کی آخری زمانے کی کتاب ہے

"حقیقت الوجی".....

جناب سید بختیار: نہیں، یہ آپ سے میں عرض کر رہا تھا کہ آپ نے کہا کہ انہوں

نے قسم کھا کے کہا کہ "میں نبی نہیں ہوں".....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب سید بختیار: پھر انہوں نے قسم کھا کے کہا کہ میں نبی ہوں،۔۔۔

تو اس پر ہم کہہ رہے تھے ناں جی کہ مرزا صاحب تو اگر بغیر قسم کے بھی بات کہیں تو ہم مانتے ہیں ان کی بات۔ مگر یہ بتائیں کہ وہ کہتے کیا ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ

جناب عبدالمنان عمر: دونوں بتائیں صحیح کہہ رہے تھے ناں جی۔

جناب سید بختیار: ”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔۔۔“

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، تو وہی ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ایک اس کے حقیقی معنی ہیں۔ ان معنوں میں نہیں ہے یہ قسم۔ یہ جناب اپنایا ہے کہ ”میں ان معنوں میں ہوں، مجھے خدا نے بھیجا ہے۔۔۔“

جناب سید بختیار: وہ خود یہ کہتے ہیں: ”جب میں قسم کھاتا ہوں تاویل کی بات نہیں ہے۔۔۔“

جناب عبدالمنان عمر: تاویل ہے نہیں، نہیں جی، وہ خود کہہ رہے ہیں۔ قسم میں لفظ موجود ہے، میں اپنے پاس سے تو نہیں کہہ رہا ہوں۔

جناب سید بختیار: نہیں، یہاں کہتے ہیں کہ ”میرا نام نبی ہے۔۔۔“

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب سید بختیار: ”مجھے خدا نے بھیجا ہے۔۔۔“

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، خدا نے بھیجا ہے، جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہو وہ مجدد بھی۔۔۔

جناب سید بختیار: وہ نبی۔

جناہ عبدالمنان عمر: جی نہیں، نبی نہیں ہوتا۔

جناہ سعیٰ بختیار: مجدد نہیں کہتے جی۔

جناہ عبدالمنان عمر: نہیں، خدا کی طرف سے جو بھیجا گیا ہو وہ نبی، ضروری نہیں

کرو نبی ہو۔ دیکھئے میں عرض کرتا ہوں ”تفسیر مظہری“ میں سے:

”صرف ایسے نبی کو رسول کہتے ہیں.....“

جناہ سعیٰ بختیار: نہیں میں، ان کو چھوڑ دیجئے، ان کا ترجمہ کر کے بتا دیں۔

جناہ عبدالمنان عمر: جناہ! ان کا context میں ترجمہ ہو گا۔

جناہ سعیٰ بختیار: دیکھئے، context میں یہی ہے، ایک ان کا بیان ہے.....

جناہ عبدالمنان عمر: ہاں جی، بالکل صحیح بیان ہے۔

جناہ سعیٰ بختیار: دیکھئے ناں، اور اس میں یہ ہے:

”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ
اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اس نے میرا نام نبی رکھا ہے.....

جناہ عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناہ سعیٰ بختیار: ”..... اور اس نے مجھے صحیح موعد سے پکارا ہے.....“

جناہ عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناہ سعیٰ بختیار: ”..... اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان
ظاہر کئے ہیں جو تمیں لاکھ تک پہنچتے ہیں“.....

جناہ عبدالمنان عمر: (عربی)

کہ ”مجھے خدا تعالیٰ نے جو لفظ نبی، نام میرا نبی رکھا ہے، یہ مجازی نام ہے، مجازی لفظ ہے

جناب سید بختیار: یہ تاویل آپ کر رہے ہیں ناہ جی، یہ تو تاویل کر رہے ہیں،
یہاں پہنچیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، مرزا صاحب خود کہہ رہے ہیں، میں تو نہیں کہہ رہا۔

جناب سید بختیار: یہاں تو نہیں کہہ رہے کہیں۔ سوال یہ ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ ہر چیز وہیں ڈھونڈیں گے یا اس شخص کی پوری کتاب کو
دیکھیں گے؟

جناب سید بختیار: دیکھیں، بات یہ ہے ناہ جی کہ ایک جگہ مرزا صاحب کہتے ہیں
”جب میں قسم کھا کے بات کہتا ہوں اس میں پھر کوئی تاویل کی بات نہیں ہوتی۔“

جناب عبدالمنان عمر: تاویل ہے نہیں جی۔

جناب سید بختیار: ہاں تو آپ کہتے ہیں : ”تاویل کیلئے ہم جائیں گے کسی اور
جگہ۔“

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، کہیں نہیں جائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو

مامور ہو.....

جناب سید بختیار: اچھا جی، آپ اس کو چھوڑ دیجئے، میں آپ کو کچھ اور حوالے دیتا
ہوں.....

جناب عبدالمنان عمر: مجی ہاں۔

جناب سید بختیار: آپ ان پر ذرا غور کیجئے تاکہ شاید ہم کسی clarification پر
پہنچ سکیں۔ مرزا صاحب نے فرمایا ہے ایک جگہ:

”کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم اور صاحب فضل نے ہمارے نبیؐ کا بغیر کسی
استثناء کے خاتم النبین نام رکھا۔ اور ہمارے نبیؐ نے اہل طلب کیلئے اس کی قفسی

اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمائی ہے۔ اور ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم باب وحی بند ہو جانے کے بعد اس کا گھلنا جائز قرار دیں گے۔ اور یہ صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے۔ اور ہمارے رسول ما بعد نبی کیونکر آ سکتا ہے۔ درآں حالیکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر نبیوں کا خاتمه فرمادیا۔“

جناب عبدالنان عمر: بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سید بخش ختنیار: بالکل ٹھیک ہے۔ ابھی میں آپ کو پھر آگے پڑھ کے سنانا ہوں۔

جناب عبدالنان عمر: جی ہاں۔

جناب سید بخش ختنیار: ”آنحضرت نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا

اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت پر کلام نہ تھا۔“

جب میں نے کہا کہ consensus مسلمانوں کا یہی تھا کہ اور کوئی نبی نہیں آ سکتا：“..... کہ کسی کو اس کی صحت پر کلام نہ تھا۔ اور قرآن شریف کا ہر لفظ قطیعی ہے۔ اپنی آیت خاتم النبین سے اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقيقة ہمارے نبی پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔“

یہ بھی مرزا صاحب کا ہی قول ہے۔

جناب عبدالنان عمر: بالکل جی۔

جناب سید بخش ختنیار: پھر وہ آگے فرمائے ہیں:

”ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ خدا اللہ صادق ال وعد ہے اور جو آیت خاتم النبین پر وعدہ کیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں تصریح بیان کیا گیا ہے اب جبراً کل بعد وفات

رسول اللہ ہمیشہ کیلئے وحیٰ نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں صحیح اور صحیح ہیں۔ تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبیٰ کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔“

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب سید بن حنیف: آگے وہ فرماتے ہیں:

”هم بھی مدعاً نبوت پر لعنت صحیح ہیں (مدعاً نبوت پر) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرتؐ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“

یہ ہیں اس زمانے کے ان کے قول جب انہوں نے مہدی اور مسیح کا دعویٰ نہیں تھا کیا۔

اب میں آتا ہوں، بعد میں فرماتے ہیں:

”تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعے وہ نعمتیں کیونکر پاسکتے ہو۔ لہذا یہ ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کیلئے خدا کے انبیاء و قٹّ فوقتاً آتے رہیں اور جن سے تم نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرو گے اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔“

جناب عبدالمنان عمر: انبیاء کی نعمتیں تو ملتی ہیں، وہ حدیث میں آتا ہے۔

جناب سید بن حنیف: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: آپ بالکل صحیح فرمارہے ہیں،۔۔۔

جناب سید بن حنیف: ہاں، دیکھیں، سب باتیں صحیح فرمارہے ہیں کہ کوئی نبیٰ نہیں آئے گا کوئی، راستہ بند ہو گیا، کوئی وحیٰ نہیں آئے گی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، یہ نہیں کہا۔ ”وحیٰ رسالت“ ہے پھر لفظ، دیکھ لجھئے۔

جناب سید بن حنیف: صحیک ہے، صحیک ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ”کوئی وحیٰ“ نہیں کہا۔

جناب سیدی بختیار: صحیح ہے، صحیح ہے، صاحب امیں مانتا ہوں، جی ہاں، پھر

بیان فرماتے ہیں:

”تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے.....“

یہ تو انہوں نے کہہ دیا کہ نبی نہیں آئیں گے.....

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔

جناب سیدی بختیار: رسول نہیں آئیں گے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب سیدی بختیار: پھر فرماتے ہیں کہ:

”تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ وہ نعمت کیونکر پا سکتے ہو.....“

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، نعمت پا نبیوں کی، علماء کے متعلق آتا ہے:

”ورثتہ الانبیاء“ کہ ان کی نعمتوں کے وارث وہ ہوتے ہیں.....

جناب سیدی بختیار: نہیں آگے دیکھیں:

”اللہا.....“

جناب عبدالمنان عمر: ان کے علوم کے وارث وہ ہوتے ہیں۔

جناب سیدی بختیار: ”اللہا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ تک پہنچانے

کے لئے خدا کے انبیاء و قٹاوف قتا آتے رہیں۔“

جناب عبدالمنان عمر: صحیح ہے جی۔

جناب سیدی بختیار: یعنی تم نبوت کے بعد بھی انبیاء آتے رہیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: بروزی رنگ میں، ظلی رنگ میں.....

جناب سیدی بختیار: صحیح ہے۔

جناب عبد المنان عمر: غیر حقیقی رنگ میں، ورشتہ الانبیاء کے رنگ میں۔

جناب مجید بختیار: ہاں جی:

”جن سے تم نعمتیں پاؤ گے، اب تم خداۓ تعالیٰ کا مقابلہ کر دے گے۔“

یعنی اس کے لئے تو کوئی مقابلے کی بات نہیں آئی۔ بروزی رنگ میں آتے رہے ہیں۔

جناب عبد المنان عمر: نہ جی، لوگ نہیں نہ مانتے بعضے، بعضے لوگ تو وحی.....

جناب مجید بختیار: نہیں، لوگ.....

جناب عبد المنان عمر: اور الہام کے نزول کو نہیں مانتے۔

جناب مجید بختیار: نہیں، لوگ تو کہتے ہیں کہ جو ”خاتم النبیین“ کی آیت ہے، اس کے بعد نبی نہیں آ سکتے۔ اور کوئی کہے کہ آتا ہے۔ تو پھر کہتے ہیں ”تم اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتے ہو۔“

جناب عبد المنان عمر: جی نہیں، یہ نہیں کہہ رہے ہیں۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ انبیاء کی جو نعمتیں ہیں، ان کے وارث دنیا میں آتے رہیں گے۔ یہ نبی کریم ﷺ کا خود ارشاد ہے، پیش فرمائے ہیں۔ مگر یہ کہتے ہیں: ”دیکھو! اس سے غلطی ذکھالیزا کرم یہ سمجھو کہ جس طرح پہلے انبیاء آیا کرتے تھے، وہی انبیاء کا سلسلہ پھر بھی جاری ہے۔ محمد رسول ﷺ کے بعد ختم نبوت۔“

جناب مجید بختیار: ہاں جی، آگے فرماتے ہیں:

”میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یعنی اور قطعی و بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔“

جناب عبد المنان عمر: یہ اس کا مجازی استعمال ہے، یہ اس کا لغوی.....

جناب مجید بختیار: ” بغیر شریعت کے۔“ ویکھیے، صاحبزادہ صاحب! ہم نے پہلے کہا کہ نبی دو قسم کے ہو سکتے ہیں ____ شرعی اور غیر شرعی۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میں نے نہیں یہ کہا، کبھی نہیں میں نے کہا۔ یہ آپ کے ذہن میں وہ دس دن کی بحث غالباً ہو گی۔

جناب سید بختiar: میں نے نہیں، میں نے ابھی آپ کو حضرت عیسیٰ کے بارے میں پوچھا کہ وہ شرعی اور غیرشرعی۔ آپ نے کہا کہ.....

جناب عبدالمنان عمر: میں نے چار شرطیں بتائیں۔

جناب سید بختiar: نہیں، ابھی جو میں نے آپ سے پوچھا، کل کی بات آپ چھوڑ دیجئے۔ اس کو بے شک آپ clarify کر دیجئے۔ ممکن ہے میں غلط سمجھا ہوں۔ یہ تو نہیں کہ ابھی یہاں ہم نے کوئی فیصلہ کرنے ہیں۔ ممکن ہے میں غلط سمجھا ہوں۔ آپ کو میں سمجھا نہیں سکا۔ میں نے یہ عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ شرعی نبی تھے یا غیرشرعی نبی تھے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ غیرشرعی نبی تھے مگر ان کو یہ اختیار تھا کہ حضرت موسیٰ کی شرع میں ترمیم کر سکیں۔ تو یہ میں نے پوچھا کہ یہاں جو آپ کہتے ہیں کہ ”بغیر شریعت کے“۔ یہ کہتے ہیں ”میں اُس قسم کا نبی ہوں۔“

جناب عبدالمنان عمر: یہ نہیں کہا۔

جناب سید بختiar: باقی یہ انہوں نے نہیں کہا کہ ”میں ترمیم کر دوں گا“ فی الحال مگر یہ انہوں نے کہا ہے کہ ”میں غیرشرعی نبی ہوں۔“

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، یہ نہیں کہا ”میں غیرشرعی نبی ہوں“ یہ نہیں، مرزا صاحب کے میں آپ کو الفاظ دکھا دوں گا۔

جناب سید بختiar: میں، پھر میں یہ پڑھ دوں:

”میرے نزدیک نبی اُس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی و بکثرت نازل ہوا ہو.....“

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یہ ایک اس کے لغوی معنی کیے ہیں لفظ "نجی" کے۔

جناب سید بختیار: اور پھر:

"جو عالم پر مشتمل ہو"

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یہ وہی.....

جناب سید بختیار: "اس نے میرا نام نبی رکھا۔"

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، ان معنوں میں نبی رکھا ہے۔

جناب سید بختیار: "اس نے....."

جناب عبدالمنان عمر: ان معنوں میں ہیں، یہ خیال رکھیں۔

جناب سید بختیار: ان معنوں میں کہی۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی،

جناب سید بختیار: ان معنوں میں یہ ہے ناں کہ:

"نبی اُس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یعنی اور قطعی طور پر بکثرت نازل ہوا ہو....."

جناب عبدالمنان عمر: یہ شریعت نہیں ہے، یہ پہلی شریعت کی تسلیخ نہیں ہے۔

جناب سید بختیار: "..... جو علم عالم پر مشتمل ہو، مگر بغیر شریعت کے۔"

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، یعنی کلام ہو، خدا کا ہو، بکثرت ہو اور شریعت نہ ہو۔ یہ شرطیں ہیں تین۔

جناب سید بختیار: پھر آگے فرماتے ہیں _____ میں ذرا حوالے پورے کر لوں پھر

آپ اس کے بعد _____ پھر فرماتے ہیں:

"میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں"

تو یہ مطلب یہ ہوا مجازی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جی ہاں۔ ہم تو مانتے ہیں ناں کہ یہ امت میں مجددین، اولیاء، یہ سب اس کیفیتی کے لوگ ہیں۔ یہ صحیح بات لکھی ہے.....

جناب سید حبیب الرحمن: پھر آگے کہتے ہیں.....

جناب عبدالمنان عمر:اور یہی ہمارا stand ہے۔

جناب سید حبیب الرحمن: پھر فرماتے ہیں:

”خدا کی نہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرتؐ کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی“۔

یہ بھی اسی مطلب میں کہ.....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، وہی محدث۔

جناب سید حبیب الرحمن: پھر آگے فرماتے ہیں کہ:

”جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

جب مجازی ہوتا پھر تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ باقی مستحق نہ ہوں۔ یہ آپ explain کر دیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں عرض کرتا ہوں، گزارش یہ ہے جی کہ مرزا صاحب

اوپر بیان کر چکے ہیں کہ میرے نزدیک لفظ ”نبی“ جو میں یہاں استعمال کر رہا ہوں، یہ تین لفظ، تین مفہوم اس میں شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی وجہ اس پر نازل ہو، بکثرت نازل ہو، اور خدا اس کا نام نبی رکھے۔ یہ تین شرطیں انہوں نے فرمائی ہیں۔ یہ تینوں شرطیں غیر حقیقی نبی میں ہوتی ہیں، لغوی لفظ، لفظ کے لغوی استعمال کی رو سے ہوتی ہیں۔ اس کا

یہ استعمال ہوتا ہے، مجازی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بعد اب دیکھئے کہ علماء امت جو ہیں یا ربانی علماء ہیں یا محدثین ہیں یا محدث شیعی ہیں، نبی کریمؐ نے ان کی پیش گوئی فرمائی ہے، نبی کریم فرماتے ہیں:

(عربی)

خدا تعالیٰ ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو امت محمدیہ میں تجدید دین کا کام سرانجام دے گا۔ اب یہ نبی کریم..... خدا کی طرف سے مامور ہے وہ شخص۔ لیکن ان باتوں کے باوجود کہ ہر صدی کے سر پر آنے والے کی آپؐ نے پیش گوئی فرمائی ہے، لیکن تمام احادیث کا ذخیرہ آپؐ کھنگال ڈالیے، ہر قسم کی حدیثیں پڑھ ڈالیئے، صرف اور صرف سچ موعود کے لئے نبی کریمؐ نے لفظ "نبی" استعمال کیا ہے، figurative معنوں میں بے شک، مگر دوسروں کیلئے یہ لفظ figurative معنوں میں بھی استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ اس کے معنی ہیں کہ "نبی" کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں"۔ یہ ایک حدیث کا ترجمہ آپؐ نے کیا ہے، اپنے پاس سے بات نہیں کہی ہے۔ یہ اس حوالے کا مطلب ہے۔

جناب یحییٰ بنخیار: اب وہ آگے فرماتے ہیں:

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے....."

یہ "ایک غلطی کا ازالہ" اسے میں پھر پڑھ رہا ہوں:

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا

ہے کہ میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نہیں ہوں۔"

جناب عبدالمنان عمر: "مستقل طور پر شریعت....."

جناب یحییٰ بنخیار: "... لانے والا نہیں ہوں۔"

یعنی ہم تو پہلے کہہ چکے ہیں نبی بغیر شریعت کے بھی ہو سکتا ہے۔ بغیر شریعت کے بھی نبی ہو سکتا۔ یہ بات تو آپ

جناب عبدالمنان عمر: مگر مستقل، وہ شرطیں

جناب سید بختیار: نہیں، عیسیٰ مستقل نبیوں میں نہیں شمار ہوتے؟

جناب عبدالمنان عمر: مستقل میں ہوتے ہیں۔

جناب سید بختیار: ہا۔

جناب عبدالمنان عمر: ہا جی۔

جناب سید بختیار: یہ دیکھئے تاں، میں کہتا ہوں کہ بغیر شریعت اور مستقل۔

جناب عبدالمنان عمر: مستقل، مرزا صاحب نے مستقل ہونے کا نہیں دعویٰ کیا۔

جناب سید بختیار: وہ کہتے ہیں کہ:

”..... ان معنوں میں کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اپنے لئے اسی کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔“

جناب عبدالمنان عمر: یہ جناب اور ہی حوالہ ہے.....

جناب سید بختیار: میں ذرا، ذرا اپنی طرف سے آپ کو پورا کر دوں حوالہ، پھر میں

کچھ آپ سے سوال پوچھوں گا:

”..... نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے _____ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے _____ اس طور کا نبی کھلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انھی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سواب بھی میں ان معنوں میں نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔“

کہ ”بغیر شریعت کے نبی ہونے سے انکار نہیں کرتا۔“ باقی وہ کہتے ہیں جی کر میں temporary ہوں یا officiating ہوں، اس کا سوال نہیں۔ اگر آپ یہ کہہ دیر جی کہ یہ permanent Government Servant ہے، یہ officiating نہیں ہے، اگر ”مستقل“ سے یہ مراد لیتے ہیں آپ.....

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی،.....

جناب سید حمید بختیار: مستقل تو کوئی نہیں ہوتا، ہر انسان کی وفات ہوتی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی ”مستقل“ کے یہ معنی نہیں ہیں۔

جناب سید حمید بختیار: ”مستقل“ کے کیا معنی ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: ”مستقل“ کے معنی یہ ہیں کہ اس کو یہ جو عہدہ یا جو مقام حاصل ہوا ہے وہ محمد رسول اللہ کی پیروی کے بغیر حاصل ہوا ہے۔

جناب سید حمید بختیار: وہ تو ”ڈائریکٹ“ ہو گیا تاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: اسی کو کہتے ہیں ”مستقل“۔

جناب سید حمید بختیار: اس کو؟

جناب عبدالمنان عمر: اسی کو۔

جناب سید حمید بختیار: ہاں، تو یہ ان کا مطلب ہے کہ آنحضرت کے ذریعے ان کو طی

ہے یہ نبوت؟

جناب عبدالمنان عمر: جو کچھ ملا ہے، جی ہاں۔

جناب سید حمید بختیار: اور یہ دوسری بات وہ یہ فرماتے ہیں کہ ”میں بغیر شریعت کے نبی ہوں۔ اس معنی میں بات کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں نے جو انکار کیا ہے وہ اس sense میں انکار کیا ہے کہ میں شرع لانے والا ڈائریکٹ نبی نہیں ہوں۔“ اس سے یہ

مطلوب نکلتا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کچھ اور مطلب اس کا نکلتا ہے تو وہ آپ ذرا مختصر بتا دیں۔

جناب عبدالننان عمر: عرض کروں؟

جناب سیجی بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالننان عمر: یہی وہ حوالہ ہے جس کی طرف میں نے کئی دفعہ کوشش کی کہ آپ کو متوجہ کروں کہ یہ point key ہے۔ اس سے آپ مرزا صاحب کی تمام تحریرات نبوت کے بارے میں ایک فیصلہ گن نتیجہ پر بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ وہ کیا ہے؟ کہ ”نبی“ کے دو معنی ہیں۔ ”نبی“ کا استعمال دو طرح ہوتا ہے۔ ایک اس طرح ہوتا ہے جو میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ دوسرا اس طرح ہوتا ہے جو میں نے بتایا ہے کہ لغوی ہیں۔ اور یہ اب مرزا صاحب فرماتے ہیں: ”جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے وہ پہلے معنوں کی رو سے ہے، حقیقی معنوں کی رو سے ہے۔ اور جہاں میں اقرار کرتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ محمدؐ کی پیروی کے نتیجے میں خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔“ بس اس سے زیادہ کوئی معنی نہیں ہیں۔ تو اب کوئی اختلاف نہیں رہا مرزا صاحب کی تحریر میں۔

جناب سیجی بختیار: اچھا، اب انہوں نے ”بغیر شریعت کے“ بات تو کہہ دی کہ

”بغیر شریعت کے۔ اور ان کے تالیح ہیں نبی کے۔“

جناب عبدالننان عمر: اسی کو محدث کہتے ہیں۔

جناب سیجی بختیار: ہاں، ”محدث“ آپ کہہ دیجئے، وہ تو کہتے ہیں ”میں نبی ہوں“

آپ insist کرتے ہیں کہ محدث ہیں۔

جناب عبدالننان عمر: جی ہاں، نہیں، جناب! مرزا صاحب کہتے ہیں، میں تو

مرزا صاحب کا حوالہ دیتا ہوں۔

جناب سید بختیار: دیکھتے جی، میں نے آپ سے عرض کیا کہ مرزا صاحب کی وجہ
دلائی گئی اس بات کی طرف۔ انہوں نے کہا ”ہاں، غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے، آئندہ لفظ
”محمدث“ سمجھا جائے۔“..... مگر.....

جناب عبدالمنان عمر: اور آخر میں بھی یہ کہا.....

جناب سید بختیار: اور اس کے باوجود انہوں نے خود پھر ”نبی“ کا لفظ استعمال
کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، وہ دوسرے معنوں میں۔

جناب سید بختیار: دوسرے کیوں؟ سوال ہی زیادہ یہاں معنی کا تھا۔ پہلے بھی تو کسی
اور معنی میں انہوں نے لفظ ”نبی“ کا استعمال نہیں تھا کیا.....

جناب عبدالمنان عمر: انہوں نے نہیں کیا۔

جناب سید بختیار: انہوں نے تو ہمیشہ ”یہ مجازی تھا، لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ
صاحب آپ چونکہ مجازی“

جناب عبدالمنان عمر: آپ لوگوں کو ہوئی۔

جناب سید بختیار: ”آپ جب مجازی طور پر بھی استعمال.....“

جناب عبدالمنان عمر: آپ لوگوں کو ہوئی ہے جی۔

جناب سید بختیار: میں بعض لوگوں کا کہہ رہا ہوں جی، مجھے ہو گئی ہے۔ آپ کو کب
میں کہہ رہا ہوں؟ آپ تو سمجھتے ہیں کہ شرعی تھے وہ نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا.....

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، شرعی.....

جناب سید بختیار: تو پھر غلط فہمی کس بات کی؟ آپ کو بھی ہوئی، مجھے بھی ہوئی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، سب کو نہیں ہوئی ہے۔

جناب سید بختیار: سب کو نہیں جی، جس کو بھی ہوئی.....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب سید بختیار: میں ان کا ذکر کر رہا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب سید بختیار: انہوں نے ان سے عرض کیا کہ ”مرزا صاحب! یا آپ لفظ لغوی معنوں میں استعمال کر رہے ہیں، مجازی معنوں میں استعمال کر رہے ہیں، مگر لوگوں میں غلط فہمی ہو گئی ہے، بعض لوگوں میں غلط فہمی ہو گئی ہے۔ اس کو آپ دور کیجئے۔ تو انہوں نے کہا کہ ”ہاں، یہ صحیک ہے، میری سادگی سے ہوئی ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ میں اصلی معنوں میں نبی ہوں۔ اس لئے آئندہ جہاں بھی لفظ ”نبی“ ہو، اس کی جگہ آپ ”محمد“ کا لفظ استعمال کریں، اور میری کتابوں میں لفظ ”نبی“ کو منسون سمجھیں اور اس کی جگہ پر ”محمد“ کا لفظ پڑھا جائے۔ بالکل صحیک بات تھی۔ واضح ہو گئی بات۔ مگر اس کے بعد مرزا صاحب نے پھر ”نبی“ کا لفظ استعمال کرنا شروع کیا، لکھنا شروع کیا اور کہتے رہے۔ تو جب لفظی جھگڑا تھا اور لوگوں کو غلط فہمی تھی، اس کے باوجود انہوں نے پھر اس کو کہا کہ ”میں یہ لفظ پھر بھی استعمال کروں گا۔“ تو آپ نے کل یہ فرمایا کہ ”ان کے لئے کوئی، کوئی چارہ نہ تھا، اللہ کی طرف سے حکم تھا۔“

جناب عبدالمنان عمر: میں گزارش یہ کرتا ہوں جی، کہ اس حوالے نے مرزا صاحب کی پوزیشن کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں، ان کا اعتراض جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ جب لفظ ”نبی“ سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی تھی تو ان کی غلط فہمی کا دور کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے ان کی غلط فہمی دور کر دی۔ اب ایک اور طبقہ مرزا صاحب کا مخاطب ہے، اب ایک اور حلقہ ہے جو مرزا صاحب کا مخاطب ہے۔

وہ طبقہ وہ ہے جو محض وحی اور محض مکالہ مخاطبہ الہیہ کو بھی ناجائز سمجھتا ہے۔ وہ کہتا ہے وحی نازل ہی نہیں ہو سکتی اور اس قسم کی نبوت کا بھی دنیا میں جاری نہیں ہے۔ ان کو مرزا صاحب نے بتایا کہ ”دیکھو! نبوت بے شک بند ہے، ہر قسم کی نبوت بند ہے، لیکن مکالہ مخاطبہ الہیہ جو ہے وہ بند نہیں ہوا، وہ جاری ہے۔ اور اس قسم کے الفاظ میرے استعمال کرنے جو ہیں وہ صرف یہ مضمون بتانے کیلئے ہیں کہ خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔“ میں ان کی بالکل آخری زمانے کی تحریر، جس کے بعد آپ کی وفات ہوئی ہے، وہ پیش کرتا ہوں تاکہ یہ غلط فہمی دور ہو جائے کہ کسی زمانے میں تو مرزا صاحب یہ باتیں کہتے تھے لیکن بعد میں انہوں نے چھوڑ دیا اس کو۔ یہ پوزیشن نہیں ہے۔ ان کی وفات سے دو دن پہلے کی تحریر ہے جو شائع ہوئی ہے ان کی وفات والے دن، ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام میں، اس میں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

”میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعے سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں.....“

کوئی ترمیم نہیں ہے۔ ”جو شروع سے کہا وہ اب بھی ظاہر کرتا ہوں۔“

”کہ یہ ازام جو میرے ذمے لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تینیں ایسا نبی سمجھتا ہوں جو قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسون کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرتؐ کی اتباع اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ ازام صحیح نہیں ہے۔“

یہ وفات والے دن شائع ہوئی

جناب سید بختیار: یہ لئے صاف بات انہوں نے کہہ دی ہے.....

جناب عبدالمنان عمر: بلکہ

جناب سید بختیار: کہ ”میں نبی ہوں، مگر اس قسم کا نبی نہیں کسی اور قسم کا نبی

” ہوں۔“

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، ”قسم“ تو کہیں نہیں فرمایا جی ”قسم“ کا لفظ ہی نہیں

ہے یہاں۔

جناب سید بختیار: یہ کیا ہے پھر؟ کیا کہہ رہے ہیں وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے بتایا دو استعمال ہیں اس کے، اس لفظ کو دو معنوں

میں استعمال کیا ہے۔ آگے سنئے خود واضح کیا ہے۔

جناب سید بختیار: یعنی میں یہی تو آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ لوگوں نے کہا کہ

غلط فہمی نہ پیدا کیجئے، خدا را آپ اس کو ختم کر دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اس طبقے کی غلط فہمی دور کر دی۔ مگر ایک اور طبقے ہے

اس کو یہ غلط فہمی نہیں ہے، جب دونوں استعمال دنیا میں رائج ہیں، ایک طبقے میں وہ چیز

تھی۔ اس کو کہا ”بھائی! یہ معنی مت سمجھنا میرے قول کے۔“ دوسرے طبقے کو وہ غلط فہمی

نہیں ہے۔ اس میں وہ ”نبوت“ کے لفظی معنی۔

Mr. Chairman: That's all. Next question. Next question.
That's all.

جناب سید بختیار: پھر یہ بات تو ظاہر ہوتی ہے کہ جن کو غلط فہمی تھی ان کو یہ انہوں

نے کہہ دیا کہ ”آپ میرے آئندہ کے بیانات نہ پڑھیں، میری تحریریں نہ پڑھیں، میں

پھر نبی کا لفظ استعمال کروں گا۔“

جناب عبدالمنان عمر: انہوں نے تو کہا کہ ”میں اس کو مخفی نہیں رکھ سکتا۔“ وہی کہا، دیں کہا۔

جناب میگی بختیار: ہاں، یہی میں، یعنی ”اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔“

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، بالکل کہا کہ ”مخفی نہیں رکھوں گا۔ میں تو استعمال کروں گا.....“

جناب میگی بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ”..... تم اس کے وہ معنی نہ سمجھ لینا.....“

جناب میگی بختیار: ”تم اس کو ترمیم کرتے رہو۔ تم اس کو.....“

جناب عبدالمنان عمر: ”..... تم اس کو.....“

جناب میگی بختیار: نہیں، نہیں، ”تم اس کو کتاب سے کاث کے محدث لکھتے ہو، میں نبی لکھتا رہوں گا۔“ یہ کہا انہوں نے کہ ”جہاں جہاں میری کتابوں میں ہے یہ لفظ، اس کو کاث، منسون کر کے ادھر ”محدث“ لکھیں۔ اور اس کے بعد میں پھر جو ہے نبی لکھتا رہوں گا آپ منسون کرتے جائیے۔“

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کروں

جناب میگی بختیار: مطلب ایسا لکھتا ہے اس سے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا یہ کہ ایک یہ حوالہ میراں لیجئے۔ مجھے یہی وقت محسوس ہوتی ہے اپنے بیان میں کہ بات میری شیق میں ہوتی ہے تو ایک اور question آ جاتا ہے۔ اگر بالترتیب ہو تو کوئی شاید مشکل حل ہو جائے گی ہماری۔ تو میں یہ بتاتا رہا تھا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

”..... یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں.....“

Mr. Abdul Aziz Bhatti: Point of order Sir. سوال پچھے ہے، جواب کسی اور سلسلے میں دے رہے ہیں۔ It's just waste of time. It's extremely irrelevant, Sir.

جناب چیئرمین: ہاں، آن.....

جناب بھیجی بختیار: نہیں، انہوں نے کہہ دیا کہ کسی اور طبقے سے وہ کہہ رہے تھے۔

جو پہلا طبقہ تھا ان کو دیسا ہی confused چھوڑ دیا۔

جناب عبدالمنان عمر: بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ نہ آج سے ہلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں میں ہمیشہ یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس طرح کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں۔ اور یہ سراسر میرے پر.....

جناب بھیجی بختیار: کس قسم کی نبوت کا؟ یہی صاحب زادہ صاحب! میں کہہ رہا ہو کہ کس قسم کی نبوت کا دعویٰ تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: مکالہ مخاطبہ۔

جناب بھیجی بختیار: ہاں جی؟

جناب عبدالمنان عمر: مکالہ مخاطبہ۔

جناب بھیجی بختیار: نہیں، ”نبوت“ کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: لغوی مسنوس میں۔

جناب بھیجی بختیار: نہیں، لغوی مسنوس میں آپ کو کیا اعتراض ہے جو ان کو نبی کہیں؟ میں یہ پوچھتا ہوں لا ہوری پارٹی کو۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، مجھے ختم کر لینے دیجئے بات تو.....

جناب بھیجی بختیار: نہیں، میں نے ایک سوال پوچھا تھا کہ.....

جناب عبدالمنان عمر: میری بات ختم ہو جائے تو میں عرض کروں۔

جناب سیدی بختیار: اچھا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ”جس بناء پر میں اپنے تیس نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور میرے ساتھ وہ بکثرت یوں اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غائب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے۔ اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کا اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھوئے۔“

یہ ہے جناب! میری گزارش.....

جناب سیدی بختیار: نہیں، میں نے یہ عرض.....

جناب عبدالمنان عمر: کہ آپ کا اعتراض یہ تھا.....

Mr. Chairman: That, that's all. That's all. Next question.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I have got to ask him one more Hawalah (حوالہ) . But before that, I want this position to be clarified.

میں نے صاحزادہ صاحب! یہ عرض کی کہ مرزا صاحب نے بار بار کہا کہ ”میں نبی ہوں“ آپ کہتے ہیں کہ ہر حالت میں ان کا مطلب حقاً مجازی، لغوی معنی میں، حقیقی معنی میں نہیں تھا۔ مگر وہ پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ ”میں نبی ہوں۔ میں رسول ہوں“۔ آپ کہتے ہیں کہ ہر دفعہ وہ سہی کہتے ہیں کہ ”میں لغوی معنی میں نبی اور رسول ہوں“۔ آپ، لا ہو روی پارٹی کو کیا اعتراض ہے کہ ان کا یہ لفظ ”نبی“ استعمال نہیں کرتے، جب وہ استعمال اپنے لئے کرتے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کروں جی؟

جناب میکی بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت جو ہمارے سامنے طبقہ ہے، ان کے ہاں لفظ ”نبی“ کے یہی معنی سمجھے جاتے ہیں کہ وہ صاحب شریعت ہوتا ہے، وہ ہر اور راست ہوتا ہے، وہ کسی حصے کو منسوخ کرتا ہے، وغیرہ۔ اس وجہ سے۔ اور یہ چیز ہم خود نہیں کرتے ہیں، یہ ہماری تشریع نہیں ہے، یہ ہمارا اپنا خیال نہیں ہے کہ ہم نے سوچا کہ ہم یہ چھوڑ دیں۔ مرزا صاحب نے خود فرمایا ہے کہ ”میں پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کی عام بول چال میں میرے لئے ”نبی“ کا لفظ استعمال کیا جائے کیونکہ اس کے بعض لوگوں کو دھوکہ لگانے کا اندیشہ ہے۔ اور اس کے بدلتائج نہ لکھتے ہیں۔“

جناب میکی بختیار: اور پھر اس کے بعد.....

جناب عبدالمنان عمر: تو یہ مرزا صاحب.....

جناب میکی بختیار: نہیں، میں یہی عرض کرتا ہوں، پھر خود استعمال کرتا شروع کر دیا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے بتایا ہے ناں جی کہ عام استعمال مت کرو، مگر چونکہ لغت میں اور امت کی اصطلاحات میں، اس کے لیے پھر میں اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں اور مکالمہ مخاطبہ الہیہ، جس پر ان کا سب سے بڑا روز تھا۔.....

جناب میکی بختیار: دیکھئے، دیکھئے، صاحبزادہ صاحب آپ درست فرماتے ہیں، ان کا آخری خط ہے، جو آپ نے پڑھ کے سنایا، جوان کی وفات کے دن شائع ہوا تھا، اس میں بھی وہ نبوت کا ذکر کرتے ہیں، اپنے نبی ہونے کا اور کس قسم کے نبی ہونے کا۔ تو اس کے باوجود..... اس کے بعد تو ان لوگوں کا کوئی اور statement آیا نہیں ریکارڈ پر، گویا تحریر آئی نہیں ہے۔ اس میں وہ جب کہتے ہیں کہ ”میں نبی ہوں مگر غیر شرعی۔ وہ

میں نے دعوے نہیں کیا کہ میرا اپنا علیحدہ کلمہ ہے، میرا علیحدہ کعبہ ہے۔ میرا علیحدہ مذہب ہے۔ ”اس لغوی معنی میں جب وہ کہتے ہیں کہ ”مجھے نبی کہو“ تو پھر کیوں نہیں کہتے آپ؟
جناب عبدالمنان عمر: ان لغوی معنوں میں ہم نے عرض کیا ہے انہوں نے خود کہا ہے کہ.....

جناب سید بختیار: اس کے بعد نہیں کہا۔ یہ آخری بات ہے اس کی۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، اسی میں کہا ہے۔

جناب سید بختیار: اس میں تبکی کہا ہے کہ ”میں نبی ہوں، اس قسم کا نبی ہوں۔“

جناب عبدالمنان عمر: ان معنوں میں۔

جناب سید بختیار: کوئی حدیث..... محدث کا کوئی ذکر نہیں کیا اس میں۔

جناب عبدالمنان عمر: نہ جی، ہے:

”اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے.....“

جناب سید بختیار: ہاں، تو آپ عزت.....

جناب عبدالمنان عمر: ”..... تاکہ ان میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جائے۔“

جناب سید بختیار: ہاں، تو یہ عزت کیوں نہیں دیتے آپ ان کو؟

جناب عبدالمنان عمر: عزت دیتے ہیں۔

جناب سید بختیار: آپ نبی نہیں کہتے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہم یہ کہتے ہیں کہ مکالہ مقاطبہ الہیہ ان کو حاصل تھا.....

جناب سید بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: مگر کیونکہ بعض اس لفظ سے چڑتے ہیں، گھبراتے ہیں،

اس کے لغوی استعمال کا ان کو علم نہیں ہے، ان لوگوں.....

جناب سیدی بختیار: اچھا! یہ.....

جناب عبدالمنان عمر: کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اس کو استعمال کرتے

ہیں۔

جناب سیدی بختیار: یہ expediency ہے!

جناب عبدالمنان عمر: یہ حقیقتیں دونوں اپنی جگہ قائم ہیں۔

جناب سیدی بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، دونوں حقیقتیں ہیں۔

جناب سیدی بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: کہ وہ غیر نبی کے معنوں میں لفظ ”نبی“، حدث کے معنوں میں لفظ ”نبی“، مکالہ مخاطبہ الہیہ کے معنوں میں لفظ ”نبی“ استعمال ہو جاتا ہے۔

جناب سیدی بختیار: ظلی، بروزی تو ہیں وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: ظلی، بروزی ”نبی“ کی قسم نہیں ہیں، جناب!

جناب سیدی بختیار: نہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: بار بار یہ عرض کرتا ہوں کہ ظلی اور بروزی کے معنی یہ ہیں کہ غیر نبی۔

جناب سیدی بختیار: اچھا، اچھا، یہ آپ، مطلب یہ کہ.....

جناب عبدالمنان عمر: ”ظل“ کے معنی ہوتے ہیں جناب! سادہ سالفظ ہے، ”ظل“ کے معنی ہوتے ہیں سایہ۔ ایک اصل چیز ہے، ایک اس کا سایہ ہے، اس کو ”ظل“، عربی میں کہتے ہیں۔

جناب سیدی بختیار: نہیں، یہ clear ہو گئی۔

جناب عبد المتنان عمر: ایک ثبوت ہے، ایک اس ثبوت کا سایہ ہے۔

جناب سعیٰ بختیار: یہ صاحبزادہ صاحب! clear ہو گئی پوزیشن۔

جناب عبد المتنان عمر: اچھا ہی۔

جناب سعیٰ بختیار: کیونکہ یہ انہوں نے صاف کہا کہ ”میں شرعی نبی نہیں ہوں“۔

جناب عبد المتنان عمر: نہیں جی، ”مستقل“ بھی کہا ہے۔

جناب سعیٰ بختیار: ”مستقل“ بھی نہیں ہوں۔

جناب محمد المتنان عمر: اور صرف یہ ہے کہ ”میں مکالمہ خاطبہ الہیہ کے معنوں میں.....“

جناب سعیٰ بختیار: ہاں، لس یہ۔ ابھی آپ یہ فرمائیے، جب یہ کہتے ہیں وہ: ”ماسوہ اس کے یہ بھی تو سمجھو کر شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے چند امر و نکی میان کئے اور اپنی امت کیلئے قانون مرتب کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نبی بھی۔“۔

ابھی تو صاحب شریعت بھی ہو گئے۔

جناب عبد المتنان عمر: شاید ایک لفظ کی طرف توجہ نہیں رہی جناب کی:

”صاحب شریعت جدیدہ۔“

جدید شریعت یہ قرآن مجید ہی کی شریعت ہے، قرآن مجید ہی کی.....

جناب سعیٰ بختیار: پہلے تو یہ ہم.....

جناب عبد المتنان عمر: قرآن مجید کے الفاظ ہیں، قرآن مجید کی آسمیں ہیں۔

جناب سعیٰ بختیار: نہیں، پہلے تو یہ ہم اس نتیجے پر پہلے پہنچ جائیں کہ وہ

قدیم شریعت والے تھے، تب تو اس کے بعد جدید کا سوال آئے گا۔

جناب عبد المنان عمر: نہ جی، نہ، وہ کہتے یہ ہیں کہ نبی کوں ہوتا ہے؟ جو ایک جدید

شریعت لائے۔ یہ ”نبی“ کی تعریف ہم پہلے کر چکے ہیں۔

جناب سید بخشیار بختیار: یہاں یہ.....

جناب عبد المنان عمر: یہ جدید شریعت نہیں ہے، بلکہ.....

جناب سید بخشیار بختیار: نہیں، دیکھئے ناں،.....

جناب عبد المنان عمر: یہ کیا ہے؟ یہ میں آپ کو عرض کرتا ہوں.....

جناب سید بخشیار بختیار: نہیں، میں یہ پھر آپ کو پڑھ کے سنادیتا ہوں، شاید میں نہیں سمجھا:

”امساوے اس کے پر بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے چند امر و نبی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا.....“

امت تو بنا چکے تھے، بیعت لینا شروع کر دیا تھا، directions ہو چکی تھیں، آپ کی علیحدہ پارٹی ہے:

”..... وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے ہمارے خالف ملزم

ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نبی بھی۔“

جناب عبد المنان عمر: میں اگر اپنی طرف سے اس کا کچھ جواب دوں تو شاید سمجھے

میں وقت ہو.....

جناب سید بخشیار بختیار: مولانا روم طرف سے دے دیجئے آپ!

جناب عبد المنان عمر: جناب! میں مولانا محمد حسین صاحب بیالوی کی طرف سے دیتا

ہوں جو کہ مرتضیٰ صاحب کے شدید ترین خالف تھے۔ یہ چیز ہے جس کو کہتے ہیں: جادو وہ جو سر چڑھ کے بولتا ہے۔ مولوی محمد حسین بیالوی بھی بات، بھی اعتراض پیش کر کے

فرماتے ہیں:

”مؤلف براہین احمدیہ نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ قرآن میں ان آیات کا سورہ زبول و مخاطب میں ہوں۔ اپنے اوپر ان آیات کے الہام یا دعوے سے ان کی مراد، جس کو صریح الفاظ میں وہ خود ظاہر کر چکے ہیں، ہم اپنی طرف سے اختراع نہیں کرتے، یہ ہے کہ جن الفاظ یا آیات سے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید یا پہلی کتابوں میں انبیاء کو مخاطب فرمایا ہے انہی الفاظ یا آیات سے دوبارہ مجھے شرف خطاب بخشنا ہے، پر میرے خطاب میں ان الفاظ سے اور معانی مراد رکھے ہیں۔ اور وہ معانی قرآن کے معانی کے اسرار اور آثار ہیں۔“

پھر عرض کرتا ہوں.....

Mr. Chairman: Next question.

جواب عبدالنان عمر:حضرت امام جعفر صادقؑ کے متعلق میں
جواب یحییٰ بختیار: دیکھیں، بہت ناممکم ہے۔ آپ نے تغیر کر دی۔

Mr. Chairman: That's all. Only the views of the witness and his Jamaat are needed, not what the others have said. The reply should be confined to the views of the Jamaat.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I will draw attention of

Mr. Chairman: Yes, only to Jamaat; no other references,.....

Mr. Yahya Bakhtiar: I will draw the attention of the witness.....

Mr. Chairman:not what one honourable member has said and what the other has said. Yes. Mr. Attorney-General.

جناب یحییٰ بختیار: یہ ایک حوالہ، اس کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں، یہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں کہ:

”جن لوگوں نے مسجح موعود کو دیکھا ہے اور اس کی مجلس میں بیٹھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ نبی میں ایک خاص کشش ہوتی ہے اور اس وقت کھل کر بیٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اگر صریح حکم نہ آتا.....“

یہ حکیم نور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی محفل میں، نبی کی محفل خاص کشش ہوتی ہے۔ اور مرزا صاحب کی محفل میں جو بیٹھتے تھے، کہتے ہیں جی، آدمی کھل کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، مشکل ہوتا تھا۔ تو یہ نبی جو ہے، یہ وہ بروزی یا مجازی sense میں استعمال کر رہے ہیں یہاں؟

جناب عبدالننان عمر: جی ہاں، محدث کے محفوظ میں۔

جناب سیدی بختیار: ابھی اگر میں کہوں جی کہ ”شیر کے ساتھ جنگل میں آدمی بڑا ڈر جاتا ہے“.....

جناب عبدالننان عمر: جی ہاں۔

جناب سیدی بختیار: تو وہ شیر تو اصلی ہوتا ہے، کہ وہ بازاری شیر یا نعلیٰ شیر؟

جناب عبدالننان عمر: جی ہاں۔ اور اگر وہ کہے کہ ”شیر کے ساتھ ہیری محفل جو تمی وہاں بہت سے لوگ تھے، تو وہاں کون سا شیر مراد ہو گا؟

جناب سیدی بختیار: نہیں، میں ایسے کہہ رہا ہوں، دیکھیں، ایک آدمی ہوتا ہے، سیاستدان ہوتا ہے، اس نے خدمت کی ہوتی ہے اس کی خدمت کی وجہ سے کہتے ہیں جی کہ یہ شیر ہنچاپ ہے یا شیر سرحد ہے۔ وہ بھی ہماری طرح انسان ہوتا ہے، وہ کسی کو کامنا نہیں نہ پنجے مارتا ہے۔ تو اس کی محفل میں تو میں نہیں کہوں کا جی کہ جیسے جنگل میں کوئی آدمی چلا جائے اور شیر سامنے آجائے تو ذر جاتا ہے اس سے۔ کہ ذر لگتا ہے؟

جناب عبدالننان عمر: نہیں جی، بہادر آدمی تو بعض وقت ذر جاتا ہے۔

جناب سچی بختیار: نہیں، بہادر آدمی سے۔ وہ تو بڑا سوکھا پتلا، قائد اعظم جو تھا ان سے کون ڈرتا تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: ان کا دماغ جو تھا وہ بڑے بڑے بہادروں سے افضل تھا۔

جناب سچی بختیار: دیکھیں، شیر نہیں، یہاں جو کہتے ہیں نہ کہ شیر کی محفل سے، ”نبی کی محفل سے آدمی جو ہے.....“ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ نبی تھے۔ ”نبی میں خاص کشش ہوتی ہے اور اس وقت کھل کر بیٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔“ یہ کس مطلب میں انہوں نے استعمال کیا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، یہ، یہ سوال بڑا ہی اعلیٰ درجے کا ہے کہ یہ انہوں نے کن معنوں میں استعمال کیا ہے؟ اس کیلئے میں بجائے اس کے کہ اپنی طرف سے اس کا جواب دوں.....

جناب سچی بختیار: آپ اپنی طرف سے اس کا جواب دے دیں تو وہ.....

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! میں مرزا صاحب..... وہ مولانا نور الدین کی طرف سے جواب دوں گا جن کا وہ حوالہ ہے۔

جناب سچی بختیار: اچھا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، یہی صحیح بات بھی ہے۔ نہیں، جناب! وہ اردو ہی ہے، خط ہے، اردو میں ہے، simple ساخت ہے:

”دل چیر کر دکھانا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ قسم پر اگر کوئی اعتبار کرے تو واللہ العظیم کے برابر کوئی قسم مجھے نظر نہیں آتی۔“ نہ آپ میرے ساتھ ہوت کے بعد ہوں گے اور نہ کوئی اور میرے ساتھ سوائے میرے ایمان اور اعمال کے ہو گا۔ پس یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونے والا ہے۔

والله العظيم (عربی)، میں مرزا صاحب کو مجدد اس صدی کا یقین کرتا ہوں۔ میں ان کو راست باز مانتا ہوں۔ ”۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء۔

جناب سید بختiar: آگے کوئی نبی تو نہیں لکھا ہے اس میں؟

جناب عبدالمنان عمر: ہیں جی؟

جناب سید بختiar: آگے کوئی نبی تو.....

مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب صدر صاحب! ایک عرض کروں؟

جناب عبدالمنان عمر: آپ پھر پورا خط اگر پڑھنا چاہیں.....

جناب سید بختiar: نہیں، میں آپ سے صرف اتنا پوچھ رہا ہوں.....

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ گواہ ”والله العظیم“ کی جگہ ”واللہ العظیم“ پڑھے تو اچھا

- ۶ -

(مدالحت)

جناب عبدالمنان عمر: میں لفظ پڑھ لیتا ہوں.....

جناب سید بختiar: نہیں، یعنی آگے نبی.....

جناب عبدالمنان عمر: میں نے کہا جی میں خط ہی پڑھ دیتا ہوں آپ کو.....

جناب سید بختiar: نہیں، میں آپ سے پوچھ رہا ہوں تاکہ نائم save ہو۔

جناب عبدالمنان عمر: نائم تب ہی save ہو گا ناں جی کہ میں شاید کچھ اور جواب

دے دوں اور یہاں کچھ اور ہو۔ اچھا جی:

”میں مرزا صاحب کو مجدد اس صدی کا یقین کرتا ہوں۔ میں ان کو راست باز مانتا

ہوں۔ نبی کے معنی لفظی پیش از وقت اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر خبر دینے والا۔ ہم

لوگ یقین کرتے ہیں، نہ شریعت لانے والا، مرزا صاحب اور میں خود۔ جو شخص

ایک نقطہ بھی قرآن شریف کا اور شریعت محمد رسول اللہ ﷺ کا نہ مانے میر اسے کافر اور لعنتی اعتقاد کرتا ہوں۔ یہی میرا اعتقاد ہے اور یہی میرے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب کا تھا۔ کوئی رد کرے یا نہ مانے یا منافق کہے تو اس کا معاملہ حوالہ خدا ہے۔“

جناب سید بخاری: تو اب تو بالکل بات صاف ہو گئی، صاحبزادہ صاحب! آپ میں اور ربوبہ میں کوئی فرق نہیں۔ وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ غیر شرعی نبی تھا، شریعت والانہیں تھا۔
جناب عبدالننان عمر: جناب! میں گزارش کرتا ہوں، مجھے علم نہیں ہے کہ انہوں نے آپ کے سامنے کیا بیان دیا ہے۔
جناب سید بخاری: یہ کہ غیر شرعی، امتی۔

جناب عبدالننان عمر: دیکھو جی، میں عرض کرتا ہوں کہ میرے سامنے ان کا پچھلا چھپاں سال کا لڑپچھر ہے، میں اس کی روشنی میں عرض کرتا ہوں، وہ غیر شرعی نبی بمعنیِ محدث نہیں مانتے۔ میں نہیں جانتا یہاں ان کا کیا stand ہے۔ جو ان کا گذشتہ چھپاں سال کا stand stand

جناب سید بخاری: نہیں، اس معنی میں جیسے حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا.....

جناب عبدالننان عمر: مجدد۔

جناب سید بخاری: ”مجدد“ تو کہا.....

جناب عبدالننان عمر: نہیں، مجدد۔

جناب سید بخاری: ساتھ ہی کہا ”بغیر شریعت کے، بغیر شریعت کے نبی“۔

جناب عبدالننان عمر: جی نہیں، بغیر لفظ کے لحاظ سے لغوی معنوں میں

پورے لفظ لجئے تاں اُن کے۔

جناب سچی بختیار: لفظی معنی، وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ آنحضرتؐ کی امت سے تھے، ان کے قدموں میں بیٹھے۔.....

Mr. Chairman: Let us get out of this lughat (لفظ). We have Please got so many lughats in our library. (Interruption) confine yourself. No further question, no further answers about the lughat or the double meaning or three meanings or four meanings.

جناب سچی بختیار: اچھا جی، یہ آگے پھر ایک اور حوالہ ہے کہ:

”مولوی صاحب، حکیم نور الدین صاحب، خلیفہ اول قادریان، فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو صرف نبوت کی بات ہے۔ میرا تو ایمان ہے کہ حضرت مسیح (غلام احمد قادریانی صاحب) صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور پرانی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے الکار نہ ہو۔ کیونکہ جب ہم نے ان کو واقعی صادق اور میں جانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے وہی حق ہو گا۔“

جناب عبدالمنان عمر: یہ کہاں فرمایا ہے جی؟

جناب سچی بختیار: یہ، آپ کو اس کا علم نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب! میں ان کی گیارہ کتابوں کو جانتا ہوں۔ میرے علم میں ان کی گیارہ کی گیارہ کتابوں میں سے کسی جگہ یہ لفظ نہیں ہیں۔

جناب سچی بختیار: کسی خط میں؟ کتاب نہ سکی کسی اور.....

جناب عبدالمنان عمر: میرے سامنے خط پیش کیا جائے کیونکہ خط ایک پرائیویٹ چیز ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ خط.....

جناب سچی بختیار: کسی اور تحریر میں؟ نہیں، نہیں، کسی اور تحریر میں؟ آپ کے علم میں نہیں یہ بات؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، بالکل۔ اگر کوئی خط ایسا ہے.....

جناب سید بخش ختمیار: نہیں، بس تھیک ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جب، بالکل۔

جناب سید بخش ختمیار: اب آپ.....

جناب عبدالمنان عمر: Forged بھی چیزیں ہوتی ہیں۔

جناب سید بخش ختمیار: نہیں، تھیک ہیں ناں، اسی واسطے میں پوچھتا ہوں کہ آپ اخترائی ہیں اس پر، آپ جانتے ہیں۔

اب یہ ایک حوالہ ہے ”الفرقان“ ربوہ سے، کوئی اخترائی نہیں ہے۔ مگر انہوں نے quote کے ہیں آپ کے کمکھ، جو پارٹی ہے، ان کے خیالات۔ وہ کہتے ہیں کہ: ”ہم ذیل میں فریق لاهور کے اکابر کے وہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ وہ سب خلافتِ ثانیہ سے اپنی عیحدگی یعنی ۱۹۴۷ء تک سیدنا حضرت مسیح موعود کی نبوت پر اسی طرح اعتقاد رکھتے تھے جس طرح احمدیہ جماعت رکھتی ہے.....“

اور پھر وہ کہتے ہیں کہ ”جناب مولوی مودودی صاحب نے تحریر کیا.....“ میں quote کرہا ہوں، quote:

”ہمارے نبی خاتم النبین ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی، خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا، آنہیں سکتا۔ کہ اس کو بدوس و ساطت آخرت کے نبوت ملی ہو۔“

پھر مولوی صاحب آگے بیان کرتے ہیں:

”مخالف کوئی ہی معنی کرے، مگر ہم تو اس پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کرتا ہے صدیق ہنا سکتا ہے اور شہداء کو صلح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیے مائنگنے والا۔“

ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا، خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا، پاکیزگی کی روح اس میں کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔“

یہ ہے ۱۹۰۸ء کا ”الحکم“۔ پہلے ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء کا ”الحکم“۔ پھر ہے ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء کا ”الحکم“۔

پھر آگے مولوی کرم الدین آف بھیم کے مقدمہ میں بطور گواہی مولوی صاحب نے یہ حلفیہ بیان دیا.....

جناب عبدالننان عمر: (ناقابل ساعت)

جناب چہیر میں: ابھی، ابھی نہیں، وہ ختم کر لیں۔

جناب سعیجی بختیار مجھے یہ ۱۷ پتہ بتائیں، پھر آپ پھر دیکھیں کہ انہوں نے اس زمانے کے اپنا ساتھی یہ ہیں، ”افتمان“ سے:

"There is another view of the matter according to Mohammadan theology. One who believes a person claiming to be a Prophet is *Kazzab*. And this has been admitted by prosecution evidence. Now the complainant knew perfectly well that the first accused claimed that position....."

First accused was Mirza Sahib there:

".....that position and notwithstanding that he believed the accused - notwithstanding that he believed the accused. Consequently, in religious terminology, the complainant was a *Kazzab*."

ترجمہ: "اصل اسلام کے مطابق اس معاملہ کا ایک اور بھی پہلو ہے، اور وہ یہ کہ جو شخص کسی مدعی نبوت و رسالت کو جھوٹا سمجھتا ہے، کذاب ہے۔ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا نبوت کا۔ اس شخص نے کہا کہ نہیں، وہ کذاب ہے، جھوٹا ہے۔ یہ بات شہادت استغاثہ

میں تسلیم کی گئی۔ اب مستغیث مولوی کرم الدین نہایت اچھی طرح جانتا ہے کہ ملزم (یعنی مرزا، حضرت مرزا صاحب) نے اس حیثیت (یعنی نبوت و رسالت) کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ بہ اس ہمہ مستغیث اس کی تکذیب کی ہے۔ پس مذهب اسلام کی اصطلاح کو رو سے بھی مستغیث کذاب ہے۔“

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کہہ رہے ہیں _____ خواہ وہ دعویٰ عدالت میں اس کا جھوٹا ہو _____ کہ مرزا صاحب نے _____ یہ ابھی کوئی مجازی بات نہیں ہے _____ ایسے ہی کہتے ہیں کہ:

”مستغیث (مولوی کرم الدین) نہایت اچھی طرح جانتا ہے کہ ملزم (یعنی حضرت مرزا صاحب) نے اس حیثیت (یعنی نبوت و رسالت) کا دعویٰ کیا ہے۔ بہ اس ہمہ مستغیث نے اس کی تکذیب کی ہے۔ پس مذهب اسلام کی اصطلاح کی رو سے بھی مستغیث کذاب ہے۔“

کیونکہ ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے اور وہ ان کو سچا سمجھتے ہیں تو یہ جو ہے۔

پھر ایک اور حوالہ ہے "Review of Religions" ۱۹۰۳ء میں مولانا محمد علی صاحب نے اخبار "Pioneer" الہ آباد کے ایڈیٹر کو جواب دیا:

”جس طرح اس نے ہندوستان کے متعلق یہ لکھا ہے کہ ہندوستان کو اس وقت کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی.....“

”Pioneer“ نے یہ لکھا تھا مرزا صاحب کے دعویٰ کے متعلق ان کو کہ ”ہندوستان کو کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی“۔ تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ:

”جس طرح اس نے ہندوستان کے متعلق یہ لکھا کہ ہندوستان کو اس وقت کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی، اس طرح یہ بھی کسی ارخبا میں شائع کرے کہ اس سے

1900 سال پہلے ملک شام کو کسی اور نبی کی ضرورت نہ تھی"

- "Review of Religions" مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۶۔

پھر آگے، مولوی محمد علی صاحب آگے فرماتے ہیں ہندوؤں کو مخاطب کر کے:

"ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی _____ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی _____ مرزا غلام احمد قادریانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر کے دکھایا ہے۔"

- "Review of Religions" نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۱۔

پھر آگے لکھا ہے کہ:

"مولوی کرم الدین نے حضرت مسیح موعودؑ اور حکیم فضل الدین صاحب پر مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کیا تھا کیونکہ حضرت نے اپنی کتاب میں مولوی صاحب اس کا میں ذکر کر چکا ہوں جو انہوں نے اس کو کذاب کہا تھا۔ آگے جی میں اور کچھ حوالے چھوڑ دیتا ہوں۔

پھر میں خواجہ قمر الدین صاحب کی اس تقریر کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں جو ائمہ زیر "الحکم" کو لکھتے ہیں۔ یہ ہے جی "الحکم" ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء:

"بیالوی نے اپنے روزانہ "پیسہ اخبار" والے مضمون میں ذکر کیا تھا کہ خواجہ صاحب نے (پھر بریکٹ میں نعمۃ بالله) حضرت مسیح موعودؑ کے نبی یا رسول ہونے سے انکار کیا ہے۔ مگر بیالوی کیلئے یہ خبر جانفرسا ہو گی کہ ان کے گھر بیالہ ہی میں خواجہ صاحب نے اپنے پیجر میں صاف طور پر بیان کیا اور بیالہ والوں کو خطاب کر کے کہا کہ تمہارے ہمسایہ میں ایک نبی اور رسول آیا ہے، تم خواہ مانو یا نہ مانو۔"

یہ ان کی تقریر کا حوالہ دے رہے ہیں "الحمد" ۱۹۱۱ء میں۔

پھر اسی طرح آپ کے، کئی اور اکابرین کے بار بار یہ حوالے انہوں نے دیئے ہیں جن کو یہاں دے کے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا، کہ وہ مرزا صاحب کو نبی اور رسول بختنے تھے.....

Mr. Chairman: What is the question?

جناب میجی بختیار: ...اب ایک حلفیہ شہادت ہے، اس کی طرف بھی آپ کی توجہ

دلاتا ہوں:

"نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ۔ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری لاہوری کی حلفیہ شہادت۔"

ہم ذیل میں خود شیخ عبدالرازاق صاحب کی دखنی حلفیہ گواہی درج کرتے ہیں جو ۲۲ اگست ۱۹۲۹ء کو شیخ صاحب مذکور نے حضرت ناظر صاحب تالیف و تصنیف کے جواب میں تحریر کی ہے۔ لکھتے ہیں:

"میں حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے زمانہ کا احمدی ہوں۔ میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس طرح کا نبی یقین کرتا تھا اور کرتا ہوں جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفس نبوت میں، میں نہ اس وقت کوئی فرق کرتا تھا اور نہ اب کرتا ہوں۔ لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کافوں میں کبھی نہیں پڑے تھے۔ بعد میں حضور علیہ السلام کی کتب میں یہ الفاظ جس معنی میں میں نے استعمال ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں، وہ میرے عقیدے کے منافی نہیں۔ ان ہی معنوں میں اب بھی حضور علیہ السلام کو صحیح مجاز نبی

سمجھتا ہوں، یعنی شریعت جدید کے بغیر نبی، اور نبی صلی اللہ علی وسلم کی اتباع کی بدولت، حضور کی اطاعت میں فنا ہو کر، حضور کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کا حاصل کرنے والا نبی ہے۔ میرے اس عقیدے کی بنیاد پر حضرت مسیح کی تفاریر اور تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ ہے۔ تو یہ میں عرض کر رہا تھا کہ آپ کا اور ربہ کا بالکل ایک ہی عقیدہ ہے۔

Mr. Chairman: What is the question? These are the references and on these references, what question Mr. Attorney-General bares?

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir?

Mr. Chairman: These are the references. What is the definite question out of these?

Mr. Yahya Bakhtiar: I say: does he deny these allegations these statements?

Mr. Chairman: Yes, the first question.

Mr. Yahya Bakhtiar: I will give these copies to them. They will verify and, after the break, they can.....

Mr. Chairman: Yes, No. (1), I will ask the witness, whether these are admitted? If they are admitted.....

Mr. Yahya Bakhtiar: They have their "Review of religions."

Mr. Chairman:then the explanation. And if they are not admitted, that's all right. We will be going for a.....

جناب میکی بختیار: (گواہ سے): آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف مجازی sense میں انہوں نے کہا ہے؟

Mr. Chairman: The Delegation.....just a minute, just a minute.....

جناب سچی بختیار: یہ دیکھئے ناں.....

Mr. Chairman: The Delegation can look into all these references. We will break for fifteen minutes. Then they will reply about it, yes.

جناب سچی بختیار: آپ ان کو دیکھ لیجئے، پندرہ میں منٹ کے بعد.....

جناب چیئرمین: آپ ان کو دیکھ لیجئے، وہ پندرہ حوالہ جات ہیں۔ You can look into them.....

جناب سچی بختیار: یہ کس sense میں انہوں نے کہا ہے؟ اس کا کیا مطلب تھا؟

Mr. Chairman:then you can explain; the Delegation can explain.

جناب عبدالمنان عمر: (ناقابل ساعت)

جناب چیئرمین: ہاں، آپ دیکھ لیجئے اسے۔

Mr. Chairman: The Delegation will keep sitting while the House is adjourned.

Mr. Yahya Bakhtiar: Let them have a cup of tea also. They can discuss it there.

Mr. Chairman: They can discuss, yes, they can discuss in the room.

جناب سچی بختیار: ہاں، آپ بھی چائے پی لیجئے، وہاں دسکس کر لیجئے، اس کو غور

لیجئے۔

Mr. Chairman: Yes. At 12.15.

(The Delegation left the Chamber)

Mr. Chairman: The House is also adjourned to meet again at 12.15.

The Special Committee adjourned for tea break to re-assemble at 12.15 p.m.

*The Special Committee re-assembled after tea break,
Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.*

جناب چیرین: بلا میں ان کو۔

(Pause)

میرا خیال ہے کہ ایک گھنٹے میں ختم ہو جائے گا۔

جناب سعیٰ بختیار: پونے دو تک

Mr. Chairman: We should try to.

جناب سعیٰ بختیار: یا شاید دو بجے، زیادہ سے زیادہ۔

جناب چیرین: وہ لفٹ سے ایک منٹ، ابھی نہ بلا میں وہ لفٹ سے باہر تو نکلتے نہیں۔

جناب سعیٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں ابھی ان کو چھوڑ رہا ہوں۔

Mr. Chairman: And he has clearly said : "two meanings".

SUBMISSION OF WRITTEN REPLIES TO QUESTIONS

Mr. Yahya Bakhtiar: I will tell them whatever reply they have got to give.....

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar:they may send it to you in writing. To some of these question, they want time.

Mr. Chairman: Yes.

NODDING BY THE WITNESS IN REPLY TO QUESTIONS

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا! ایک بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ گواہ ہے، یعنی اتنا رفیق جزیل جب سوال پوچھتا ہے تو اثبات کی صورت میں سر ہلاتے ہیں۔ سر ہلاتا تو ریکارڈ پر بھی نہیں آتا، اُنہیں کسی بھی ہمارے ساتھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگر وہ کسی کی بات مانتے تو نوے سال میں نہیں مان گئے ہوتے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: نہیں، ہمیشہ وہ سر ہلاتا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ نوے سال وہ انہوں نے کسی کی بات نہیں مانی۔ آپ کا خیال ہے کہ آپ دو منٹ میں منوالیں گے؟

ایک رکن: نبی کو نہیں مانا تو پھر کس کی بات مانیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ تیار رہیں اس کے لئے بھی۔

(قطبیہ)

جناب چیئرمین: ان کی باری بھی آئے گی۔

جناب صاحبزادہ صفی اللہ: اس نے تو قرآن اور حدیث کے ساتھ پہنچ کیا، تو موا کے لئے پچھر کیا!

جناب چیئرمین: نہیں، جو، جس میں آپ نے ”چڑیا گھر“ جو لکھا ہوا ہے۔

GENERAL DEBATE AFTER THE CROSS-EXAMINATION

چودہری جہانگیر علی: مسئلہ چیئرمین! یہ لا اوری جماعت کو examine کرنے

بعد کیا.....

جناب چیئرمین: ہاں، اس کے بعد we will open the debate in the closed session of the House Committee. Maulana Mufti Mahmood will start.

چودھری جہانگیر علی: میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا.....

Mr. Chairman: Next session, it may be tomorrow.

SAMADANI TRIBUNAL'S REPORT

چودھری جہانگیر علی: اخبارات میں یہ آیا تھا کہ صدائی ٹریبیول کی رپورٹ مہرزاں کو دنی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی۔

چودھری جہانگیر علی: یہ اخبارات میں آیا تھا کہ صدائی ٹریبیول کی رپورٹ مہرزاں میں سرکولیٹ کی جائے گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا before this question is debated in the special committee, اگر وہ صدائی رپورٹ کی نقلیں بھی ہمیں مل جائیں۔

we could prepare our case better, Sir.

جناب چیئرمین: اخبارات میں جو آیا ہے اس کی تو میں گارنٹی نہیں دے سکتا کیونکہ.....

چودھری جہانگیر علی: وہ بھی گورنمنٹ sources سے آئی ہو گی اخبارات میں۔

جناب چیئرمین: اس میں یہ ہے کہ صدائی رپورٹ جو ہے وہ Law Minister will because of death of his father fall کر گئی be coming

چودھری جہانگیر علی: جی، ہاں جی۔

Mr. Chairman: He was in a better position to tell the House. He will be coming day after tomorrow morning.

چوہدری جہانگیر علی: شہیک ہے جی۔

Mr. Chairman: And, from tomorrow, we will be going to open this general debate and Maulana Mufti Mahmood will start with all the books and pamphlets on behalf of, I would not say, Opposition and the Government, because all are the same in this House.

One Member: It will be closed door?

Mr. Chairman: Yes, closed door. And then any honourable member can participate. But we will regulate.

Anything else the honourable members want to say?

جناب سید محمد مختار: سر ادیر ہو گئی ہے۔

جناب چیزیر میں: چلیں جی، بلا لیں جی۔
One hour, Sir then you know we have to.....

WRITTEN STATEMENTS BY THE MEMBERS

مولانا عبدالحق: وہ جو بیان، بیان جو دیا گیا ہے، ہمارا موقف، اس کو تو حضرت مفتی

صاحب سنائیں گے؟

جناب چیزیر میں: جی.....

مولانا عبدالحق: یہ جو.....

جناب چیزیر میں: یہ آپ کے اپنے مشورے کی بات ہے۔

مولانا عبدالحق: سنانا تو چاہیے جی، ریکارڈ پر آجائے گا۔

جناب چیزیر میں: جو آپ، جیسے مناسب تھیں۔ میں نے دیے پڑھ لیا ہے سارا۔

مولانا عبدالحق: نہیں، خیر.....

جناب چیزیر میں: فیصلے بھی پڑھ لیے ہیں سارے۔

مولانا عبدالحق: اچھا جی۔

CONDOLENCE ON MURDER OF AMIR MUHAMMAD KHAN

چوہدری ظہور الحی: جناب پیکر! پیشتر اس کے کہ یہ کارروائی شروع کریں، میں آپ کو اطلاع تولی چکی ہو گی امیر محمد خان والے معاملے کی۔ میں چاہتا تھا کہ اس پر اظہار افسوس ہو جاتا۔

جناب چیزیں: ذرا نہ سمجھ جائیں، وہ ابھی سب بات ہوئی ہے۔ آپ نہیں تھے۔ چوہدری صاحب ذرا انتظار کریں، ابھی ذرا انتظار کریں۔

چوہدری ظہور الحی: تمہیک ہے جی۔

Mr. Chairman: We all were together when we have decided that after an hour - Because I am also getting some information - I will pass on the information, entire, everything.

(*The Delegation entered the Chamber*)

CROSS EXAMINATION OF THE LAHORI GROUP DELEGATION

Mr. Chairman: Yes, the Attorney-General.

مولانا عبدالحق: کل ایک آیت Before Mr. Attorney-General puts his question

مولانا عبدالحق: صاحب نے پڑھی تھی، "مرتد" کے متعلق، جہاں تک مجھے یاد ہے جناب سیکھی بختیار: وہ حدیث، حدیث، پڑھی انہوں نے۔

جناب چیزیں: حدیث مولانا مفتی محمود صاحب نے پڑھی تھی، قرآن مجید کی آیت مولانا عبدالحق نے۔ انہوں نے کہا تھا کہ "مرتد" کا لفظ نہیں استعمال ہوا قرآن پاک میں، جس پر وہ دو حدیثیں بھی اور آیت بھی پڑھی گئی۔ اس کا جواب انہوں نے دینا ہے، if they like۔

جناب سیکھی بختیار: وہ "مرتد" کے بارے میں وہ کہتے ہیں

Mr. Chairman: It can be repeated.

جناب میکی بختیار: (گواہ سے): وہ حدیث اور آیات، وہ کل ساختا آپ نے، آپ نے کہا ہے کہ مرتد کی کوئی سزا نہیں ہے؟

جناب چیزیر میں: نہیں، انہوں نے یہ کہا تھا کہ مرتد کا نام ہی نہیں آیا ہے کلام پاک میں، انہوں نے یہ جواب دیا۔

جناب میکی بختیار: ہاں، اس کا وہ جواب پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے ایک آیت پڑھ کے سنائی آپ کو، اور حدیث سنائی۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! پہلے وہ آپ کے پہلے سوال آپ کو لینا ہیں یا.....؟

جناب چیزیر میں: چلو، پہلے وہ، پہلے.....

جناب میکی بختیار: (تا قابل فہم)..... یہ آپ پہلے لے لیں۔

جناب چیزیر میں: اثارنی جزل صاحب کے سوال کا جواب دے دیں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: پہلے آپ کے سوال کا جواب؟

جناب چیزیر میں: پہلے آپ کے سوال کا جواب۔ لیکن اس کے بعد یہ پھر ان کا، مولا نا عبدالحق کا۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ ہمیں کچھ فوٹو سٹیٹ دیئے گئے تھے کہ اس بارے میں ہم اپنے خیال کا اظہار کریں۔ آپ معزز ممبر ان بڑے اہم مسئلے کے فیصلے کیلئے یہاں جمع ہیں۔ میں بڑے افسوس سے اس کا اظہار کروں گا، میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی کہ ”فرقاں“ ایک غیر ذمہ دار پرچہ ہے۔ اس کی تحریرات کو اتنے اہم مسئلے کے فیصلے کے لئے پیش نہیں کرنا چاہیے۔ یہاں میرے ہاتھ میں.....

Mr. Chairman: I must say the witness cannot guide the procedure of this committee. The witness can say.....

جناب سید بختیار: آپ کو میں نے اتنی request کی کہ دیکھیں۔

جناب چیزیر مین: ہاں۔

جناب سید بختیار: "فرقاں" کو بھول جائیے.....

جناب چیزیر مین: ہاں۔

جناب سید بختیار: اس میں جس "Review" کے جو حوالے دیئے ہیں، 6-7-1904 کے وہ آپ دیکھ لجھے۔ اگر آپ ابھی verify نہیں کر سکتے تو آپ ان کو verify کر کے بعد میں لکھ کے سمجھ دیجیے۔ یہ کوئی جلدی کی بات نہیں ہے۔ ہم مسئلہ

-۴-

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، جناب! مجھے یہ فوٹو شیش دیا گیا ہے.....

جناب سید بختیار: یہ بھی آپ دیکھ لجھے کر.....

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، میں نے دیکھ لیا ہے جی۔

جناب سید بختیار: اگر آپ کہتے ہیں، یہ تھیک ہے، غلط.....

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، اس کو میں.....

جناب سید بختیار: اگر آپ کہتے ہیں.....

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش یہ ہے جی کہ یہ طلفی بیان ایک جعلی چیز پیش کی گئی ہے۔

Mr. Chairman: That's all. That's all.

جناب سید بختیار: بس تھیک ہے، تھیک ہے۔

Mr. Chairman: That's all. Finish it.

آپ، جو حوالہ جات دیئے گئے ہیں، آپ کہیں صحیح ہیں یا درست ہیں۔

جناب سیدی بختیار: باقی جو حوالہ جات ہیں، باقی حوالہ جات جو ہیں مولوی محمد علی صاحب

کے

جناب عبدالمنان عمر: یہ تو compare کر کے ہی میں عرض.....

جناب سیدی بختیار: ہاں، تو اس واسطے آپ اگر صحیح ہیں کہ اس وقت جواب نہیں

دے سکتے تو آپ compare کر کے دو چار دن کے بعد یہاں پہنچ دیجئے میکرڑی آسمانی صاحب کے، میکرڑی صاحب کے پاس۔ اور پھر وہ مجرماں.....

جناب چیرز مین: (ڈپٹی میکرڑی سے) جاویدا یہ نوٹ کر لیں۔ جو جو چیز ہے ناں:

ہوان کے.....

جناب سیدی بختیار: مجرماں میں سرکولیٹ کر دیں گے آپ کا جواب۔

جناب عبدالمنان عمر: میں اس کے متعلق ایک اصولی جواب آپ کو عرض کر دے

ہوں، اگر اس سے بات طے ہو جائے.....

جناب چیرز مین: نہ، نہ.....

جناب عبدالمنان عمر: تو مولانا محمد علی صاحب نے اس کا جواب دیا ہے۔

Mr. Chairman: No, no, just a minute. The Hawalajat (حوالہ جات) which have been put to the Delegation should be either accepted or rejected.

جناب سیدی بختیار: پہلا سوال یہ تھا کہ یہ غلط ہیں یا صحیح؟ اگر حوالہ جات غلط ہیں تو

پھر.....

جناب چیرز مین: غلط ہیں یا صحیح؟ اگر صحیح ہیں تو پھر آپ explanation دے سکتے

ہیں، otherwise not

جناب سیدی بختیار: اور اگر آپ کہتے ہیں کہ درست ہیں وہ، تو پھر اس کے بعد آپ

کہیں گے کہ کیا ان کا مطلب تھا۔

Mr. Chairman: And the Delegation can send written reply after getting it verified and with any explanation, if they like.

Mr. Yahya Bakhtiar: And explanation.

Mr. Chairman: And whatever they like, they can write it.

Next question.

وہ مولانا عبدالحق صاحب نے جو آیت کلام پاک پڑھی تھی اور مولانا مفتی محمود صاحب نے جو حدیث شریف کا حوالہ دیا تھا۔

جناب سید بخشی خجتیار: وہ "مرتد" کے بارے میں کچھ آپ کہیں گے یا بعد میں کہیں

گے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، میں ابھی عرض کرتا ہوں۔

جناب سید بخشی خجتیار: ہاں، تمہیک ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: قتل مرتد کے بارے میں میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے اردو زبان میں اس بارے میں جو سب سے اہم لٹریچر شائع ہوا وہ 1925ء میں اخبار "زمیندار" میں ایک سلسلہ مضمونیں تھیں۔ جتنے حوالے پیش ہو رہے ہیں یا یہ جو بحث ہو رہی ہے، یہ سب اس کے بارے میں ہے۔ اس کے متعلق میں اتنی سی عرض کروں گا کہ اس وقت مولانا محمد علی جوہر نے ایک سلسلہ مضمونیں اپنے اخبار "ہمدرد" دہلی میں اس کے جواب میں شائع کیا اور انہوں نے یہ ثابت کیا کہ مرتد کے قتل کے بارے میں قرآن مجید میں کوئی آیت نہیں ہے۔ چنانچہ خود "زمیندار" کے مضمون نے یہ تسلیم کیا۔

" بلاشبہ یہ صحیح ہے کہ....."

Mr. Chairman: I, I had already said that the witness should give his own view-point, his Jamaat's view-point, not what "Zamindar" had written. We are least concerned with what "Zamindar" had written in 1935.

Mr. Yahya Bakhtiar: No. Sir, he says that "Zamindar" is confirming his view.

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

Mr. Chairman: No, no, his own view should come.

Mr. Yahya Bakhtiar: ہاں۔ He said that.....

Mr. Chairman: His views are more important. We are here to get his views.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, he has recorded his view that there is no punishment for Murtad (مرتد) in Quran.

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Now he is confirming that.

Mr. Chairman: No, we need no confirmation. We will believe whatever the witness says; we will believe his views. We don't need any support.

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ آپ کے views ریکارڈ ہو چکے ہیں کہ نہیں ہے۔ وہ تو ریکارڈ کر اچکے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی۔ نہیں، ہمارا نقطہ نگاہ یہ نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے۔

جناب چیزیر میں: آیت کے متعلق انہوں نے جواب نہیں دیا۔

جناب مفتی محمود: آیت.....

جناب چیزیر میں:اور حدیث کے متعلق۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، حدیث کا عرض کرتا ہوں۔

جتاب مفتی محمود: آیت میں، ایک سوال یہ تھا اس وقت.....

جتاب چیئرمین: مگر۔

جتاب مفتی محمود: کہ یہ جو آیت ہے:

(عربی)

اس آیت کو امام بخاری نے "صحیح بخاری" میں مرتد کے قتل کے سلسلے میں اس کو پیش کیا۔
اس پر ہمارا اعتراض یہ ہے کہ امام بخاری اس آیت کو مرتد کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ یہ
ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس کا جواب اگر عنایت فرمادیں۔

جتاب چیئرمین: اس میں کیا views ہیں؟

جتاب عبدالنان عمر: بخاری میں، اگر وہ پوری حدیث پڑھ دی جاتی، تو یہ مسئلہ اتنا
صاف ہو جاتا کہ شاید اس میں بحث کی ضرورت نہ ہوتی۔ بخاری میں یہ مضمون موجود ہے
کہ وہاں حربی کافر یا حربی مرتد کا ذکر، یعنی ایسا شخص جو حکومتوں وقت کا باقی ہو کر دوسروں
سے جاتا ہے، اور اس کی سزا یقیناً مکہی ہے۔ مگر وہ سزا بغاوت کے ساتھ شامل ہے۔
اگر ایک شخص بغاوت نہیں کرتا، محض اپنے دین بدلتا ہے، اس کیلئے قرآن مجید میں کوئی سزا
نہیں۔ اس کیلئے حضرت امام بخاری نے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کی ہے۔ وہ حربی کافر
کے علاوہ کی کوئی حدیث اگر مجھے دکھائیں تو میں کچھ عرض کر سکتا ہوں۔

Mr. Chairman: Next question.

مولانا مفتی محمود: وہ بھی صحیح بخاری کی روایت ہے:

(عربی)

(جو اپنے دین کو بدل دے اس کو قتل کر دو)

صحیح بخاری کی روایت ہے۔

جناب عبدالنان عمر: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
(عربی)

سورۃ النساء کی آیت ہے کہ جو لوگ پہلے ایمان لے آتے ہیں، ٹمَّ کُفْرُو، پھر وہ کافر ہو جاتے ہیں، وہ اس ایمان کو چھوڑ دیتے ہیں، مسلمان کا مذهب چھوڑ دیتے ہیں، ٹمَّ امْنُو، پھر ایمان لے آتے ہیں، مسلمان ہو جاتے ہیں، ٹمَّ کُفْرُو، پھر کفر کا ارتکاب کرتے ہیں، ٹمَّ (عربی) پھر وہ اس کفر میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اب اگر مرتد ہونے کی سزا قتل ہے تو یہ سارا process تو ہونگی سکتا کہ پہلے مسلمان ہوئے، پھر کافر ہو گئے، پھر مسلمان ہوئے۔ پھر کافر ہو گئے، پھر مسلمان ہوئے، پھر کافر ہو گئے، اگر ارتکاد کی سزا محض ارتکاد کے نتیجے میں اس کو مار ڈالنا ہے تو وہ تو پہلے ارتکاد کے بعد مر جائے گا، قتل ہو جائے گا۔ تو یہ کہنا کہ ارتکاد کی سزا قرآن نے قتل قرار دی ہے، یہ تو خود قرآن مجید کی اس آیت کے خلاف ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو مناظرے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ چھوڑیں اسے، question of interpretation.

جناب بھیجی مختار: ہم اپنی بحث میں کر سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: It's a question of interpretation, اس yes. Attorney-General, next question.

Sardar Maula Bakhsh Soomro: (In-audiable)

جناب بھیجی مختار: وہ حدیث کا جواب فرمائیں۔

جناب چیئرمین: دوسری حدیث جو مولانا مشی محدود.....

Sardar Maula Bakhsh Soomro: (In-audiable) Sir, because.....some reply should come from there that you

..... can some reply should come from there ورنہ

جناب چیئرمین: نہیں، یہ سوال جو ہے (ماغلتوں) دوسری حدیث کے بارے

..... میں

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! جناب والا! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اگر یہ حدیث انیں لفظوں میں ہے کہ "جس شخص نے اپنا دین بدل دیا اس کو قتل کر دو" تو میرا سوال یہ ہے کہ جو شخص عیسائیت سے اپنا دین بدل کر مسلمان ہو جاتا ہے، من بدل دینہ، اپنے دین کو بدل دیتا ہے، اس کا دین یہیسویت ہے، وہ اپنے دین کو بدل کر مسلمان ہو جاتا ہے، کیا اس کو قتل کر دیا جائے گا؟ یہ بات ہی غلط ہے۔

مولانا مفتی محمود: "مَنْ" سے مراد مسلمان۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ "مَنْ" کے معنی مسلمان تو کسی جگہ نہیں ہیں، "مَنْ" کے ساری عربی زبان میں کہیں یہ معنی نہیں کر۔ "مَنْ" معنی، "مَنْ" کے "معنی کون"۔

Mr. Chairman: Next question by Attorney-General. That's all.

جناب سید بختیار: مولانا کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی ضرورت نہیں۔

جناب سید بختیار: اب آپ صاحزادہ صاحب! کچھ اور سوال میں کسی اور طرف آ رہا ہوں۔ آپ فرماتے رہے ہیں کہ مرزا صاحب صرف حدیث تھے۔ اور وہ صادق تھے، اور وہ امتی تھے محمدؐ کے، اور ان پر سب کچھ پابندی تھی قرآن کی، شرع کی۔ تو کیا یہ قرآن اور شرع اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم انہیاء کی توہین کریں، جو پہلے گزر چکے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: نہ قرآن مجید اجازت دیتا ہے، نہ حدیث اجازت دیتی ہے، نہ انسان کا اخلاق اس کی اجازت دیتا ہے کہ توہین کریں۔

جناب سید بخشی بختیار: میں ابھی آپ سے یہ پوچھوں گا، اور آپ کو علم بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں انہوں نے بعض ایسی چیزیں کہی ہیں جو کہ توہین آمیز خیال کی جائیں گی۔ یہ ”ان کی داویاں اور نایاں زنا کا رقصیں، یا کسی تھیں، یہ وہ شرابی کہا بلی تھا، یادہ موئے دماغ کا تھا“۔ آپ کے علم میں یہ ہے؟ یہ چیزیں کتنی جگہ پڑھی جاتی ہیں، اگر آپ کہیں تو میں سنادیتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں میرے علم میں ہے۔

جناب سید بخشی بختیار: آپ کے علم میں ہے تو اس کا آپ کیا مطلب لیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: میری گذارش یہ ہے کہ جب مناظرہ ہوتا ہے تو اس کو اصطلاح میں کہتے ہیں ”الزام حصی“ یعنی مقابل کا فریق جو ہے، اس کے کچھ معتقدات ہیں، وہ کچھ چیزیں مانتا ہے، جس طرح آپ ہم پر کوئی سوال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا یہ عقیدہ ہے، اور آپ مرزا صاحب کو کیونکہ مانتے ہیں، آپ کے یہی عقائد ہیں۔ اور یہ بالکل صحیح بات ہوتی ہے، ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ عیسائیوں سے مرزا صاحب کے، آپ کو پڑتے ہے، مناظرے ہوئے۔ انہوں نے عیسائیت کا ناطقہ بند کیا، ان لوگوں کو لولڑائے پادریوں کو اس بر صغیر سے بھگا دیا۔ اس کے کچھ ذرائع تھے ان کے پاس۔ ۱) ذرائع کیا تھے؟ کہ ان کی جو موجودہ محرف و مبدل ”عہد نامہ جدید“ ہے، جس کو لوگ ملٹی سے وہی انجیل سمجھتے ہیں جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی، حالانکہ یہ ان کی انجیل نہیں ہے بلکہ یہ تو متی کی انجیل ہے، یہ لوکا کی انجیل ہے، یہ مرقس کی انجیل ہے، یہ یوحنا کی انجیل ہے۔ یہ مسیح کی انجیل نہیں ہے، یہ عہد نامہ جدید ہے۔ اس میں..... مگر ہم تو نہیں اس کا

ہنتے کہ یہ صحیح ہے۔ ہم تو اس کو معرف و مبدل مانتے ہیں۔ مگر موجودہ عیسائی لوگ اس کو صحیح سمجھتے ہیں۔ مرزا صاحب نے ان کو کہا کہ ”تم لوگ محمد مصطفیٰ کی ذات میں گستاخیاں کرتے ہو، اسلام پر اعتراض کرتے ہو، قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہو، ہمارے رسول مقبول کی توہین کرتے ہو۔ اپنے گربیان میں بھی منہ ڈالو۔ تمہاری اپنی مسلمہ کتاب مسیح کے متعلق کیا کہتی ہے؟ وہ یہ کہتی ہے کہ ان کی بعض نانیاں اور دادیاں اُسکی قسم اور ولی می تھیں۔ وہ تمام کے تمام بیانات مرزا صاحب کے اپنے نہیں ہیں، بلکہ عیسائیوں کے مسلم، ان کی اپنی الہامی کتاب کے اندر درج ہیں۔ تو اس لئے جس کو میں نے شروع میں، پھر وہ لفظ بولوں گا، ”ازرام خصم“، یعنی مقابل فرقی کی مسلمہ بات اُسی کے سامنے رکھ کے اس کو لا جواب کرو دینا۔ اور عیسائی اس پر لا جواب ہوا۔ یہ مرزا صاحب کا اپنا بیان ان کے متعلق نہیں ہے۔

جناب سعیٰ بنخیار: میں نے یہ عرض کیا کہ مرزا صاحب نے ان کتابوں میں تو، عیسائیوں کی کتابوں میں بھی یہ لکھا بھی کہ ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو“۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے؟ میں بھی کہتا ہوں کہ آپ ملائیں ان کے.....

جناب عبدالمنان عمر: میں نے پہلے آپ کے اس اعتراض کا جواب دیا.....

جناب سعیٰ بنخیار: نہیں، ان کے ساتھ ملا کے آپ جواب دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: تھی ہاں، میں اب دوسرے، جو آپ نے دوسری بات فرمائی ہے، میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں۔ اس کے متعلق جناب! کل بھی تھوڑا سا ذکر ہو گیا تھا کہ مرزا صاحب نے نہ اپنی کوئی عظمت بیان کی ہے، نہ حضرت مسیح کی کوئی توہین کی ہے بلکہ حضرت نبی اکرمؐ کی عزت کا ایک بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو“

”تم جو کہتے ہو کہ مسیح اہن مریم خود.....“

جناب سید بختیار: اگر وہی ہے جو اب تو میں سمجھ گیا ہوں کہ وہ کل آپ دے چکے ہیں۔ پھر ضرورت نہیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: مجی ہاں۔

جناب سید بختیار: اب آپ یہ فرمائیئے کہ جب وہ یہ کہتے ہیں مرزا صاحب:

”یوسع اس لئے اپنے تیس نیک نہیں کہہ سکتا.....“

اب یہ کسی انجیل کا خواہ نہیں ہے، یہ ان کا اپنا conclusion ہے، مرزا صاحب کا کہ:

”لوگ جانتے تھے کہ وہ شخص شرابی کتابی ہے اور خراب چال چلن، نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے _____ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے _____ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا بدنتじہ ہے۔“

یہ مرزا صاحب کا اپنا conclusion ہے

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں

جناب سید بختیار: تو یہ تو عیما نہیں کی کتاب کی بات نہیں ہوئی، یہ تو مرزا صاحب خود ان کی کتابوں کو صحیح سمجھ کر اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شرابی تھا اور شراب خوری کی وجہ سے اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔

جناب عبدالمنان عمر: میری گزارش نہیں کہ میں اگر خود مرزا صاحب کی تشریع اس بارے میں آپ کے سامنے رکھوں تو بات واضح ہو جائے گی کہ مرزا صاحب نے حضرت مسیح کی کوئی توهین کی ہے یا نہیں، اور وہ اس بارے میں اپنے کیا خیالات رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں:

”موہنی کے سلطے میں اہن مریم مسیح موعود تھا۔ اور محمدی سلسلہ میں مسیح موعود ہوں۔“

سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں سچ این مریم کی عزت نہیں کرتا۔“

فرماتے ہیں:

”ہم اس کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ عیسیٰ کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راست باز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شانہ بزرگ کے خلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے۔“

”ایام اصلح“ کتاب ہے، اس کا صفحہ ۲ ہے،.....

جناب یحییٰ بختیار: یہ، نہیں، دیکھیں.....

جناب عبدالننان عمر: ”سو.....“ میں ختم کرلوں:

”سو ہم نے اپنے کلام میں.....“

جو آپ نے فرمایا کہ مرزا صاحب کا اپنا کلام ہے:

”سو ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی سچ مراد لیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ایک عائز بندہ عیسیٰ این مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے، وہ ہماری درست مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں۔ اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں کھا کر اختیار کیا ہے۔“

اور اس طرز کا، یہ طرز کلام، جس کو میں نے کہا ہے ”الایام خصم“ اس قسم کا طرز کلام حضرات علماء اہل سنت نے بھی اختیار کیا ہے۔ مولوی آہل حسن صاحب فرماتے ہیں:

”اور ذرا گریبان میں منڈال کر دیکھو کہ معاذ اللہ.....“

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا۔

جناب عبدالمنان عمر: حضرت عیسیٰ کے نسب نامہ مادری میں دو جگہ تم آپ
ہی

جناب سید بختیار: ابھی دیکھیں، آپ نے دیکھیں، صاحب زادہ صاحب!
آپ نے لمبے جواب لکھ کے تیار کئے ہوئے ہیں، پڑھ رہے ہیں آپ۔ اور اس کی بالکل
اجازت نہیں ہے اصلی میں۔ آپ اپنا جواب دیں گے۔ اگر کوئی حوالہ ہو، relevant ہو
تو.....

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں حوالہ

جناب سید بختیار: یہ آپ کل بیان کر چکے ہیں۔ میں تو یہ پوچھتا ہوں جو اپنے
conclusions ان کے ہیں.....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں نے انہی کے، یہ الفاظ میں میں نے ان کے پڑھے
ہیں سارے آپ کے سامنے جتاب!

جناب سید بختیار: نہیں، یعنی ان کے، وہ ایک طرف یہ کہتے ہیں اور ساتھ ہی اپنا
conclusion دے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، conclusion ان کی پاتوں

جناب سید بختیار: ایک طرف تو داویاں، نایاں آپ نے discover کر دیا کہ وہ
انہوں نے.....

جناب عبدالمنان عمر: اسی میں لکھا ہوا ہے۔

جناب سید بختیار: اسی سے نکالی تھیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب محبی بختیار: پھر آگے خود کیا کہتے ہیں:

”آپ کا میلان بخربیوں سے..... ان کی صحبت ہی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔“

جناب عبدالمنان عمر: کیونکہ اس میں لکھا ہے تاں، باطل میں۔

جناب محبی بختیار: کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ کہ حضرت سعیج نے ایک پتھنی آئی اور اس نے اپنے بالوں سے حضرت سعیج کے قدموں پر ملا اور عطر کی ماش ہو گئی۔ یہ پتھنی کی کیفیت ہے۔ یہ باخمل میں لکھا ہوا ہے۔

جناب محبی بختیار: نہیں، وہ ایک چیز.....

جناب عبدالمنان عمر: یہ مرزا صاحب نے خود نہیں.....

جناب محبی بختیار: دیکھیں تاں، اس کا، اس سے یہ conclusion کالانا، دیکھیں

آپ ذرا پھر نہیں:

”کہ آپ کا میلان بخربیوں سے..... ان کی صحبت بھی شاید اسی وجہ سے شاید اسی وجہ سے.....“

جناب عبدالمنان عمر: می ہاں، conclusion ہے، کیونکہ اس میں لکھا ہوا ہے۔

جناب محبی بختیار: ہاں، یہ conclusion وہ خود draw کر رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: می ہاں۔

جناب محبی بختیار:

”..... شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان تھی۔“

کہ ”دواں ان کی زانی تھیں، کبی تھیں، اس واسطے وہ ان سے میلان رکھتے تھے۔“

جناب عبدالمنان عمر: "الراہی جواب" اس کو کہتے ہیں، اس کو "الراہی جواب" کہتے

ہیں۔

جناب سیدی بختیار: یہ مرزا صاحب نے conclusion خود draw کیا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ان کی تحریروں سے۔

جناب سیدی بختیار: ان کی تحریروں سے اور ہماری تحریروں میں بھی ان کی کوئی داویاں
نہیں وہی تھیں یا کہ کوئی اور تھیں؟

جناب عبدالمنان عمر: می، ہم نہیں مانتے، بالکل نہیں۔

جناب سیدی بختیار: بغیر نہیں، دادیوں کے پیدا ہوئے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل نہیں، توبہ، توبہ، ہم تو حضرت مسیح کے سارے نسب نامہ کو
پاک باز لوگوں کا نسب نامہ تصور کرتے ہیں۔

جناب سیدی بختیار: نہیں، تو میں یہ کہتا ہوں دادیاں تو وہی تھیں جن پر یہ الزام لگا
رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: می، وہ فلسفہ کہتے ہیں۔ ہم نہیں مانتے اس کو۔

جناب سیدی بختیار: لیکن مرزا صاحب اس کو لکھتے کیوں ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب ان کو کہتے ہیں کہ تمہاری کتابوں میں ان کی
دادیوں، نانیوں کو ایسا کہا گیا ہے۔

جناب سیدی بختیار: اچھا، یہ بتائیے، یہ تو ہے حضرت یسوع مسیح کے بارے میں کہا۔

یہ اہل بیعت کے بارے میں بھی مرزا صاحب سمجھ کہہ رہے ہیں کہ نہیں کہہ رہے ہیں؟

حضرت علیؐ کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: میں عرض کرتا ہوں.....

جناب سید بختیار: امام حسینؑ کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں وہ؟

جناب عبدالمنان عمر: مجھے فرمائیے تو میں ایک ایک کا جواب دوں۔

جناب سید بختیار:

”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو، اب تی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے

اور اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو حللاش کرتے ہو۔“

جناب عبدالمنان عمر: اس میں بھی حضرت مرزا صاحب نے یہ پوانت اٹھایا ہے کہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق فرماتے ہیں، حضرت مرزا صاحب کے یہ الفاظ ہیں:

”خاکم شارکوچہ آل محمد است“

کہ ”میری تو خاک بھی آل محمد کے کوچے میں ثار ہونے کیلئے ہے۔“ یہ بات جو کہی جا رہی ہے، وہ یہ ہے کہ بعض لوگ، اہل تشیعیوں میں سے حضرت علی کا ایک ہیولا سماں کے ذہن میں ہے۔ سب کافیں میں کہتا ہوں۔ چند لوگ، کچھ لوگ، وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق یہ تصور رکھتے ہیں کہ اصل وقی جو ہے وہ حضرت جبریل نے لائی تھی حضرت علی پر اور یہ لے آئے ہیں محمد رسول اللہ پر۔

جناب سید بختیار: دیکھیں، اس کا کوئی تعلق یہاں نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ

”علی سے میں بہتر ہوں۔ وہ مردہ ہیں۔ میں زندہ ہوں۔“

جناب عبدالمنان عمر: وہ علی جوان کے ذہن میں ہے۔

جناب سید بختیار: جو بھی ہو، وہ علی بھی سکی۔

جناب عبدالمنان عمر: می ہاں، وہ علی۔ تو پھر وہ علی کی تو آپ بھی نہیں کریں گے۔

کوئی بھی نہیں کرے گا، کوئی اہل تشیع بھی نہیں کرے گا۔

جناب سید بختیار: وہ نہیں، اُس نہیں اُس نہیں اُس سے یہ ان کی وقی بہتر ہے،

کیا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: اُس علی سے۔

جناب سچی بختیار: یعنی اُس علی سے بھی آپ ہیں.....

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، وہ علی کون ہیں؟ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہیں ہیں،

ایک تصور ہے.....

جناب سچی بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: ایک خیالی علی ہے.....

جناب سچی بختیار: ہاں، تو.....

جناب عبدالمنان عمر: جس کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ افضل

محمد ﷺ رسول اللہ سے۔

جناب سچی بختیار: اس خیالی علی سے یہ خیالی محدث جو ہے یہ بہتر ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں تھی۔

جناب سچی بختیار: یہ مطلب ہوا؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں تھی۔

جناب سچی بختیار: اچھا تھی۔ اب جو امام حسینؑ کے بارے میں وہ کہتے ہیں.....

جناب عبدالمنان عمر: تھی۔

(Pause)

جناب سچی بختیار:

”اے شیعہ قوم.....“

Ch. Jahangir Ali: Madam Chairman, a point of information, with your permission.

صلیم چیرمن: بعض دفعہ، Beg your pardon.....

Mr. Yahya Bakhtiar: Please let me continue. Please let me continue.

Madam Chairman:procedure.

چہری جہانگیر علی: ایک سوال میں یہ عرض کر رہا تھا.....

جناب سید بختیار: دیکھئے تاں۔ the whole thing is disturbed.

Madam Chairman: You write it and give it to the Attorney-General.

چہری جہانگیر علی: میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بعض سوال کے جواب میں یہ ممبر آف دی ڈیلی گیئن صرف سرہادیتے ہیں اور پورٹر ز کو پہنچنیں چلتا کہ ان کا سرہاد میں ہلا ہے یا نہ میں ہلا ہے۔ اس لئے ان کو الفاظ میں جواب دینا چاہیے۔ میں تو صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ جیبریل میں: اچھا۔

جناب سید بختیار: اچھا جی، یہ فرمائیے آپ کہ جب وہ کہتے ہیں کہ:

”اے شیعہ قوم!“

بعض کو نہیں، تمام شیعہ قوم کو ایڈریس کر رہے ہیں:

”.....اس پر اصرارت کرو کہ حسین تمہارا نبی ہے۔ میں حق حق کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (انہا مرزا صاحب) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔“

جناب عبدالمنان عمر: اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے الفاظ میں آپ کو سنادیتا ہوں:

”کوئی انسان حسین جیسے راست باز پر بد زبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور.....(عربی).....دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔“

(”اعجاز احمدی“ صفحہ ۳۸)

جو کلمات حضرت مرزا صاحب نے حضرت امام حسینؑ کے متعلق، آپ فرماتے ہیں، لکھے ہیں، اس کو اس context میں پڑھنا ہوگا کہ ایک شخص ان کی عزت کرتا ہے۔
جناب سید بن حنفیہ: یہ مطلب یہ کہ ہر جگہ مرزا صاحب نے جو بھی دنیا میں بات کی ہے
جناب عبد المنان عمر: الزام حضم۔

جناب سید بن حنفیہ: نہیں، دو قسم کی باتیں کی ہیں، ہر ایک چیز کی دو قسم ہے؟

جناب عبد المنان عمر: مثلاً انہوں نے خدا تعالیٰ کے متعلق.....

جناب سید بن حنفیہ: "میں نبی ہوں" - "میں نبی نہیں".....

جناب عبد المنان عمر: بڑی بھی بحث کی۔ وہ بھی دو قسم ہے۔ انہوں نے.....

جناب سید بن حنفیہ: پھر یوسع کی تعریف ہے، پھر "عیسیٰ کجا کہ تائید پا بھئرم" یہ بھی کہہ دیا۔

جناب عبد المنان عمر: ہر بات کے متعلق تواب میرا خیال ہے۔

جناب سید بن حنفیہ: پھر یہاں جو ہے حضرت علیؑ کے بارے میں بھی یہ ہے.....

جناب عبد المنان عمر: تھی ہاں۔

جناب سید بن حنفیہ: پھر حضرت امام حسینؑ کے بارے میں بھی یہ ہے۔ اب آپ ان کو بھی چھوڑ دیجئے۔ ابھی میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ مرزا صاحب جب اپنے مخالفوں کا ذکر کرتے ہیں، مرزا صاحب جب اپنے مخالفوں کا ذکر کرتے ہیں، ان سے ان کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ فیر احمدی یا صرف ہندو، عیسائی؟ میں نے آپ سے پوچھا کہ مرزا صاحب جو کہتے ہیں کہ:

"جو شخص تیری ہیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا، تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے۔"

یہ "مخالف" سے کیا مطلب ہے؟

جناب عبدالننان عمر: جو بذریانی کرتا ہے۔

جناب سید محمد نعیم: نہیں، "بذریانی" نہیں کہا، "جو شخص....."

جناب عبدالننان عمر: "مخالف" آپ نے حقیقی پوچھیں ہیں تاں؟

جناب سید محمد نعیم: نہیں، میں پھر پڑھ کے سناتا ہوں، آپ نے سنائیں شاید: "جو شخص تیری پیرودی نہیں کرے گا تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا اور تیرا مخالف رہے گا....."

جناب عبدالننان عمر: جی۔

جناب سید محمد نعیم:

"..... وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جسمی ہے۔"

جناب عبدالننان عمر: آپ نے پوچھا ہے کہ ان سے کون کون مراد ہے؟

جناب سید محمد نعیم: ہاں، "مخالف" سے کیا مراد ہے؟ "جسمی".....

جناب عبدالننان عمر: نیس کلاماً هذانہ فی اخبارِ ہم و الفی الشرا'یرِ ہم کہ: "ہماری اس قسم کی تحریروں کے خاطب وہ لوگ ہیں جو بے ہیں، اشرار میں سے ہیں۔ جو اخبار ہیں، نیک ہیں، اچھے ہیں، دوسری قوموں میں بھی ایسے ہیں، ان کے متعلق ہماری یہ تحریریں نہیں ہیں۔"

جناب سید محمد نعیم: جب مرتضیٰ صاحب یہ کہتے ہیں کہ:

"کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا۔ میری دعویٰ کی تصدیق کر لی مگر سمجھروں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانتا".....

جناب عبدالننان عمر: یہ ذرا بھی دکھاو تجھے مرتضیٰ صاحب کی تحریر۔

جناب سعیٰ بختیار: نہیں، میں، میں، یہ اردو ترجمہ ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، نہیں، یہ مرزا صاحب کے الفاظ نہیں ہیں۔

جناب سعیٰ بختیار: نہیں، یہ اردو ترجمہ ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ترجمہ۔

مولوی مفتی محمود: عربی میں ہے، وہ میں سنا دیتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، عربی پڑھیتے۔

جناب سعیٰ بختیار: ہاں، عربی میں جو لفظ ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

مولوی مفتی محمود: عربی میں الفاظ اس کے یہ ہیں:

(عربی)

یہ ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: آگے ہی اس کا ترجمہ ہے کہ ”وہ لوگ جن پر قرآن مجید کی یہ آیت منطبق ہوتی ہے ختم اللہ علی قلوبہم یعنی باوجود صداقت کو دیکھ لینے کے، باوجود صداقت کو سمجھ لینے کے، باوجود تمام دلائل کو پوری طرح جانتے کے، باوجود وہ لوگ پھر بھی صداقت کو قبول نہیں کرتے۔“ یہ خود یہ تحریر بتاریخ ہے۔

جناب سعیٰ بختیار: نہیں، تو وہ بخربیوں کی اولاد ہو گئے تاں جی؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں،

وہاں تو ہے نہیں ”بخربیوں کی اولاد۔“

جناب سعیٰ بختیار: تو پھر میں تو یہ پوچھ رہا ہوں آپ سے کہ.....

جناب عبدالمنان عمر: وہ تو، دیکھئے، میں نے اسی لئے کہا تاں کہ لفظ وہ نہیں ہے۔

جناب سعیٰ بختیار: وہ لفظ جو ہے.....

مولوی مفتی محمود: "بغایہ"۔ (مداخلت)

جناب سید بختیار: "بغایہ" کے لئے بار بار وہ "بدکار عورت" "فاحش عورت" خود ہی استعمال کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: "ولد البغایہ" - "ابن الحرام" اور ولد الحرام، "ابن احلاں" اور "بنت احلاں" وغیرہ سب عرب کا اور ساری دنیا کا محاورہ ہے۔ جو شخص نیکوکاری کو ترک کر کے برائی کی طرف جاتا ہے اور باوجود یہ کہ، باوجود یہ کہ اس کا حسب و نسب درست ہو، صرف اعمال کی وجہ سے "ابن الحرام" اور "ولد الحرام" کہتے ہیں۔ ان کے خلاف جو نیکوکار ہوتے ہیں، ان کو "ابن احلاں" کہتے ہیں۔ اندرین حالات امام علیہ السلام کا اپنے مخالفین کو "ولاد بغایہ" کہنا بھی درست ہے۔ اور جناب عالی! حضرت امام باقر کا میں ایک قول

جناب سید بختیار: نہیں، پہلے یہ بتائیں کہ اس کا مطلب کیا؟ اگر ایک ولد الحرام

..... ہے وہ

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں نے

جناب سید بختیار: دیکھئے تاں، آپ پہلے اس کو تو settle کر دیجئے، پھر آگے جا کے دلیلیں دیتے رہیں آپ۔ جب ایک آدمی بازار میں پھرتا ہے اور آپ اسے کہتے ہیں "حرامی ہے" اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ واقعی وہ ولد ازنا ہے.....

جناب عبدالمنان عمر: ہاں۔

جناب سید بختیار: یہ نہیں ہوتا۔ اور "حرامی" کہنے کا مطلب گالی ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل، بالکل۔

جناب سید بختیار: تو اس sense میں مرزا صاحب نے کہا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بختی کے کلام میں۔

جناب سید بخشی بختیار: جی ہاں، بختی کا کلام ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، یہ نہیں کہ وہ کوئی وہ..... یہی میں کہہ رہا تھا کہ ترجمہ نہیں

- ہے -

جناب سید بخشی بختیار: نہیں، یہی میں کہہ رہا ہوں کہ وہ بچریوں کی اولاد نہیں، وہ مرزا صاحب کہتے ہیں ان کی نظر میں، کہ جوان کو نہیں مانتا، وہ اس قسم کا جیسے ہم کہتے ہیں کہ ”یہ حرامی ہے، ولدا لزنا ہے۔“

جناب عبدالمنان عمر: یعنی ”سرش انسان“۔

جناب سید بخشی بختیار: ہاں، ”سرش“ تو ضروری نہیں ہے۔ ابھی لیڈر آف دی.....

جناب عبدالمنان عمر: ”باغی“ کہتے ہیں۔ نہیں جی، ”باغی“ کس کو کہتے ہیں؟ سرکر

کو کہتے ہیں نا۔

جناب سید بخشی بختیار: دیکھیں جی.....

مولوی مفتی محمود: ”بغاۓ“ جو ہے نا۔.....

جناب سید بخشی بختیار: ”بغاۓ“ باغی کی جمع نہیں ہے۔ ”بغاۓ“ باغی کی جمع ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

مولوی مفتی محمود: اور ”باغی“، ”بمعنی“.....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، تو ان معنوں میں یہ لفظ لغت میں آتا ہے، میں عرف

کرتا ہوں.....

جناب سید بخشی بختیار: دیکھئے نا، میں نے مرزا صاحب کی کچھ کتابوں میں دیکھا ہے

کہ اس لفظ کا خود ہی ”بدکار عورت“ ”فادشہ عورت“ استعمال کرتے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب اودہ دکھائیے مجھے۔

جناب سید بخشیار: وہ ترجمہ جو ہوا ہے انہی میں.....

جناب عبدالمنان عمر: جناب اودہ ترجمہ ان کا نہیں ہے۔

جناب سید بخشیار: انہی کی کتاب.....

جناب عبدالمنان عمر: یہ ترجمہ "ولد المغایہ" کا ان کا نہیں ہے۔

جناب سید بخشیار: نہیں، انہی کی کتاب.....

جناب عبدالمنان عمر: دکھائیے۔

جناب سید بخشیار: چھ صفحے میں سات دفعہ وہ.....

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، تو عربی میں ہے، وہ ترجمہ نہیں ہے۔

جناب سید بخشیار: "بعایا" کا مطلب وہ یہ لیتے ہیں "بدکار عورت"۔ یہ آپ، آپ

کو سنا دیتے ہیں۔ آپ ذرا دیکھ لیجئے۔ یہ ذرا سن لیں آپ۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں مگی، سنائیں۔

مولانا ظفر احمد النصاری: یہ ہے "لتحته النور" صفحہ 90

(عربی)

اب اس کا ترجمہ انہوں نے کیا ہے کہ:

(فارسی)

اس کے بعد 91 صفحہ پر ہے:

(عربی)

اس کے آگے ہے۔ پھر وہ لکھتے ہیں:

(عربی)

(فارسی)

اس کے بعد پھر آگے لکھتے ہیں:

(عربی)

(فارسی)

آگے پھر لکھتے ہیں:

(عربی)

(فارسی)

اس طرح اور بھی دوسری کتابوں میں بھی بہت جگہ خود انہوں نے لکھا اور ترجمہ کیا۔
جناب سید بنجیار: ”دیوث و دجال“۔ اب دیکھیں، اب آپ یہ فرمائیے صاحبزادہ
 صاحب! کہ جو شخص محدث ہے، وہ کہتا ہے کہ ”میں محدث ہوں، نبی نہیں ہوں“۔ اُس کا
 انکار کفر نہیں ہے تو پھر وہ کیوں یہ لوگوں کو کہتا ہے کہ ”یہ ولد الحرام ہیں، یہ دیوث ہیں“، یہ
 دجال ہیں، یہ اس sense میں نہ ہو کہ ”ولد الحرام“ سے مطلب کہ واقعی وہ زنا کی اولاد
 ہیں۔ مگر یہ چیزیں، ایسے الفاظ کیوں استعمال کرتے ہیں ان کیلئے۔ یعنی ایک شخص کا اتنا جو
 مرتبہ ہو، محدث ہو، کہتا ہے ”جو مجھے نہیں مانتا وہ تکنیریوں کی اولاد ہے“۔ ”بدکاریا یا باغی“
 آپ سمجھیں اس کو جس طرح کہ کہتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ نہیں ہے ”جو نہیں مجھے مانتا“۔ میں نے اس لئے عرض کیا

..... تھا

جناب سید بنجیار: میں پھر پڑھ کے سناتا ہوں، دیکھیں:

”کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت تصدیق کی.....“

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب سید بختیار:

”.....مگر کچھ بھروس اور بد کاروں کی اولاد نے بھچے نہیں مانا۔“

یہ جو ترجیح ہوا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے گذارش کی تھی کہ حضرت مرزا صاحب کا کلام جو ہے،

اس context میں اگر پڑھا جائے تو.....

جناب سید بختیار: context تو یہی ہے ناں ”بھچے مانو ورنہ تم ولد الحرام ہو جاؤ گے۔“ ابھی اگر آپ کہتے ہیں کہ اس کے بھی کوئی دو معنی ہیں تو وہ بتا دیجئے آپ؟

جناب عبدالمنان عمر: بات یہ ہے جی کہ مرزا صاحب کا اسلام کے مخالفین سے

مقابلہ تھا۔ اور اس وقت کا لٹریپر میں تو پسند نہیں کروں گا کہ آپ لوگوں کی سع خراشی کروں، لیکن لقل کفر کفر نہ باشد.....

جناب سید بختیار: دیکھیں، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! میں ہرے سورج بھج کے

آپ کو حوالے پیش کر رہا ہوں۔ میں ”وہ بیبانوں کے خزیر ہو گئے“، ”انجام آئھم“ سے
حوالے نہیں لے رہا تھا، وہ عیسائیوں سے تعلق رکھتا تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب سید بختیار: یہ کہتے ہیں ”کل مسلمانوں نے۔“ اور ”مسلمان“ سے ان کا

مطلوب یہ ہوتا ہے کہ ”جو دعویٰ کرتے ہیں اسلام کا۔“ اصلی مسلمان، حقیقی.....

جناب عبدالمنان عمر: جب ہاں۔

جناب سید بختیار: میں ان سے کہہ رہا ہوں۔ آپ عیسائیوں کی باتوں کو چھوڑ دیجئے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، میں اسی کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ تو میں نے

گزارش کی کہ جب وہ سخت لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس کے مقابل میں جو لوگ ہوتے

ہیں وہ دیکھنا چاہیے کہ کس کیلئے آپ نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ میں نے خود مرتضیٰ صاحب کے الفاظ آپ کے سامنے

جناب سید بختیار: یہ آپ بالکل درست فرم ار ہے ہیں، یہاں آپ ذرا تھوڑی clarification کی اور کریں

جناب عبدالننان عمر: اچھا جی،

جناب سید بختیار: جب وہ سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں تو آپ کو یہ دیکھنا ہے، آپ کہہ رہے ہیں، کہ ان کے مقابلے میں کون ہے، کون کے بارے میں استعمال کر رہے ہیں؟

جناب عبدالننان عمر: جی ہاں۔

جناب سید بختیار: جنہوں نے ان کو قبول نہیں کیا۔

جناب عبدالننان عمر: نہیں جی۔

جناب سید بختیار: جنہوں نے ان کی دعوت نہیں مانی اس کی تقدیم نہیں کی، ان کو نہیں مانا، ان کو محمد نہیں مانا، نبی نہیں مانا یا ان کو جھوٹا کہا، کذاب کہا

جناب عبدالننان عمر: یہ ترجمہ آپ کر رہے ہیں جی۔ اصل عبارت پڑھئے آپ۔

میری گزارش یہ ہے

جناب سید بختیار: میں نے ترجمہ کیا ہے

جناب عبدالننان عمر: ترجمہ کیا ہے۔

جناب سید بختیار: مگر آپ کو ایک لفظ پر اعتراض تھا کہ

جناب عبدالننان عمر: جی نہیں، میں نے عرض کیا ہے ناں کہ ترجمہ کیا ہے۔ میں اب اس کا ترجمہ آپ کو عرض کر دیتا ہوں۔ یہ نہیں ہے کہ ”جو مجھے قبول نہیں کرتا ہے“ بلکہ فرمایا

”مکل، ہر وہ شخص جو مجھے آگے جا کے قبول نہیں کرے گا۔۔۔۔۔“

جناب سید بختیار: ہاں، جی۔۔۔۔۔

جناب عبدالمنان عمر: ”..... وہ شریروں میں سے ہو گا۔ وہ ان لوگوں میں سے ہو گا جن پر ختم اللہ علی قلوبہم کی عید آتی ہے۔۔۔۔۔ یہ وہی لکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔“

جناب سید بختیار: ابھی یہ، یہاں جو آپ کا ترجیح۔۔۔۔۔

جناب عبدالمنان عمر: مفارع کا صیغہ ہے جی، اس میں آئندہ کے متعلق بتایا ہے۔ اور آپ خود سوچئے، یہ مرزا صاحب کی ابتدائی زمانے کی تحریر ہے۔ اس کے بعد تو ان کو لاکھوں آدمیوں نے مانا۔ تو کیا مرزا صاحب یہ کہتے تھے کہ ”جتوں نے اب مجھے مان لیا؟“؟ چند سو اس وقت تھے۔ ”آئندہ مجھے جو شخص بھی مانے گا وہ ایسا ہی ہو گا؟“؟ یہ تو عقل کے خلاف بات ہے۔

جناب سید بختیار: نہیں، ان کا یہ مطلب ہے کہ دھمکی دے رہے ہیں کہ ”مجھے مان لو ورنہ ولد المرام ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔“

جناب عبدالمنان عمر: یعنی تحقی کی ہے، یہ صحیح بات ہے، ایک شخص صداقت کو پیش کرتا

ہے۔۔۔۔۔

جناب سید بختیار: ”اور جو نہیں مانتا وہ حرای ہے، ہو جائے گا۔۔۔۔۔“

جناب عبدالمنان عمر: اور دوسری میں نے عرض کی تھی کہ پہلا یہ تھا کہ یقینی یہ مفارع کا صیغہ ہے۔ یعنی ”مجھے قبول کر لے گا۔۔۔۔۔“ یہ نہیں کہ ”جو مجھے قبول کر چکا ہے۔۔۔۔۔“ ایک یہ غلطی ہے اس ترجیحے میں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ”آپ کو قبول کرنے“ سے کیا مراد ہے؟

مولانا ظفر احمد النصاری: جناب مفارع کا صیغہ جو ہے وہ حال کے لئے بھی آتا ہے، مستقبل کے لئے بھی آتا ہے، آپ صرف حال کی بات کہ رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، تو یہاں مستقبل مراد ہے، جی ہاں، بالکل آپ نے

صحیح فرمایا۔

مولانا ظفر احمد انصاری: نہیں، یہاں حال مراد ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ آپ کو کیا حق ہے یہ کہنے کا کہ یہاں حال ہے؟

مولانا ظفر احمد انصاری: نہیں، وہ جیسے مجھے حق نہیں ہے، آپ کو بھی حق نہیں ہے۔

مطلوب یہ کہ آپ، آپ صرف مستقبل بتا رہے ہیں، یہ غلط ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے تو عقل کی بتائی آپ کو کہ یہاں مضارع کا صیغہ

ہے۔

جناب بھیجی بختیار: جو یہ کہتے ہیں بات وہ عقل کی ہے۔ بس۔ آپ دیکھیں

ناں.....

جناب عبدالمنان عمر: یہ مضارع کا صیغہ ہے، اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ”مجھے قبول کر لیں گے“۔ یہ اس وقت تو چند سو آدمی تھے۔ وہ میں نے اپنی دلیل رکھی تھی آپ کے سامنے کہ یہاں مضارع یا وہ حصہ مراد ہو گا جو مستقبل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اگلی بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ”دعوتی“ سے مراد جو ہے وہ اس جگہ ”دعوت الی الاسلام“ ہے۔ کیونکہ آپ کس طرف بلا تے تھے لوگوں کو؟ آپ کی دعوت کیا تھی؟ ”دعوت“ کے معنی ہیں بلانا لوگوں کو۔ کدھر بلا تے تھے ”میں اسلام کی طرف بلا تا ہوں، میں محمد رسول اللہ کی طرف بلا تا ہوں، میں قرآن کی طرف بلا تا ہوں۔“ تو جو شخص قرآن کی طرف نہیں آتا، جو شخص اسلام کی طرف نہیں آتا، جو محمد رسول اللہ کی طرف نہیں آتا، ظاہر ہے کہ وہ شخص کوئی اچھے اخلاق کا آدمی نہیں ہے۔ باقی غالفوں میں سے، پھر میں کہوں گا ”لیں کلام منا ہذا.....“

جناب سید بختیار: یہ دیکھیں، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب!

Madam Chairman: That's all. That's all. This a question of argument. The question was.....

جناب سید بختیار: آپ دیکھیں، آپ کا اسلام صرف مرزا صاحب کو مانتا ہے یا کوئی اور اسلام بھی ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل اور ہے جی۔

جناب سید بختیار: تو پھر جب وہ کہتے ہیں "مجھے نہیں مانتے" آپ کیوں اسلام کو حق میں لے آ رہے ہیں؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ، وہ جو اس کو نہیں مانتے، اس کے متعلق تو کہتے ہیں کہ اس کی وجہ سے کوئی کافرنہیں ہو جاتا۔ مگر ان کا پیغام کیا ہے؟

جناب سید بختیار: نہیں، حرامی ہو جاتا ہے، کافرنہیں ہو جاتا، دلدالزنا ہو جاتا ہے، دلدالحرام ہو جاتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ بلاستے ہیں کس طرف؟ جو محمد رسول اللہ کی طرف نہیں آتا۔

جناب سید بختیار: وہ تو کافر ہو گیا تاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں جی، محمد رسول اللہ کی طرف نہیں آتا، قرآن کی طرف نہیں آتا، آپ اس کو کیا اچھا آدمی کہیں گے؟ میں تو نہیں کہوں گا۔

جناب سید بختیار: نہیں، ہم تو نہیں کہیں گے، مگر جو.....

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، وہی مرزا صاحب کہہ رہے ہیں۔

جناب سید بختیار: مرزا صاحب کہتے ہیں "میں اور قرآن ایک ہی ہیں، میں اور.....؟

Madam Chairman: That means it is admitted. That means it is admitted that these words were used.

جناب سید بختیار: اچھا جی، ابھی ایک اور طرف آ جائیے۔ یہ حکومت برطانیہ کی اطاعت، حکومت برطانیہ کی اطاعت بھی آپ کے نزدیک، حکومت برطانیہ کی اطاعت جو ہے، وہ بھی ایمان کا ایک حصہ تھا، مرتضیٰ صاحب کے عقیدے کے مطابق؟

جناب عبدالمنان عمر: کس چیز کا حصہ تھا؟

جناب سید بختیار: ایمان کا حصہ تھا یا اسلام کا ایک اصول تھا آپ کی نظر میں، آپ کے دین کا ایک اصول تھا کہ برطانیہ کی اطاعت کرو؟

جناب عبدالمنان عمر: قرآن مجید میں آتا ہے کہ جب تم میں اختلاف ہو جائے کسی بات میں۔

(عربی)

جناب سید بختیار: دیکھیں، صاحب زادہ صاحب! یہ آپ سے جو بھی میں سوال پوچھتا ہوں، آپ نے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ کیا ہے کہ جواب نہیں دیتا، دیتی ہے۔ تو explanation کے بارے میں یہ بڑی مشہور بات ہے کہ: "Explanations are no use. Friends don't need them. Enemies don't believe them."

So, please give up explanation first. Give me your whether it is part of your faith or not? ک answer. First you say Then you give some clarification about it,

کہ کیا برطانیہ حکومت کی اطاعت آپ پر فرض رکھا گیا تھا مرتضیٰ صاحب نے کہ نہیں؟

Madam Chairman: He is coming to that. He has quoted:

اولی الامر من کُم

He is coming to that.

Mr. Yahya Bakhtiar: No. but, Sir, he is giving the explanation first. I know what he is coming to.

Madam Chairman: He is justifying through Quran.....

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but he should state.....

Madam Chairman:by quoting:

اولی الامر من کم

Let us hear him.

Mr. Yahya Bakhtiar: Yes, for this reason, because.....

تو آپ پہلے کہیں کہ "ہاں" اس وجہ سے

جناب عبدالمنان عمر: میری طرف سے آپ ہی نے جواب دیتا ہے تو.....

جناب چیئرمین: نہیں، آپ جواب دیں۔

جناب عبدالمنان عمر: مجھے جواب دیتا ہے تو مجھے جواب دینے دیجئے۔

جناب چیئرمین: ہاں۔

جناب یحییٰ بختiar: نہیں، دیکھئے تاں، دو باتیں ہوتی ہیں۔ یا تو آپ کہیں کہ "نہیں"

ہے۔ تب تو آگے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

جناب عبدالمنان عمر: دیکھئے تاں، میری گذارش یہ ہے کہ اس قسم کے ہم یہاں کسی مسناظر سے کیلئے نہیں آئے۔ ایک بڑی صداقت کی طرف.....

جناب چیئرمین: آپ جواب دیں جی اس کا۔

جناب عبدالمنان عمر: اس صداقت کی علاش میں ہم.....

جناب چیئرمین: اچھا آپ، آپ start کریں تاں وہ جہاں سے آپ نے چھوڑا ہے۔ وہ اولی الامر من کم سے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، تو میں گذارش یہ کر رہا تھا کہ ہم لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جو شخص جس حکومت میں رہے، اس سے اس کو ہزار اختلاف ہو سکتا ہے، وہ اس کے

خلاف تجویز دے سکتا ہے، مگر کسی حکومت کے اندر رہتے ہوئے اس حکومت کا باعث نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے ہمارا ملک۔ مرزا صاحب انگریزوں کے زمانے میں تھے۔ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ اس سے پہلے سکھوں کی حکومت تھی۔ سکھوں نے اس قدر مظالم کے تھے مسلمانوں پر، اذان تک نہیں دینے دیتے تھے۔ کسی غریب نے مدت تک دانے کھاتے ہوئے کبھی کوئی ذرع کر لیا جانور تو اس کو مار ڈالا۔ یعنی بہت ایک آہنی تنور تھا جس میں سے مسلمانوں

Madam Chairman: Next question.

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو آپ نے کہا کہ سکھوں نے ظلم کیا اور انگریزوں نے یہاں ایک اچھی حکومت قائم کی کہ دین کے معاملے میں دخل نہیں دیتے تھے۔ یہ ایک چیز ہوتی ہے کہ جب دین کے معاملے میں دخل نہیں دیتے تو آپ حکومت کے معاملے میں دخل نہ دیں۔ یہ ٹھیک ہے اس حد تک۔ مگر اس حکومت کا پرچار، اس حکومت کا پروپیگنڈہ، اس حکومت کی تائید و ترویج، یہاں تک کہ جن ملکوں میں سکھ نہیں تھے، مسلمانوں کی حکومت تھی، وہاں بھی اس حکومت کی تائید و ترویج میں مرزا صاحب پروپیگنڈہ کرتے تھے، فی کسبل اللہ۔ میں اس طرح پوچھتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! یہ بالکل درست ہے۔ مرزا صاحب ایک احسان شناس انسان تھا۔ اس کے ساتھ اگر کوئی یتکی کرتا تھا تو وہ اس یتکی کا اعتراف کرتا تھا۔ اس نے دیکھا تھا کہ اسلام پر کس قدر ظلم اور ستم ہو رہا ہے۔ اس نے اس ظلم و ستم کے مقابلے میں جب انگریز کے اہن کا زمانہ پایا تو اس کا احسان شناس ہوا وہ شخص، اس کا شکرگزار ہوا یہ شخص اور یہ اس کی شکرگزاری حضرت محمد مصطفیٰؐ کے صحابہ کے نمونے پر تھی۔ جب وہ لوگ ٹھنگ ہو کر وہی جو سکھوں والی حکومت تھی مکہ کی حکومت سے ٹھنگ آکر

جب ہجرت کر کے جہش میں گئے تو جہش میں عیسائی حکومت تھی۔ جس طرح یہاں اگر یوں کی عیسائی حکومت تھی وہاں جہش میں عیسائی حکومت تھی۔ وہاں کے مسلمانوں پر جب وقت آیا، انہوں نے..... جنگ کا وقت آ گیا، وہ حضرت جعفر طیار تھے وہاں، حضرت عثمان بن عفان تھے اس میں، حضرت عبدالرحمن بن عوف تھے، بڑے بڑے صحابہ تھے۔ ان لوگوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس حکومت کو، جو عیسائی حکومت تھی، اللہ تعالیٰ کامیابی بخیثے۔

جناب سید بختیار: اب یہ آپ ذرا بتا دیجئے کہ سکھوں کی حکومت میں ہوا ٹلم تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: بھی ہاں۔

جناب سید بختیار: اس میں کوئی شک نہیں، مسلمانوں پر ٹلم کیا، خاص طور پر اذانیں تک بند کر دیں۔ یہ درست نہیں کہ مرزا صاحب کے والد سکھوں کی فوج میں جریل تھے؟ جب ہزارے پر حملہ ہوا، جب فرنگیں پر حملہ ہوا، وہ اس فوج میں تھے، یہ درست ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: بھی ہاں۔

Madam Chairman: Next question.

جناب سید بختیار: آپ ذرا درست آپ نے سر ہلایا ہے، ان کو اعتراض ہوتا ہے کہ ریکارڈ پر نہیں آتا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں، اچھا جی، میں

جناب سید بختیار: ہاں۔ اچھا جی، یہ آپ بتائیجے کہ مرزا صاحب کے پارے میں یہ کہا جاتا ہے یہ بات میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ کوئی غلط فہمی نہ ہو آپ کو، صاف بات کہوں تاکہ آپ صاف جواب دیں کہ اگر یہ چاہتا تھا کہ مسلمان ایک ایسی

قوم ہے، ان کا ایک ایسا دین ہے کہ ان کو جنگ پر، جہاد پر اکساتا ہے، ان کا ایک ایسا عقیدہ ہے کہ وہ ہم کو اس ملک میں چھوڑیں گے نہیں۔ اس لئے ایک ایسی جماعت پیدا کی جائے، ایک ایسا محدث یا نبی پیدا کیا جائے جو ان کے جہاد کے جذبے کو ذرا سخترا کرے۔ اور یہ allegation لگائی جاتی ہے، میں اس ذاتی کہہ رہا ہوں، کہ یہ جماعت ہی انگریز کی بنائی گئی تھی اور یہ نبی انگریز کا بنایا ہوا تھا، ان کا inspire کیا ہوا تھا، ان کا encourage کیا ہوا تھا، یہ allegation ہے، میں نہیں کہتا کہ کوئی وہ ہے۔ یعنی عام طور پر آپ نے دیکھا ہو گا یہ اخباروں میں بھی، رسالوں میں بھی یہ چیزیں بہت ہی زیادہ میرے پاس جو سوالات آئے ہیں، یہ پوچھوں آپ سے کہ یہ انگریز کی ایجاد تھی، اس کے بارے میں آپ کچھ فرمائیں گے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ یہ غلط allegation ہے۔ میں، ہم بڑی شدت سے اس کا انکار کرتے ہیں۔ ہرگز ہرگز ہرگز مرزا صاحب کو نہ انگریز نے قائم کیا، اور انگریز سے زیادہ پاگل انسان کوئی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ ایک ایسے شخص کو کھڑا کرتا جس نے ان کے مذہب کا قلع قلع کر کے رکھ دیا۔ آپ جانتے ہیں یہاں انگریز جب آیا تو انہوں نے ایک طرف تعلیم کے میدان میں، دوسری طرف تبلیغ کے میدان میں عیسائیت کو پھیلانے کی کوشش کی.....

Madam Chairman: Next question.

جناب عبدالمنان عمر: اور اگر عیسائیت پھیلیں

Madam Chairman: Next. That's all. Next question.

جناب سید حنفیہ بنتیار: دیکھیں، دیکھیں، بات یہ ہے مرزا صاحب اکہ مسیح موعود کا کیا

مشن تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: صلیب کو توڑنا اور خزیروں کو قتل کرنا۔

جناب سعیٰ بختیار: ہاں ہی۔

جناب عبدالمنان عمر: یعنی محمد رسول اللہ کے مقابل میں جو مذہب کھڑے ہوں۔

جناب سعیٰ بختیار: ہاں ہی۔

جناب عبدالمنان عمر: ان جو ختم کرنا۔

جناب سعیٰ بختیار: ابھی جو انگریز کا باادشاہ ہے یا ملکہ تھی، اس کو "Defender of

..... Defender کہتے ہیں، صلیب کا Faith

جناب عبدالمنان عمر: ہی ہاں۔

جناب سعیٰ بختیار: یہ درست ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: بالکل درست۔

جناب سعیٰ بختیار: اور یہ آپ کہتے ہیں کہ یہ صلیب کا جو Defender ہے، سور

پائے والا، کھانے والا

جناب عبدالمنان عمر: ہی ہاں۔

جناب سعیٰ بختیار: اس کی اطاعت آپ پر فرض ہے۔ ایک۔ نہ صرف آپ پر

فرض ہے، جہاں دور بھی لوگ ان کی مخالفت کر رہے ہیں، مصر میں، شام میں،

افغانستان میں، ان پر بھی انہوں نے الماریاں بھر بھر کے کتابیں بھیجیں کہ اس کی جو

حکومت ہے، بہت اچھی حکومت ہے۔ تو یہ صلیب توڑنے والا سچ موعود تھا، یہ خزیر قتل

کرنے والا تھا، انگریز کا propagandist تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: جناب عالی! اس وقت حکومت جو تھی وہ ملکہ و کٹوری کی تھی۔

مرزا صاحب نے، واحد انسان ہے ساری اسلامی دنیا میں جس نے اس باادشاہ کو،

اگر یہ دوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اس کے مذہب پر ایسا سخت تحریر چلایا۔ اگر وہ شخص ان کا ابجنت ہوتا تو آپ جانتے ہیں مجھی جذبہ انسان میں سب سے زیادہ powerful ہوتا ہے۔ تو اگر وہ شخص اس کا پیدا کر رہا تھا، اگر اس نے اس کو کھڑا کیا تھا تو کم سے کم اس کے مذہب کو وہ نہ چھیڑتا۔

جواب میکی بختیار: یہ دیکھیں، پھر آگے یہ سوال آتا ہے کہ جب ان کے مذہب پر انہوں نے اتنی زیادہ سخت حملہ کیا یہ تو تمیک ہے کہ مرزا صاحب مناظروں میں جاتے رہے اور بڑے سخت جوابات دیتے رہے ان کو عیسائی حملے کرتے تھے اور یہ ان کا جواب دیتے تھے اور بڑا سخت جواب دیتے تھے۔ تو یہ مرزا صاحب کس جذبے کے تحت کرتے تھے؟ جوش میں، غصے میں آ کے کرتے تھے یا جہاد کے جذبے سے کرتے تھے، ایمان کے جذبے سے کرتے تھے؟

جواب عبدالمنان عمر: قرآن مجید میں آتا ہے:

(عربی)

قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر معمولی جہاد نہیں، جہاد کبیر کرو۔ یہی مرزا صاحب کا مشن تھا۔ اسی مشن کو لے کر ان کے شاگرد جو تھے، ان کے مرید جو تھے، امریکہ میں گئے، انگلستان میں گئے.....

جواب میکی بختیار: بس، بس، سمجھ گیا ہی، جذبہ جہاد سے تھا، جوش میں، غصے میں نہیں تھا۔

جواب عبدالمنان عمر: جذبہ جہاد وہ جو حقیقی جہاد ہے۔

جواب میکی بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ غصے میں نہیں آئے کہ کیونکہ عیسائیوں نے گالیاں دے دیں، انہوں نے.....

جناب عبدالمنان عمر: جی، نہیں، نہیں، نہیں، بالکل ہوئے۔۔۔۔۔

جناب سید بخشی بختیار: سوچ سمجھ کے۔۔۔۔۔

جناب عبدالمنان عمر: سوچ سمجھ کر کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے قرآن کی تعلیم ہے، اسلام کی تعلیم ہے، محمد رسول اللہ کی تعلیم ہے، اس جذبے کو لے کے گئے۔

جناب سید بخشی بختیار: مگر پھر جب وہ privately ایک خط لکھتے ہیں، انگریز کو، کہتا ہے: ”میرا یہ مطلب نہیں تھا کوئی۔ آپ غلط فہمی میں نہ رہیں۔ میں تو یہ وحشی مسلمانوں کا جوش خھنڈا کرنے کیلئے حکمت عملی میں نے اختیار کی۔“

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، بڑا صحیح ہے۔

جناب سید بخشی بختیار: دیکھئے، کہتا ہے: ”میں نے حکمت عملی اختیار کی ان کا خھنڈا، یہ وحشی مسلمانوں کا جوش خھنڈا کرنے کیلئے تاکہ آپ کی حکومت میں بد امنی نہ پیدا ہو۔“ تو یہ تو جہاد سے بالکل تضاد ہو جاتا ہے کہ برطانیہ کی حکومت، صلیب کے Protector کی حکومت میں بد امنی نہ پیدا ہو، یہ جذبہ تھا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب سید بخشی بختیار: اور وحشی مسلمان۔۔۔۔۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، اگر کوئی وحشی ہو اور وہ فساد پھیلاتے تو میرا خیال ہے کہ ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ بد امنی کو دور کرے۔

جناب سید بخشی بختیار: گویا۔۔۔۔۔

Madam Chairman: Next question.

جناب سید بخشی بختیار: اب آگے وہ فرماتے ہیں کہ: ”آپ اس خود کا شتر پوڈے پر ذرا نظر عطا یت رکھیں خاص،“۔

جناب عبدالمنان عمر: اس سے مراد کیا ہے جی؟

جناب سیدی بختیار: یہ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔

جناب عبدالمنان عمر: صحیک ہے۔

جناب سیدی بختیار: خود کاشتہ جو تھا.....

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب سیدی بختیار: اپنا ذکر کرتے ہیں، اپنی جماعت کا ذکر کرتے ہیں، اپنے خاندان کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ تین ذکر ہیں۔ اس کے بعد ابھی آپ اس کی اتحاری ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: اس سے ان کا خاندان مراد ہے۔

جناب سیدی بختیار: اب یہ دیکھیں، یہ مرزا صاحب بڑے مغل خاندان کے فرزند ہیں۔ شرقہ سے آئے تھے باہر کے زمانے میں۔ یہاں انگریز نے تو کاشت نہیں کیا تھا ان کا خاندان، خود کاشتہ پودا تو وہ نہیں تھے، یہ تو کوئی بھی عقل مند نہیں مان سکتا۔ اب سوال یہ آتا ہے کہ مرزا صاحب نمبر ۲ پر آ جاتے ہیں۔ وہ بھی پہلے سے تھے، انگریز سے، اور خود کاشتہ کیا کہنا تھا، وہ تو اللہ کے نبی تھے۔ ان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ جماعت پر نہیں apply کرتا؟ کہ ”آپ کا خود کاشتہ پودا۔ اس کی بڑی حفاظت کرو۔“

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض کیا کہ یہ مرزا صاحب کے خاندان کی تاریخ کو اگر دیکھا جائے اور خود اس عبارت کو دیکھا جائے جہاں یہ مضمون بیان ہوا ہے تو مرزا صاحب کی مراد خاندان سے ہے۔ یہ کہنا کہ وہ باہر کے زمانے سے آیا تھا، اس کے بعد کی تاریخ یہ ہے کہ.....

جناب سیدی بختیار: دیکھیں، دیکھیں، دیکھیں،.....

جناب عبدالمنان عمر: ان کو تباہ کر دیا گیا تھا، سکھوں کے عہد میں ختم کر دیا گیا تھا۔

جناب سید بختیار: صاحبزادہ صاحب!

جناب عبدالمنان عمر: ان کی تغیر نو اگر یوں کے زمانے میں ہوئی۔

جناب سید بختیار: صاحبزادہ صاحب! جو اس کے بعد، جن کی حفاظت کرو، تو اس

خاندان میں تو کئی ایسے لوگ تھے جو مرزا صاحب کی خود ہی مخالفت کر رہے تھے۔

جناب عبدالمنان عمر: مگر اگر یہ کے.....

جناب سید بختیار: نہیں، دیکھیں ناں، جو لوگ مرزا صاحب کی مخالفت کر رہے تھے

بیانی، مسلمان، ہندو، ان میں مرزا صاحب کے اپنے خاندان کے لوگ موجود تھے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور ساتھ ہی لست جو دیتے ہیں وہ تین چار سو وہ اپنی جماعت کے ممبروں کی دیتے ہیں۔ ”یہ میری جماعت کے لوگ ہیں جن پر نظر عنایت کرنی ہے۔“

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، میرا خیال ہے کہ یہ ذرا غلط بحث ہو گیا۔

حضرت مرزا صاحب نے ملکہ و کٹوریہ کو جو خط لکھا، اس میں یہ لکھا ہے کہ:

”میں ملکہ! تجھے توجہ دلاتا ہوں کہ تو مسلمانوں پر نظر کر کے.....“

جناب سید بختیار: یعنی جو.....

جناب عبدالمنان عمر: مرزا صاحب نے، آپ نے کبھی نہیں مانگا، نہ کوئی خطاب، نہ

کوئی جاگیر، نہ کوئی مریبع۔

جناب سید بختیار: یہ دیکھیں، دیکھیں، ایک بات چھوٹی سی ہے۔ کیا ایک محدث

اس قسم کا خط ایسی شخصیت کو لکھتا ہے جو صلیب کا حافظ ہو؟ اور یہ کہے کہ میں تج موعود ہوں اور اس سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ ”آپ مجھ پر بڑی مہربانی کریں، عنایت کریں۔“ آپ یہ دیکھتے تھاد۔ کیا کوئی محدث ایسی بات کر سکتا ہے؟ ایسا خط لکھ سکتا ہے؟

یا آپ کی نظر میں ٹھیک ہے جو لکھا ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یہ خط پر درکھستا چاہیے کیونکہ مسلمان اس قدر مصیبت میں بٹلا تھے، کاگریں کی تحریک کی وجہ سے انگریزوں کا میلان ہندوؤں کی طرف ہو رہا تھا اور یہ ⁵ کے فسادات کی وجہ سے مسلمانوں کو بڑے شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اور یہ وہی نقطہ لگا ہے جو اس زمانے میں تمام بڑے بڑے مسلمانوں کے جو لیڈر تھے انہوں نے یہ اختیار کیا۔ چنانچہ سر سید احمد خان جن کی برائی تو بہر حال یہاں کوئی شخص شاید نہیں کرے گا.....

جناب مجھی بختیار: تھیک ہے، یہ پھر جماعت سے بات ہو گئی ناں جی، خاندان سے تو بات نہیں ہو گی، یا مرزا صاحب کو صرف فکر صرف اپنے خاندان کی تھی کہ ان کی پرورش ہو، انگریز ان کا لحاظ کریں، باقی جماعت بھاڑ میں جائے، مسلمان کھڈے میں جائیں، یہ approach تھا ان کا کیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں۔

جناب مجھی بختیار: ہاں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے، میں پھر گذارش کروں گا کہ انہوں نے جو خط لکھا وہ یہ ہے کہ مسلمانوں پر نظر کرم کریں۔

جناب مجھی بختیار: آپ دیکھئے یہ خط، اس میں مسلمانوں کا تو وہ سوال ہی نہیں اٹھاتے۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب! ملکہ و کٹوری یہ کے نام خط کو آپ پڑھئے۔

جناب مجھی بختیار: دیکھیں، جو خط میں آپ کے سامنے ٹیکش کر رہا ہوں پہلے اسے کر لیں، اس کے بعد اس پر بھی آ جائیں گے۔ یہ تو ایسی بات نہیں ہے۔ نائم ہوتا تو میں آپ کو ان کے کئی اشارات اور بھی بتا دیتا۔ یہ دیکھیں جی، پہلے جو ہے تاں:

”بکھور جناب لیفٹیننٹ گورنر بہادر.....

چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوں اور نام اور پیر یہ رام ہے.....

تو سوال ہی اپنی جماعت، فرقہ سے شروع ہوتا ہے:

”..... پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافت مہذب اور معزز عہدیدار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقے میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نو تعلیم یافت، جیسے بی۔ اے اور ایم اے اس فرقے میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں۔“

تو شروع اس سے کرتے ہیں۔ اور ختم اس سے کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، ”خود کا مشتہ پودا“ تک عبارت اگر پڑھیں تو.....

جناب سیدجی بختیار: میں آجاتا ہوں اس پر بھی جی۔

جناب عبدالمنان عمر: چھوڑیں نہیں اس کو۔

جناب سیدجی بختیار: نہیں، میں کہتا ہوں کہ اس کی تمہید جو ہے نا، جو پڑھ کر سنائی میں نے، نئی میں اپنے خاندان کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، سیکھی میری مراد ہے۔

جناب سیدجی بختیار: پھر کہتے ہیں کہ:

”نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا، بلکہ بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو سچی مطلع کیا کہ ہم لوگ کیونکہ امن اور آرام سے اور آزادی سے، گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں.....“

جناب عبدالمنان عمر: یہ ہے اصل وجہ۔

جناب سید بخشیت علی: دیکھیں جی:

”.....اور انکی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے پر ہزار ہارو پیسہ خرچ کیا گیا۔“
میں کہتا ہوں کہ اپنی طرف سے پیسہ بھی خرچ کر رہے ہیں وہ۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، بالکل، امن تو قائم کرنا چاہیے نا۔

جناب سید بخشیت علی: نہیں جی، بالکل، وہ اچھا کیا، وہ تو میں نہیں ہوں اس کے
خلاف۔ اب وہ آخر میں، یہ پچاس الماریاں جو انہوں نے بھری تھیں انگریز کی تعریف
میں، یہ الماریاں کوئی کا پوائنٹ آیا ہے کہ نہیں آیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی؟

جناب سید بخشیت علی: انہوں نے لکھا ہے کہ ”اتی کتابیں میں نے لکھی ہیں۔ اگر ان کو
الماریوں میں بھرا جائے.....“

جناب عبدالمنان عمر: پڑھ لیجئے ذرا عبارت کو، پھر بات سمجھئے۔

جناب سید بخشیت علی: لیکن پچاس الماریاں بھریں۔.....

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، زبانی نہیں،.....

جناب سید بخشیت علی: انہی مرزا صاحب بھی کوئی بات مختصر تو کرتے نہیں ہیں۔ پھر یہ

کہتے ہیں یہاں:

”غیر ممالک کے لوگوں نکل انکی کتابیں اور ایسے اشتہارات کے پہنچانے سے کیا
مدد عطا ہا؟ گورنمنٹ تحقیق کرے کہ کیا یہ حق نہیں کہ ہزاروں مسلمانوں نے جو مجھے
کافر قرار دیا اور مجھے اور میری جماعت کو جو ایک گروہ کیش پنجاب اور ہندوستان
میں موجود ہے (ہر طرح) ہر ایک طور کی بدگوئی اور بدآنڈیشی سے ایذا دیتا اپنا فرض

سچا۔ اس نکفیر اور ایذا کا ایک مخفی سبب یہ ہے کہ ان نادان مسلمانوں سے پوشیدہ خیالات کے برخلاف دل و جان سے گورنمنٹ انگلشیہ کی شکر گزاری کیلئے ہزارہا اشتہارات شائع کئے۔ اور ایسی کتابیں بلاد عرب و شام وغیرہ تک پہنچائی گئیں اور یہ باتیں بے ثبوت نہیں اگر گورنمنٹ توجہ دے تو نہایت بدیہی ثبوت میرے پاس ہیں۔ میں زور سے کہتا ہوں اور دعوے اسے کہ گورنمنٹ کی خدمت میں علی الاعلان دیتا ہوں کہ بے اعتبار نہیں اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اول درجہ کا وفادار اور جال ثار یہی نیا فرقہ ہے۔"

نہیں، میں اس واسطے کہہ رہا ہوں.....

جناب عبدالمنان عمر: صحیح ہے، آپ صحیح پڑھ رہے ہیں، جی ہاں۔

جناب سید بختیار: جو توجہ آرہی ہے وہ فرقہ کی طرف، اور اسی کیلئے protection

وہ چاہ رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ آگے گئے؟

جناب سید بختیار: جو کہتے ہیں کہ "خود کاشتہ پودا ہے"۔

جناب عبدالمنان عمر: وہ پڑھیئے ذرا۔

جناب سید بختیار: اور ساتھ ہی پھر کہتے ہیں:

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے ہیسے میرے مرید ہو ہیں گے دیے دیے ہی مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے سچ موعود مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

پھر آگے فرماتے ہیں:

"التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاہ برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جال ثار خاندان ثابت کر چکی ہے جس کی نسبت

گورنمنٹ عالیہ کے مقرر حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چھٹیاں میں یہ گواہ دی ہے کہ وہ قدمی سے سرکار انگریز کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کا شہر پودا کی نسبت نہایت....."

(*Interruption*)

جناب میگی بختیار: میں پڑھ رہا ہوں جی:

".....نہایت حزم و احتیاط، تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری و اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت....."

خدمات خاندان نے کی ہیں۔ اس لئے "میری اور میری جماعت" پر "خود کا شہر پودا" یہاں میرے خیال میں apply ہوتا ہے کہ "خاص عنایت" کریں۔

جناب عبدالمنان عمر: جناب والا! ایک اردو زبان کی ایک معمولی کی بات ہے.....

جناب میگی بختیار: نہیں، تمہیک ہے، آپ دیکھیں آگے.....

جناب عبدالمنان عمر: ایک گفتگو پیچھے سے چلی آ رہی ہے، صریح طور پر وہ خاندان کو پیش کر رہے ہیں۔

جناب میگی بختیار: دیکھیں، میں پھر پڑھ دیتا ہوں، ذرا پھر، کیونکہ پوائنٹ یہ ہے کہ

clarify ہو جائے یہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، بالکل، یہی مقصد ہے۔

جناب میگی بختیار: اچھا:

"التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت، جس کو پچاہ برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جاثثار خاندان ثابت کر چکی ہے جس کی نسبت

گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ کی محکم رائے سے اپنی چھٹیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار اگر بیزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں۔“

یہاں تک تو آ گیا.....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، خاندان۔

جناب سید بخشی بختیار: پھر آگے فرماتے ہیں جی یہاں:

”اس خود کا شتر پودا کی نسبت نہایت.....“

جناب عبدالمنان عمر: وہی ہے تاں جی، جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔

جناب سید بخشی بختیار: ”نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق اور توجہ ہے کام لے اس خود کا شتر پوئے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ٹابت.....“

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب سید بخشی بختیار: ”..... شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں.....“

جناب عبدالمنان عمر: دیکھئے، جناب! آپ نے ہر دفعہ یہی پڑھا کہ یہچہے خاندان کا ذکر ہے، اس کے بعد اس کے لفظ ہے، اس کی طرف اشارہ ہے، اشارہ جو اس خاندان کی طرف ہے۔ اور کہیں بھی، میں پھر آپ کو عرض کرتا ہوں، کہیں بھی مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو اگر بیزی کا خود کا شتر پوڈا نہیں کہا، categorically میں انکار کرتا ہوں۔

جناب سید بخشی بختیار: تو میں ابھی عرض یہ کر رہا تھا کہ جہاں تک مرزا صاحب کے خاندان کا تعلق تھا، وہ اگر بیزی کا خود کا شتر پوڈا نہیں تھا کسی حالت میں بھی۔ مغلوں کے

زمانے سے ان کی بڑی پوزیشن رہی ہے۔ ان کے ایک بزرگ کافی گاؤں کے قاضی رہے تھے وہاں۔ یہ سب چیزیں established ہیں، ریکارڈ پر ہیں، لٹریچر موجود ہے۔ سکھوں نے ان سے کافی چیزیں لیں، ان کی جائیدادیں چھینیں، یہ بھی ٹھیک ہے۔ مگر انہوں نے سکھوں کے ساتھ بھی پوری وفاداری کے ساتھ خدمت کی۔ مسلمانوں پر جو چیز ہائی ہزارے میں یا فرمغیر میں، تو مرزا صاحب کے والد ان کے ساتھ تھے سکھوں کے، یہ بھی ٹھیک ہے، ریکارڈ پر ہے۔ تو جہاں تک خاندان کا تعلق ہے، انگریز حکومت نے بھی کہا کہ انہوں نے بڑی وفاداری کی ہے، پرانا خاندان تھا۔ خود کاشتہ نہیں تھا یہ۔ خود کاشتہ پودا جو ہے وہ تو اس حالت میں ہوتا ہے کہ انگریز ان کو لفٹ دیتا۔ انگریزوں نے لفٹ نہیں دی ہے، یہ تو خود اپنی طرف سے انگریز کی خدمت کی تھی۔ انہوں نے چھیاں دیں کہ ”آپ کی بڑی مہربانی، خدمت کی ہماری۔“

جناب عبدالنان عمر: جناب! اس سے میں جو بات سمجھا وہ یہ نکلی کہ گومرزا صاحب نے اپنے خاندان کو ہمی ”خود کاشتہ پودا“ کہا ہے لیکن یہ ان کا بیان صحیح نہیں ہے۔

جناب سعیجی بختیار: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔

جناب عبدالنان عمر: نہیں، یہ نہیں ہے۔

جناب سعیجی بختیار: یہ میں نے نہیں کہا۔ میں نے کہا مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ”کیونکہ میرے خاندان نے یہ خدمت کی ہے اور وہ خدمت کا ثبوت.....“

جناب عبدالنان عمر: نہیں ہی، اس کی طرف جواشارہ ہے.....

جناب سعیجی بختیار: وہ نہیں۔

جناب عبدالنان عمر: ہی۔

جناب سچی بختیار: میرا پاؤئٹ سمجھ لیں کہ ”جو میرے خاندان نے خدمت کی ہے،
چپاس سال سے، اس کا ثبوت موجود ہے۔ اس کا لحاظ کرتے ہوئے میرے میرے اور میری
جماعت پر رحم کریں۔ یہ آپ کا خود کاشتہ پودا ہے۔“

جناب عبدالمنان عمر: جناب! نہیں۔ دیکھیں.....

جناب سچی بختیار: میں، یعنی یہ مطلب جو ہے، اس پر.....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، آپ کا تصور یہ ہے۔

جناب سچی بختیار: آپ کہتے ہیں یہ نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، میں کہتا ہوں کہ یہ ”خود کاشتہ“ جماعت کے متعلق
نہیں ہے۔

جناب سچی بختیار: یہ جماعت کے متعلق نہیں ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: دوسری بات میں اس سلسلے میں یہ عرض کرتا ہوں.....

جناب سچی بختیار: یہ ان کے اور خاندان کے متعلق ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: یہ ان کے اور خاندان کے متعلق ہے۔ دوسری بات میں یہ
عرض کرتا ہوں کہ یہ کہنا کہ انگریز نے ان کی help نہیں کی تھی، اصل بات یوں نہیں
ہے۔ ان لوگوں، دراصل اس خاندان کو قادیان سے نکال دیا گیا تھا اور یہ لوگ وہاں سے
نکل کے ریاست کپور تحلہ میں چلے گئے.....

جناب سچی بختیار: نہیں وہ ٹھیک ہے جی، وہ.....

جناب عبدالمنان عمر: اور ان کو انگریز وہاں سے لایا تھا واپس۔ یہ ہے وہ ”خود
کاشتہ پودا“ جس کا مرزا صاحب ذکر کر رہے ہیں۔

جناب سچی بختیار: اب یہ فرمائیے کہ یہ جواہدیہ جماعت ہے میں آپ سے
لحاظ ہوں کیونکہ آپ نے کل اپنا تعارف کرایا آپ تو مرزا بشیر الدین محمود کے
بیت بھی لائے ہوئے ہیں؟

جناب عبد المنان عمر: میں نے ان کی بیعت کی تو نہیں ہے میری بیعت کو کوئی میں نے اپنے کا تھا۔ میری پیدائش قادیانی کی ہے۔ میری پیدائش، میں نے عرض کیا تھا کل بھی.....

Madam Chairman: No, this is, this is not the question. The question is different.

جناب سیدی بختیار: ایک اگر ذائقہ کی وجہ سے جواب دے کے پھر آپ explanation دے دیں۔

جناب چیئرمین: ہاں، ہاں، the question is آپ نے بیعت کی یا نہیں؟

جناب عبد المنان عمر: میں نے عرض کیا کہ میں نے.....

Madam Chairman: Nobody has asked the question about the place of birth.

جناب عبد المنان عمر:بیعت نہیں کی، میں وہاں پیدا ہوا ہوں۔

جناب سیدی بختیار: پیدا تو بہت سے ایسے لوگ ہوئے ہیں جو احمدی تھے ہوں۔

جناب عبد المنان عمر: نہیں جی، میں احمدی ہوں۔

جناب سیدی بختیار: نہیں، یعنی یہ تو نہیں ہوتا ہے جو احمدی پیدا ہو گیا وہ بیعت لے آئے۔ یہ ضروری تو نہیں۔

جناب عبد المنان عمر: میں پیدا ہوا اور احمدی ہوں اور وہیں کا ہوں۔

جناب سیدی بختیار: ہاں آپ نہیں لائے ان پر.....

جناب عبد المنان عمر: اس طرح بیعت میں نے کبھی نہیں کی۔

جناب سیدی بختیار: ان پر نہیں کی؟

جناب عبد المنان عمر: اس طرح نہیں کی، میں مانتا ہوں۔

جناب میگی بختیار: کس طرح کی؟

جناب عبدالننان عمر: میں مانتا ہوں ان کو، میں ان کو مانتا ہوں، یعنی بیعت کرتے

ہیں جس طرح.....

جناب میگی بختیار: اچھا ہاں۔

جناب عبدالننان عمر: میں چونکہ اس گھر میں پیدا ہوا ہوں، میں ان کو مانتا ہوں، ہاں، اور ان کے شامل تھا، ان کی جماعت میں جز تھا، حصہ تھا، اس کا میں۔ لیکن جس طرح بیعت ہوتی ہے ناں کہ کوئی شخص جا کے بیعت کرے، وہ نہیں کی۔

جناب میگی بختیار: یعنی آپ کے وہی خیالات تھے ۱۹۴۰ء تک جو باقی جماعت

کے تھے۔

جناب عبدالننان عمر: جی نہیں، میرے، بہت سے معاملات میں ان سے شدید

اختلاف تھا.....

جناب میگی بختیار: مگر آپ نے چھوڑا کب؟

جناب عبدالننان عمر: مثلًا.....

جناب میگی بختیار: نہیں، آپ نے ان کو چھوڑا کب؟

جناب عبدالننان عمر: وہ کوئی nineteen fifty-eight

جناب میگی بختیار: fifty-eight میں چھوڑا؟

جناب عبدالننان عمر: - sixty eight, sixty-eight

جناب میگی بختیار: sixty-eight میں، یہ مرزا.....

جناب عبدالننان عمر: - fifty-six

جناب میگی بختیار: fifty-six، یعنی جب مرزا بشیر الدین محمود زندہ تھے؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، جناب از زندہ تھے۔

جناب سیدی بختیار: اس وقت چھوڑا، اس زمانے سے چھوڑ دیا؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، ہاں جی۔

جناب سیدی بختیار: یہ ابھی یہاں لوگوں کا یہ خیال تھا.....

جناب عبدالمنان عمر: وہ غلط تھا۔

جناب سیدی بختیار: نہیں، نہیں، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ.....

جناب چیرین: بات تو سن لیں۔

جناب سیدی بختیار:مرزا ناصر احمد صاحب کا جب ایکشن ہوا تھا تو کہتے ہیں

کہ اس موقع پر بعض لوگوں کا یہ خیال تھا جماعت میں کہ وہ آپ کو امیر بنائیں یا امام
بنائیں، اور بعض کا یہ خیال تھا کہ ان کو بنائیں۔ یعنی بعض لوگوں کا یہ خیال تھا اس پر کوئی
اختلاف ہو گیا تھا.....

جناب عبدالمنان عمر: آپ کے سامنے واقعات ہیں، میں نے عرض کیا.....

جناب سیدی بختیار: نہیں جی، نہیں تو کوئی علم نہیں، لوگ، بعض لوگوں کا یہ خیال تھا

کہ.....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، یہ میں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے زمانے

میں ان سے الگ ہو گیا۔

جناب سیدی بختیار: مگر نہیں، یہ لوگوں کا خیال درست ہے کہ جب مرزا ناصر احمد

صاحب کا ایکشن تھا، اس زمانے میں وہ ربوہ کی جماعت کا میں کہہ رہا ہوں،
لاہوری پارٹی کا نہیں کہہ رہا ہوں یہ ان کی جماعت میں بعض لوگ یہ چاہتے تھے کہ

آپ ان کی جگہ آئیں، خلیفہ بنیں؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے تو عرض کیا کہ میں اس سے کئی سال پہلے جناب سید بختیار: نہیں، یعنی، یہ چیز غلط ہے بالکل؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، میں ان سے کئی سال پہلے الگ ہو چکا ہوں۔

جناب سید بختیار: نہیں، میں آپ کا نہیں کہہ رہا ہوں،.....

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب سید بختیار: آپ تو سوال سنتے ہی نہیں اور جواب تیار کھا ہوتا ہے آپ نے۔

جناب عبدالمنان عمر: جی، جی۔

جناب سید بختیار: کہ جب ربودہ جماعت میں خلیفہ کے چناؤ کا وقت آیا مرزا شیر الدین محمود صاحب کی وفات کے بعد، تو بعض لوگ ربودہ کی جماعت میں یہ رکھتے تھے کہ آپ موزوں خلیفہ ہو گئے تیرے؟

جناب عبدالمنان عمر: جہاں تک مجھے معلوم ہے، وہاں دونام پیش ہوئے تھے۔

جناب سید بختیار: پیش ہونے کا نہیں کہتا ہوں کیونکہ.....

جناب عبدالمنان عمر: پیش ہی سے پتہ لگتا ہے نا جی، خیال کا تو تجھی پتہ چلتا ہے۔

جناب سید بختیار: لوگ آپس میں خیال رکھتے.....

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، جو میرے علم میں ہے وہ یہ ہے کہ دو نام تھے ایک مرزا ناصر احمد صاحب کا اور ایک مرزا رفیع احمد صاحب کا۔ نہ میں وہاں اس وقت ربودہ میں رہتا تھا اور نہ میں اس جماعت سے مسلک تھا، نہ میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق تھا، بلکہ میں ان سے بالکل الگ ہو چکا تھا۔ اور جس حد تک مجھے علم ہے کیونکہ میں اس میں موجود تو نہیں اس میں تھا۔ جس حد تک میرا علم ہے، میرا نام وہاں پیش نہیں ہوا۔

جناب سیدی بختیار: دیے ہی کسی نے ذکر بھی نہیں کیا آپ کو کہ آپ کو بھی سوچا جائے، اس میں consider کیا جائے؟

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، مجھ سے نہیں۔

جناب سیدی بختیار: آپ کو نہیں علم؟

جناب عبدالمنان عمر: جی، مجھ سے، مجھ سے کہا ہی نہیں، انہوں نے، نہیں، مجھ سے کہا ہی نہیں کسی نے۔

جناب سیدی بختیار: تو آپ کے یہ اختلافات کیوں اتنی دری سے ہوئے؟

جناب عبدالمنان عمر: وہ میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سیدی بختیار: اور کسی بات پر؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں، مجھ سے ان کے اختلافات کی بیان جو ہے وہ چند چیزوں پر مبنی ہے جس میں سے پہلی چیز یہ ہے کہ میں نے اور ہمارے گھر کے جو لوگ تھے، مکفیر اسلامیں کے معاملے میں کبھی ان سے اتفاق نہیں کیا، کبھی بھی، ابتداء تا انتہا۔ دوسری اختلاف کی وجہ، ہم لوگوں نے مرزا صاحب کا جو بھی مقام سمجھا، اس کے نتیجے میں لفظ ”محدث“ استعمال کیجئے۔ ”ظلیٰ نبی“ کیجئے ”بروزی نبی“ کیجئے، جو لفظ بھی استعمال کیجئے، ہم نے ان کو زمرہ انبیاء کا فرد کبھی نہیں سمجھا۔ مگر وہ لوگ تشریحات کرتے ہیں۔ مثلاً وہ کہہ دیتے ہیں کہ غیر تشریعی نبی مرزا صاحب تھے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ غیر تشریعی نبی ہونے سے مرزا صاحب صدر انبیاء میں کھڑے ہو گئے ہیں کہ نہیں؟ دائرہ انبیاء کے فرد ہو گئے ہیں کہ نہیں؟ ہمارا عقیدہ یہ تھا کہ مرزا صاحب اپنے تمام دعوؤں کے باوجود زمرہ انبیاء کے فرد نہیں ہیں۔

تیسرا اختلاف اس بارے میں جو ہمیں پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ خلافت کے بارے میں

ان کے خیالات کو ہم لوگ اسلام کے اور مرتضیٰ صاحب کے سلک کے مطابق نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن باقی معاملات میں، مثلاً خدمتِ اسلام، اشاعتِ اسلام، اشاعتِ قرآن.....

جناب سید بخشیار: بس، ایک ہی اس پر میں نے آپ سے ایک اور سوال پوچھنا تھا اس پر کہ باقی معاملات میں آپ کا ان سے اتفاق تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: لیکن بہت سوں میں نہیں تھا۔

جناب سید بخشیار: ہاں نہیں، وہ آپ نے explain کر دیا۔ میں وہ طنزًا کوئی بات نہیں کہہ رہا۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں۔

جناب سید بخشیار: کیونکہ احمدی دونوں ہیں۔ صرف بات، چھوٹی بات پر یا بڑی بات، آپ جیسے سمجھیں اس کو، مگر کل میں نے آپ سے ایک سوال پوچھا تھا اور میں نے پڑھ کے سنایا تھا کہ مرتضیٰ صاحب بعض دفعہ کہتے ہیں۔ ”دعویٰ اسلام کرنے والے“، تحقیر کی بات آگئی اس کی۔ ”دعویٰ اسلام کرنے والے“۔ مسلمانوں کے پارے میں انہوں نے، اکثر کہتے ہیں کہ یہ لفظ بھی استعمال کیا۔ ”جو مسلمان ہونے کے مدعا ہیں“ یا ”دعویٰ اسلام کرنے والے ہیں۔“ ان کا کیا مطلب تھا؟

جناب عبدالمنان عمر: کن کا قول چیز فرمایا آپ نے؟

جناب سید بخشیار: مرتضیٰ صاحب کا۔ میں نے پڑھ کے سنایا تھا وہ بشیر احمد صاحب کا ایک حوالہ۔

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب سید بخشیار: مگر پھر ”تحفہ گلزاریہ“ سے انہوں نے وہ کہا ہے کہ مرتضیٰ صاحب

وہاں پر خود ہی کہتے ہیں کہ ”یہ جو اسلام کا دعویٰ کرنے والے ہیں“، مسلمانوں سے وہ.....

جناب عبد المنان عمر: میرے سامنے حوالہ ہو تو میں کچھ عرض کروں۔

جناب سید بختیار: میں نے پڑھ کے سنایا آپ کو اور نوٹ بھی کروا لیا۔

جناب عبد المنان عمر: نہیں، حوالہ شاید مرزا صاحب محمود احمد.....

جناب سید بختیار: نہیں جی، انہوں نے "تحفہ گولڈویہ" سے مرزا صاحب.....

جناب عبد المنان عمر: "تحفہ گولڈویہ" پیش ہوناں جی، تب.....

جناب سید بختیار: وہ تو آپ کو میں نے نوٹ کروا لیا، اس کا میں نے صفحہ بھی۔

جناب عبد المنان عمر: نہیں، آپ نے "تحفہ گولڈویہ" نہیں، وہ ان کا quotation

بھی پڑھا۔

جناب سید بختیار: نہیں، میں نے آپ کو.....

جناب عبد المنان عمر: وہ کہتے ہیں کہ "تحفہ گولڈویہ" میں یہ ہے۔

جناب سید بختیار: اچھا، آپ یہ کہیں کہ مرزا صاحب نے کہیں یہ نہیں کہا؟

جناب عبد المنان عمر: نہیں، وہ تو سامنے ہو تو مجھے..... میں اتنا حافظہ نہیں.....

جناب سید بختیار: نہیں، اگر ہو سامنے تو کیا مطلب ہے اس کا؟

جناب عبد المنان عمر: مجھے، میں، حافظہ نہیں ہے میرے پاس اتنا۔ مرزا صاحب کی

یہ تحریر مجھے دکھائی جائے تو میں اس کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ اگر مرزا بشیر الدین محمود

احمد کی آپ تحریر پیش کریں کہ وہاں مرزا صاحب نے لکھا ہے، تو مجھے ذرا اس میں تامل ہو

گا۔

جناب سید بختیار: میں ابھی آپ کو ذرا سناتا ہوں.....

Mr. Chairman: How long will.....

Mr. Yahya Bakhtiar: Just five to ten minutes more, Sir.

جناب میکی بختیار: اب مرزا صاحب کا ایک حوالہ ہے جی.....

جناب عبدالمنان عمر: یہ "تحفہ گلزاریہ" میں پیش کرو دیتا ہوں جی، اگر اس میں سے

مجھے تباہیا جائے کہاں ہے؟

جناب میکی بختیار: ہاں، وہ بتاؤں گا جی آپ کو۔ وہ لا رہے ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا کہ:-

"غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہے اور جو اسلامی رنگ کے مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا جب تک وہ غلط عقائد چھوڑ کر راو راست پر نہ آ جائیں۔ اور اس مطلب کیلئے خدا تعالیٰ نے مجھے موعدہ کیا ہے۔"

جناب عبدالمنان عمر: صفحہ اگر فرمادیں تو ملاش کروں یہاں۔

جناب میکی بختیار: ایک تو ہے جی "تحفہ گلزاریہ" صفحہ ۵۶، ۵۷ - پھر آگے

اس میں کچھ اور جاتا ہے اس پر۔ یہ جو.....

جناب عبدالمنان عمر: صفحہ کون سا فرمایا ہے جی؟

جناب میکی بختیار: میں، ایک صفحہ ۱۸ ہے جی۔ ایک میں نے آپ کو بتایا ہے۔

پڑنہیں، ایڈیشن میں کچھ فرق ہو گا تو کچھ کہ نہیں سکتے۔

جناب عبدالمنان عمر: نہیں، دیکھ لیتے ہیں جی آگے بیچھے دیکھ لیتے ہیں۔

جناب میکی بختیار: ہاں۔

(Pause)

وہ یہ ہے کہ جی:

"جب سچ نازل ہو گا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، یہ کلی ترک کرنا پڑے گا۔"

جناب عبد المنان عمر: جی ہاں۔

جناب سید بخشی بختیار: یہ الفاظ ہیں۔

جناب عبد المنان عمر: جی ہاں، مل گئے۔

جناب سید بخشی بختیار: مل گئے آپ کو؟

جناب عبد المنان عمر: ہاں جی۔

جناب سید بخشی بختیار: اچھا۔

(Pause)

جناب عبد المنان عمر: جی ہاں ”جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں“ وہ.....

جناب سید بخشی بختیار: آپ وہ سارا پڑھ دیجئے تاکہ، شاید میں نے یہ جو فقرہ ہے

.....وہ

(Pause)

جناب عبد المنان عمر: جی ہاں.....

جناب سید بخشی بختیار: تو یہ ”دعویٰ اسلام کرنے والے“ کون ہیں؟ کیا مراد ہے ان کی؟

جناب عبد المنان عمر: جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔

جناب سید بخشی بختیار: یعنی مسلمان نہیں ہیں، دعویٰ کرتے ہیں صرف؟

جناب عبد المنان عمر: نہیں جی، دعویٰ سچا بھی ہوتا ہے، جھوٹا بھی ہوتا ہے۔ یہ تو

نہیں کہ جو دعویٰ کرے وہ ضرور غلط کرتا ہے۔ دعوے اسلام کرنے والے.....

جناب سید بخشی بختیار: نہیں،.....

جناب عبد المنان عمر: دعویٰ اسلام کرنے والے جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں،

صرف دعویٰ یہ نہیں جس کو آپ

جناب سید بختیار: یہ، یہ، جو صاحبزادہ کا مضمون ہے.....

جناب عبدالمنان عمر: جناب! میں نے اسی لئے.....

جناب سید بختیار: دیکھتے، 1940 تک یا جب تک تو آپ اس پر ٹھیک تھے.....

جناب عبدالمنان عمر: جناب! نہیں، میں نے عرض کیا، مجھے تو بہت سی باتوں میں

ان سے اختلاف ہے۔

جناب سید بختیار: بہت دیر سے آپ نے اس کو چھوڑا، اس لئے یہ غلط نہیں پیدا ہو

گئی۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، میں نے تو ان کی زندگی میں ان کو چھوڑا۔

جناب سید بختیار: میں پھر آپ کو سناتا ہوں.....

جناب عبدالمنان عمر: ان کی زندگی میں بڑا خطرناک اختلاف، بیرا ان سے ہے۔

جناب سید بختیار: نہیں، یہ میں آپ کو سناتا ہوں کہ انہوں نے اس کا کیا مطلب

لیا، جیسے آپ لے رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: میں ان کے مطلب.....

جناب سید بختیار: نہیں، نہیں، یہ نہیں، کیونکہ.....

جناب عبدالمنان عمر: مجھے آپ نے منع کیا کہ.....

جناب سید بختیار: نہیں،.....

جناب عبدالمنان عمر: آپ دوسروں کو quote مت کیجئے گا.....

جناب سید بختیار: نہیں، نہیں، میں.....

جناب عبدالمنان عمر: اور آپ میرے سامنے ایک میرے دشمن کا quote

کرتے ہیں!

جناب میگی بختیار: نہیں، مرزا صاحب کے ایک حوالے کا آپ interpretation کرتے ہیں، ایک وہ کرتے ہیں۔ اسیلی کو جج کرنا ہو گا کہ کون سی تھیں ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: اس کے لئے مرزا صاحب کی کتاب پیش کیجئے۔

جناب میگی بختیار: مرزا صاحب کی کتاب سے اسی حوالے.....

جناب عبدالمنان عمر: جی نہیں، وہ نہیں ہے مرزا صاحب کا۔

جناب میگی بختیار: اسی حوالے کا.....

جناب عبدالمنان عمر: میں اصل کتاب رکھ دیتا ہوں، جناب!

جناب میگی بختیار: اصل کتاب میں ”دعوے اسلام کرنے والے“ اور اس کا مطلب

کہتے ہیں ”مسلمان“۔

جناب عبدالمنان عمر: دعوے اسلام کرتا ہے جب کہتا ہے ”میں مسلمان ہوں“۔ یہ

دعویٰ ہے ناں میرا۔

جناب میگی بختیار: نہیں،.....

جناب عبدالمنان عمر: میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔

جناب میگی بختیار: جب کہتے ہیں کہ ”مسلمان“.....

جناب عبدالمنان عمر: اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔

جناب میگی بختیار: نہیں، دیکھئے ناں، وہ جو یہ کہتے ہیں.....

جناب عبدالمنان عمر: ”دعوے اسلام کرنے والے“ میں، میں دعویٰ کرتا

ہوں.....

جناب میگی بختیار: آپ سن لیجئے please:

”مجھ میو عود کو بعض وقت اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں میں غیر
احمدیوں کے متعلق ”مسلمان“ کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اس لئے آپ نے

کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے کہ وہ لوگ جو دعوئے اسلام کرتے ہیں۔

اب یہ contention ہے۔ ابھی آپ کہیں گے آپ احمدی ہیں۔ میں کہوں گا کہ نہیں، آپ احمدی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ تو بڑا فرق ہوتا ہے۔ وہ دعویٰ نے ثابت ہونا ہوتا ہے۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے دوسرا فقرہ عرض کیا اسی قسم کا کہ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ میں مسلمان نہیں ہوں؟

جناب سید بخشی بختیار: تو پھر "مسلمان" کیوں نہیں کہتے کہ ہم مسلمان یہ کر رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: یہ تو آپ، دیکھئے تاں، ایک مصنف کی عبارت کو آخر مصنف ہی بیان کرتا ہے۔

جناب سید بخشی بختیار: اچھا آخری بات وہی جو کل آپ نے کی۔ وہ بھی آپ نے clear نہیں کی۔ کیونکہ سپریکر صاحب بھی ابھی میرے خیال میں ابھی پانچ منٹ بھی نہیں دینا چاہتے اور۔ آپ نے کل کہا جو ایک شخص کسی نبی کو نہیں مانتا، اللہ کے نبی کو، تو وہ گناہ گار ہو جاتا ہے، کافرنہیں ہوتا۔ الحضرت کے علاوہ۔ میں نہیں کہتا کہ نبی کریم ہمارے ہو ہیں، نہیں، ان کا میں نہیں کہہ رہا۔ جیسے حضرت عیسیے ہیں یا حضرت موسیٰ ہیں۔ جوان کو نہیں مانتا، کہتا ہے "میں مسلمان ہوں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔" مگر عیسیے کو بالکل میں نہیں مانتا، وہ شرایی کہا بی تھا یا جھوٹا تھا، یا یہ ایسی کوئی بات کہہ جاتا ہے، نعمود باللہ۔ تو پھر وہ تو کافرنہیں ہوتا؟ آپ نے کہا کہ وہ کفر سے نیچے کیلگری میں آ جاتا ہے، گناہ گار ہوتا ہے، یہ درست ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض یہ کیا تھا۔ میں پھر repeat کر دیتا ہوں،

شاید بات صاف ہو جائے گی کہ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ دو قسم کا کفر ہے۔ ایک کفر یہ ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہؐ کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا انکار کرے۔ یہ میرے نزدیک سب سے بڑا کفر ہے۔

جناب میحیٰ بختیار: بڑا کفر ہے، ٹھیک ہے، یہ آپ نے درست کہا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔ اس کے بعد سینکڑوں مدارج ہیں کفر کے، چھوٹے بڑے بہت سے مدارج۔

جناب میحیٰ بختیار: میں سمجھ گیا ہوں جی، یہی بات میں کر رہا ہوں، آپ پھر اسے repeat کر رہے ہیں۔

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، میں بالکل وہی عرض کر رہا ہوں۔

جناب میحیٰ بختیار: ہاں جی۔

جناب عبدالمنان عمر: کہ میرے نزدیک ایک کفر جو ہے، حقیقی کفر جس کو کہتا

ہوں.....

جناب میحیٰ بختیار: ہاں، یہ دوسرے درجے کا کفر ہو گیا جو کسی نبی کو نہیں مانتا؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں جی، محمد رسول اللہ کے علاوہ۔

جناب میحیٰ بختیار: ہاں جی۔ اور آپ نے یہ بھی کہا کہ اللہ رسول کا حکم ہے کہ مجھ موعود آئے گا اور جو ان کو نہیں مانتا وہ اللہ رسول کو نہیں مانتا۔ تو جو ان کو نہیں مانتا آپ کے عقیدے کے مطابق وہ بھی وہ چھوٹے درجے کے کفر میں آگیا؟

جناب عبدالمنان عمر: گناہ گار ہو گیا۔

جناب میحیٰ بختیار: گناہ گار ہو گیا، یعنی کفر کا چھوٹا درجہ جو ہے؟

جناب عبدالمنان عمر: ہاں، گناہ گار کے معنوں میں۔

جناب میخی بختیار: یہ بھی آپ نے تسلیم کر لیا؟

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب میخی بختیار: پھر میں نے آپ سے پوچھا کہ "حقیقی مسلمان" کون ہوتے

ہیں؟.....

جناب عبدالمنان عمر: جی۔

جناب میخی بختیار: آپ نے کہا کہ جو خدا و رسول کے حکم کی تعلیم کرتا ہے، نیک آدمی ہے۔ بڑی بھی چوری اسی میں بحث ہو سکتی ہے۔ وہ جو صحیح مسلمان آپ کے ہیں اس کو، میں نے کہا جو صحیح مسلمان ہے۔ وہ غیر احمدی ہو سکتا ہے؟ آپ نے اس کا صحیح جواب مجھے نہیں دیا۔

جناب عبدالمنان عمر: میں پھر عرض کر دیتا ہوں، اگر صحیح و غلط تو آپ نج کریں گے۔

جناب میخی بختیار: کیونکہ وہ نہیں مانتا، وہ خدا اور.....

جناب عبدالمنان عمر: جو میں سمجھتا ہوں عرض کر دیتا ہوں۔

جناب میخی بختیار: یہ آپ رکھیں کہ خدا و رسول کا حکم، آپ کے مطابق کہ مرزا صاحب صحیح موعود ہیں ان کو مانو، وہ نہیں مانتا۔ تو ایک طرف سے تو وہ گناہ گار اور کافر ہو گیا۔

پھر وہ حقیقی مسلمان بھی بن سکتا ہے؟ یہ سوال۔

جناب عبدالمنان عمر: میں نے عرض یہ کیا تھا، پھر عرض کرتا ہوں، کہ جو شخص نبی اکرم کا انکار کرتا ہے، وہ اصلی معنوں میں، حقیقی معنوں میں، مکمل معنوں میں وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جتنے بھی ایمان کے جزو ہیں، مثلاً الحیاء من الایمان کہ حیا بھی ایمان کا جزو ہے.....

جناب میخی بختیار: آپ دیکھیں،.....

Mr. Chairman: The witness should give a definite answer to this question. This question has been repeated three times. This should be given a definite answer. And if the witness.....

جناب میکی بختیار: مرزا صاحب، آپ کہتے ہیں کہ خدا اور رسول کا حکم ہے مرزا صاحب کا ماننا۔ اور ایک آدمی اس سے انکار کرتا ہے۔

Mr. Chairman: And if.....

جناب میکی بختیار: مرزا صاحب کہتے ہیں کہ وہ گنہگار ہو گیا یا کافر ہو گیا، چھوٹی ڈگری کا۔ تو ایک گنہگار اور چھوٹی ڈگری کا جو کافر ہوتا ہے وہ تو کوئی اچھا مسلمان نہیں ہو سکتا۔

جناب عبدالمنان عمر: جی ہاں۔

جناب میکی بختیار: یہ دیکھیں تاں.....

جناب عبدالمنان عمر: یہ صحیح ہے، بالکل صحیح ہے۔

جناب میکی بختیار: کہ ایک حقیقی مسلمان وہی ہو سکتا ہے جو کسی قسم کا گنہگار یا کافر

نہ ہو۔

جناب عبدالمنان عمر: بالکل۔

جناب میکی بختیار: تو بس یہی میں نے.....

جناب عبدالمنان عمر: مگر ہاں، یہ.....

Mr. Chairman: That's all?

Mr. Yahya Bakhtiar: That's all, Sir.

Mr. Abdul Mannan Umar: Thank you.

Mr. Chairman: Thank you very much.

Mr. Abdul Mannan Umar: Thank you.

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to withdraw, subject to those references.....

جواب سچی بختیار: ایک سوال پوچھنا چاہتے ہیں کہ جی کہ آپ کا کیا اندازہ ہے کہ احمدیوں کی کتنی آبادی ہے پاکستان میں؟ وہ اس واسطے ہم پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔۔

جواب عبدالمنان عمر: ہمیں اندازہ نہیں ہے۔

جواب سچی بختیار: نہیں، دیکھیں ناں، کہ آپ کو شاید اندازہ ہو، کیونکہ وہاں منیر پورٹ میں ایک گلرڈی گنی ہے، یہاں کچھ اور گلرڈی گنی ہے اور census میں کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اگر اندازا آپ کو پڑتا ہو کہ آپ کی پارٹی کی کیا تعداد ہے، وہ اپنی پارٹی کا کہتے ہوں گے یا آپ کا کہتے ہوں گے، تاکہ ہمیں کچھ آئندیا ہو سکے۔

جواب عبدالمنان عمر: جی، ہمیں اندازہ نہیں ہے کوئی، نہ کبھی ہم نے census کروائی ہے۔ گورنمنٹ کے ذریعہ شاید زیادہ ہوں گے، وہ شاید زیادہ صحیح اس کی گلرڈے کے۔

جواب سچی بختیار: آپ کے پاس کوئی نہیں؟

جواب عبدالمنان عمر: نہیں ہمارے پاس گلرڈے نہیں ہیں۔

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to withdraw, subject to the reply of the references which have been given to the Delegation. A written reply may be filed within three days with the explanation. The Delegation can be called before the Committee anytime before the Committee finally concludes its findings, if need be. The Delegation may be asked or requested to give its view on some points which may crop up during the course of arguments, during the discussion. Till the final, till the assembly publishes the report, no proceedings of this Committee shall be communicated to any person.

Mr. Yahya Bakhtiar: And one, Sir, one request.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Yahya Bakhtiar: I will request the Delegation that if they want to add anything to whatever they have stated in reply to any of the questions, they may kindly do that.

Mr. Chairman: And.....

Mr. Yahya Bakhtiar: (To the witness) Or if you don't want clarify اگر آپ نے کچھ اور مزید کسی پوانت کو to do it now, send it in writing. کرنا ہے تو آپ دو تین دن کے اندر یکرثی صاحب کو دے دیں تاکہ clarification

Mr. Chairman: Three days, three days. Today is 28th, 29, 30, by 31st.

Mr. Yahya Bakhtiar: By 31st.

Mr. Chairman: ۱۶.

There is a written request by the secretary of the Delegation that he may kindly be allowed to make a submission for five minutes. This can also come as written. And whatever is.....

Mr. Yahya Bakhtiar: No, if he wants to make it now, let him make it now.

Mr. Chairman: No.

(*Interruption*)

جناب چیرمن: شکریہ سب کا ادا ہو گیا۔

And whatever comes in writing, we will circulate it among the members.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, but if he wants only five minutes to add something.....

Mr. Chairman: Sir, we have to go there also. That matter. At 5.00, we have to reach there.

Mr. Yahya Bakhtiar: I think this should come now. He has requested, Sir.

جناب چیئرمین: بولیں جی۔

جناب سید بختیار ہاں: بولیں جسے۔

مرزا مسعود بیگ: بہت اچھا، بڑی مہربانی۔ میں جناب شکریہ ادا کرتا ہوں اس request grant کرنے کا۔ میں نے یہ جرأت اس لئے کی ایک تو آپ کا شکریہ ادا کرنے کیلئے، آپ نے بڑی فراخندی سے، قتل سے ہماری باتوں کو سننا۔ میرے فاضل دوست نے، اثارنی جزل صاحب.....

جناب چیئرمین: (لاجبریں سے) آپ کتابیں اکھٹی کر لیں۔

مرزا مسعود بیگ: جناب؟

جناب چیئرمین: ان سے کہہ رہا ہوں، کتابیں، میں نے کہا، اکھٹی کر لیں۔

مرزا مسعود بیگ: میرے فاضل دوست نے، کل دو تین دفعہ اثارنی جزل صاحب نے فرمایا تھا کہ "آپ کو اس لئے بلا یا گیا ہے کہ اسیلی کو صحیح فیصلے پر پہنچنے میں مدد دیں"۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی عنایت ہے کہ آپ نے صحیح فیصلے پر پہنچنے کیلئے ہم سے سب کچھ پوچھا۔ تو دو دن کل ہمارے، کل اور آج۔ اور اسے پہلے پندرہ دن مرزا صاحب کے دعاوی وغیرہ پر بہت بحث ہوئی۔ اور آپ کی منشاء یہ ہے کہ ان کی پوزیشن کو سمجھا جائے کہ وہ کیا تھے۔ تو ان کا ایک دعویٰ، جس پر بالکل بحث نہیں ہوئی، میں اس کی طرف جناب والا! کی توجہ دلانا چاہتا تھا کہ ایک ان کا اور بھی دعویٰ تھا جو زیر بحث نہیں آیا۔ وہ دعویٰ یہ تھا کہ ہمیں خادم اسلام ہونے کے سوا اور کوئی دعویٰ نہیں۔ مرزا صاحب

کی زندگی کا مقصد بھر خدمتِ اسلام کے اور کچھ نہیں تھا۔ تو اس پہلو سے بھی ان کو نجع کرتا چاہیے تھا کہ آیا ان کا کیا contribution ہے، انہوں نے کیا کیا۔ جناب والا! اگر یہ درست ہے کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے، تو مرتaza صاحب کے پھل بُرے نہیں ہیں۔ مرتaza صاحب نے خدمتو اسلام.....

مولوی مفتی محمود: چیزِ میں صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیزِ میں: جی۔

مولوی مفتی محمود: سوال یہ ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شکریہ تو ادا ہو گیا۔ لیکن یہ convince کرنے کی ان کو اجازت نہیں ہوئی چاہئے.....

جناب چیزِ میں: میں نے تو یہ کہا تھا۔

مولوی مفتی محمود: یہ تو convince کر رہے ہیں ممبروں کو۔

جناب چیزِ میں: ہاں۔

مرزا مسعود بیک: نہیں، میں تو عرضداشت کر رہا ہوں۔

پروفیسر غفور احمد: یہ statement لکھ کر دے دیں، سرکولیٹ ہو جائے گا۔

جناب چیزِ میں: لکھ کے آپ It would be better۔

پروفیسر غفور احمد: لکھ کر دے دیں، سرکولیٹ ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: it would be better if you send it in writing.

مرزا مسعود بیک: بہت اچھا۔

Mr. Chairman: That would be better. That's why I.....

مرزا مسعود بیک: میں نے کہا سرا کہ آپ.....

Mr. Chairman: نہیں، no body is allowed to speak like this.

..... میں نے اسی واسطے کہا تھا۔ پھر انہوں نے کہا تو Only the questions.

مرزا مسعود بیگ: شکریہ، جناب!

جناب چیرمن: اچھا۔ آپ لکھ کے جو چیز بھیں گے، we will circulate

آپ بھیں، تشریف رکھیں۔ among the Assembly members

Now the head of the community.....

(*Interruption*)

Mr. Chairman: I request the honourable members, especially Haji Maula Bakhsh Soomro and Saiyid Abbas Hussain Gardezi, please, for five minutes, have patience.

Now I will request the head of the community to testify on oath that whatever has been said by the secretary or by any of the witnesses or any other member of the Delegation, he swears that whatever has been said, he owns it and it is from him.

ان سے قسم دلوائیں اور یہ کہلوائیں کہ ”جو کچھ کہا گیا ہے وہ میری طرف سے کہا گیا ہے“۔ جیسے بھی، جو بھی، whatever method پڑھ دیں۔ آپ آجائیں۔

مولانا صدر الدین: حضرات! میری عرض ہے کہ میرے دوستوں نے جو کچھ بیان دیئے ہیں، ان کی ذمے داری مجھ پر عائد ہوتی ہے، میں ذمے داری لیتا ہوں۔ اور جو کچھ انہوں نے کہا وہ صحیح ہے۔

Mr. Chairman: Thank you.

The Delegation is permitted to withdraw.

آپ جائیں گی The honourable members may keep sitting.

Reporters can also leave. They are free. No tape.

Tomorrow, at 6.00 p.m, we will meet as House Committee,
not as National Assembly. And at 3.30, we will start for the funeral.

*The Special Committee of the whole House subsequently
adjourned to meet at six of the clock, in the afternoon, on
Thursday, the 29th August, 1974.*
